

# گرونانک بانی

87  
Hagio

4048



نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا

گرو نانک دیو جی کے پانچویں صد سالہ یوم پیدائش کے موقع  
پر حکومت ہند کی تعلیم اور نوجوانوں کی خدمات سے متعلق وزارت نے یہ فیصلہ کیا  
کہ ان کی منتخب بانی کا ایک مجموعہ ترتیب کیا جائے اور اسے ملک کی تمام  
زبانوں میں شائع کیا جائے۔ آج ہندوستان کی اہم ترین ضرورت ہے  
قومی ایکتا۔ گرو نانک دیو جی کی زندگی اس ایکتا کے جذبے کی نادر مثال  
ہے۔ یہیں یقین ہے کہ گرو نانک بانی کا یہ مجموعہ تمام ہندوستانیوں کو اس  
ایکتا کا احساس دلانے لگے گا۔

بھائی جرو سسنگھ کا ترتیب دیا ہوا یہ مجموعہ بہت ہی متنوع  
ہے۔ ان صفحات میں قاری کو نہ صرف گرو نانک کی عظیم شہری کی جھلک  
ملے گی بلکہ اسے ان کے پیغام کا بھی علم حاصل ہوگا۔

07  
Hagiv

S. RAMAKRISHNA DASHIAMA  
LIBRARY SRINAGAR.  
Accession No. 4048...  
Date ... 9. Dec. 1926







گرونانک بانی

SRI RAMAKRISHNA ASHRAMA  
LIBRARY. SRINAGAR.

Accession No- 4048 ...

Date ... ..



# گرو نانک بانی

مَدِیر  
بھائی جودھ سنگھ

مترجم  
محمود جالندھری

SRI RAMAKRISHNA SHARMA  
LIBRARY, SRINAGAR.  
Accession No- 4048  
Date ... ..



نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا  
نئی دہلی



(۱۸۹۲) — ۱۹۷۲

© بحالیِ جود سنگھ

Gururanak Vani (Urdu)

قیمت ۹/۵۰

تقسیم کار

مکتبہ جامعہ لیڈز

نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵، دہلی ۱۱۰۰۰۶، بمبئی ۴۰۰۰۰۳، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱

ڈائریکشنل بک ٹرسٹ، انڈیا ۵-۸ گرین پارک نئی دہلی ۱۶ نے برقی آرٹ پریس (پروپرائیٹرز، مکتبہ جامعہ لیڈز)  
پٹودی ہاؤس، دیال گج دہلی ۶ میں چھپوا کر شائع کیا۔

## ترتیب

صفحہ	پیش لفظ
۷	پہلا باب
	روحانی نظریہ
۱۳	ایشور
۱۳	آفرینش عالم
۲۵	روح، غور، نظریہ اعمال اور آواگون
۳۲	کئی
۴۱	
	دوسرا باب
	مقصودیات
۴۷	
	تیسرا باب
	حصول مقصد کے ذرائع
۶۷	ست گرو
۶۷	غریبی
۱۰۳	خدمتِ عوام
۱۰۷	
	چوتھا باب
	غلط ذرائع
۱۲۹	
	پانچواں باب
	روحانی ارتقاء کے لیے اندوہی و غافلانی زندگی ترک کرنا ضروری نہیں
۱۳۹	
	چھٹا باب
	اس زمانے کی اخوت اور سیاسی حالات
۱۴۵	





## پیش لفظ

گروہ بانی کے اس مجموعہ میں گرو نانک دیو کی بانی مختلف موضوعات کے تحت دی گئی ہے اور ان کے مذہبی، ثقافتی، سماجی، اخلاقی خیالات اور نظریات کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان تصورات و نظریات کا مناسب تجزیہ کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اس زمانے کے پنجاب کے متذکرہ بالا چاروں پہلوؤں کے حالات سے بخوبی آگاہ ہوں۔ ہندوستان کا یہ علاقہ اس لیے اہم ہے کہ وہ ہندو مت کے ترمیم سب سے پہلے یہیں گونجا تھا۔ الفاظ کا صحیح تلفظ سیکھنے کے لیے طلباء اسی سرزمین کے آشرموں میں آیا کرتے تھے۔ سنسکرت کا جید عالم اور صرف و نحو کا خالق ”پانی“ اسی خط میں پیدا ہوا اور وہ وہیں پر وان چڑھا۔ علاوہ انہیں بدھ مت بھی ایک طویل عرصے تک اسی سرزمین میں نشوونما پاتا رہا اور بام عروج پر پہنچ گیا۔ کنگشا کی یونیورسٹی بھی اسی علاقہ میں واقع تھی لیکن گرو نانک کی آمد کے وقت بدھ مت تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ برہمن واد اپنے عروج پر تھا۔ جین مت کے ہیرو ضرور کسی نہ کسی شہر میں آباد تھے لیکن وہ ہندو سماج کا ایک حصہ بن چکے تھے۔ دو ہی مذہب ماننے والوں کی آبادی زیادہ تھی، ہندو اور مسلمان، گورو کہہ نہیں کن پٹھے جوگیوں کا ہندو اور مسلمان عوام پر کافی گہرا اثر تھا۔ لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ وہ بدھیاں یعنی مشجد اور کرامات کی قوتیں رکھتے تھے۔ جین مت اور کرامات کی علم کی دم سے اس زمانے کے عوام کے درمیان ان کی بھادی اہمیت تھی۔ جوگیوں کے وردان کے ذریعہ سے خوش حالی حاصل کرنے کے خواہاں لوگ یا ان کی بیوا کے در سے لوگ ان کی خاطر مددات کرتے اور کبھی کبھی انھیں گرو مان لیتے تھے۔ مسلمان اور ہندو دونوں مذاہب کے لوگ اس پٹھ میں شامل کیلے جاتے تھے۔ پورن اور راجھے کا اس مت کو اپنانا اس بات کا ایک ثبوت ہے۔

ہندو مت چار طبقات ہی میں منقسم تھے بلکہ برہمن، کشتری، ویشی اور شودر بھی بذات خود بہت سی جاتیوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ایک ہی طبقے کی ضمنی جاتیوں میں بھی ادبچ پنچ کا فرق موجود تھا۔ ان چاروں طبقات کے علاوہ ایک طبقہ چنڈالوں کا بھی تھا جن سے چھوٹا غلامت تصور کیا جاتا تھا۔ اس زمانے کے ہندو مفکر جاتی واد کے خلاف ہیں لیکن وہ بھی طبقاتی تنظیم کے ہی تائل ہیں ”انسان ایسا فرد نہیں ہے جسے کسی کی ضرورت نہ پڑے۔ سماج میں اپنے کردار، طور و اطوار اور اعمال کے مطابق وہ کسی نہ کسی سماجی انہو سے وابستہ رہتا ہے۔ اگر سماج کے طبقاتی نظام کو رتی آئین یا روحانی آئین مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی شعور اور تخلیقی صلاحیت اور پیداواری ہنرمندی اور خدمت و ایثار ہر سماج کے ضروری اجزاء ہیں مفکر اور عالوں کا کام ہے سماجی نظام کے لیے منصوبے بنانا۔ سماج کا طاقتور حصہ ایسے منصوبوں کی تائید کرتا ہے یعنی انھیں طاقت اور اختیارات سے تقویت دیتا ہے۔ ہنرمند کاریگران کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں یا خدمت گزار کاریگروں کی مدد سے انھیں عملی صورت دیتے ہیں۔ ملہ آگے چل کر اسی تصور پر زور دیتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ چون کہ فرد سماج کی پیداوار ہے اس لیے سماج ایک ضروری وسیلہ ہے جس سے اس کی انفرادیت نمایاں ہوتی ہے سماج میں اس کے لیے ایک محفوظ مقام ضروری ہے تاکہ وہ اس سے زیادہ سے زیادہ امداد حاصل کر سکے۔ اپنی خواہش اور رجحان کے مطابق فرد چار طبقات میں بندھ جاتا ہے۔ عالم و فاضل، طاقتور و مرگرم، تربیت یافتہ کاریگر اور محنت کش۔ آدمی کے رجحان اور رغبت کے باعث ابھرنے والے اس کے پہلو اپنے طبقے کا خود

جب اس ملک میں ہندو حکومت کرتے تھے یہ نظام غالباً بہترین طریقے سے چلتا رہا جس کے مطابق فرد اپنے کردار، طور اطوار اور عمل سے طبقہ منتخب کر سکتا تھا اور اسے تبدیل بھی کر سکتا تھا لیکن جب آبادی بڑھتی گئی تو ہر فرد کا کردار، اس کے طور اطوار اور ان کے اعمال پر کھنا ناممکن ہو گیا۔ اس طرح وہ اسی طبقہ کا فرد قرار دیا جانے لگا۔ برہمن کے گھر میں پیدا ہونے والا برہمن ہی مانا جاتا تھا خواہ اس کے کردار، اس کے طور و اطوار اور اعمال میں ذرہ بھر بھی برہمن بن نہ ہو۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اعلیٰ طبقہ اپنے حقوق کی خاطر زیادہ سخت ہونے لگا اور اپنے فرائض سمجھنے لگا۔ انہوں نے اپنے رتبے کو مستقل بنائے رکھنے کے لیے آواگون کے نظریے کی بنیاد پر ایک وسیع تعمیر کیا۔ ہر ایک روح کا نیا جنم اس کے جنم کے رجحانات کے مطابق اسی طبقے میں ہوتا جس کے وہ قابل ہوتی۔ اس وجہ سے فرد جس طبقے میں پیدا ہوا ہے اسی کی مقررہ روایت پر چل کر اس کی روح کا ارتقا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ نکتہ قابل قبول معلوم نہیں ہوتا۔ اس کے مطابق برہمن طبقے میں پیدا ہونے والے بھی لوگ فطرتاً دانش ور، علم دوست اور معلومات کا خزانہ ہوتے اور شوروں میں کوئی بھی بھگت پیدا نہ ہوتا مگر واقعات اس سے بالکل برعکس ثابت ہوئے ہیں۔

اس تقسیم سے ہندو سماج میں ایک اور نقص پیدا ہوا۔ بلطابق نظام کے مطابق صرف کشتری ہی جنگ جو رہ گیا۔ ہر سماج میں کاریگروں اور محنت کشوں کی گنتی فوجوں سے بہت زیادہ رہتی ہے۔ نتیجہ کے طور پر ملک کی حفاظت کے لیے بہت تھوڑے لوگ ہی رہ گئے۔ ایک اور غلط نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ حکومت کا کام آئین اور دفاع تک ہی محدود رہا۔ لوگوں کو یہ آزادی تھی کہ وہ اپنے جھگڑے روایتی اصولوں اور رواجوں کے مطابق پٹاتے رہیں انہیں اس بات کی فکر نہیں تھی کہ حاکم کون ہے جب تک کہ ان کی زندگی میں کسی قسم کی رخنہ اندازی نہ ہو۔ ایک قومی جھنڈا اتنا ہی اچھا تھا جتنا کہ دوسرا بشریکہ عوامی زندگی پہلے کی طرح رواں دواں رہے۔ اس رویہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ ملک بیرونی حملہ آوروں کا شکار ہو گیا۔

لیکن جب مسلمان حملہ آوروں نے ملک پر فتح پا کر ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کر لی تو ہندوؤں کے لیے ایک اور مسئلہ پیدا ہو گیا۔

قدیم ہندوستانی یعنی ہندو دنیا میں دو لفظ ایک انگیز عناصر داخل ہو گئے جن کے آدرش کا پس منظر ایک جیسا تھا۔ ان میں سے دوسرے نے ہندوستانی طرز فکر اور زندگی کو بہت تبدیل کیا۔ یہ تھے عرب لوگ جنہوں نے آٹھویں صدی کے اختتام پر سندھ کے علاقہ پر فتح پائی اور ترک جنہوں نے افغانستان کے راستے سے لگ بھگ دسویں صدی کے وسط میں لوٹ مار اور حملے شروع کر دیے۔ افغانستان پہلی ہندو سرزمین تھی جو ہندوستان سے چھین لی گئی۔ ترکوں نے پنجاب کا علاقہ بارہویں صدی کی ابتدا میں جیت لیا۔ اس وقت سے پنجاب اسلام کے اثر کے تحت آگیا۔ تیرہویں صدی تک ترکوں نے شمالی ہندوستان اور مغربی بنگال تک اپنا تسلط جالیا اور دلی کو مرکز بنا کر اس علاقہ پر مستقل طور پر اسلامی حکومت قائم کر دی۔ ان کی سلطنت اٹھارویں صدی کے وسط تک مضبوط اور طاقت ور رہی۔ عربوں اور ترکوں کو سب سے زیادہ طاقت اسلام سے ملی اور اسلام نے جسے ہندو جذبہ اور ثقافت کا بہت کم علم تھا ان کی جانب بہت کٹر پٹھن رویہ اختیار کیا۔

اس عظیم مقصد اور خدا کی جانب سے بھیجے گئے مشن کا مطلب یہ تھا کہ اگر ہندوستان کو پیغمبر خدا کی طرف سے پھیلانے لگے گندیب کے دائرے میں لایا جائے۔ اس طرح عزم راسخ لیے ہوئے اسلام ہندوستان میں وارد ہوا۔ اس کا مقصد تخریب سے تباہ شدہ چیز کی جگہ لینا تھا۔ اس کا مقصد کسی خلا کو پُر کرنا نہیں تھا۔ اس کے پیروؤں نے ہندوؤں پر فتح ہی نہیں پائی بلکہ انہیں لوٹ بھی لیا۔ اس طرح اس نے کچھ اقتصادی فوائد حاصل کیے۔ وہ خلائی مجاہدوں کے روپ میں کافروں کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اس طرح وہ روحانی ثمرے کے حقدار تھے۔ اقتصادی فوائد اور روحانی ثمرے ایک دوسرے میں برپا پس گئے تھے۔ انہوں نے ترک ڈھنگ سے فتح حاصل کی۔ تنس و عارت سے کام لیا۔ لوٹ کھسوٹ کی اور تبدیلی مذہب کی تحریک چلائی۔ ہندوستانی تہذیب اور اسلام کے درمیان اس تصادم کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لیے انتہائی افراطی پیدا ہو گئی۔ دانشور ادیبوں نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ عربوں اور ترکوں کو طاقت اسلام سے ملی اور تاریخی اعتبار سے یہ درست بھی ہے۔ اسلام کے

پر جا۔ سے پہلے عرب لوگ الگ الگ قبیلوں میں منقسم تھے جو آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ اسلام نے مختلف سورتوں کی پوجا سے نجات دلا کر ایک خدائی پرستش کی جانب انھیں راغب کیا اور یہ ہدایت کی کہ سبھی انسانوں کو بھائی سمجھا جائے۔ اس اصول پر عمل کرتے ہوئے عرب لوگ ایک طاقتور قوم بن جانے میں کامیاب ہوئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندو تہذیب نے جو ہمارے سے لے کر کنیا کاری تک اور موسمِ ناتھ سے لے کر جگن ناتھ پوری تک پھیلی ہوئی تھی ان کا مقابلہ کرنے کے لیے طاقت کا مظاہرہ کیوں نہ کیا؟ مسلمان حملہ آوروں کی نسبت ہندو بھاری اکثریت میں تھے۔ اگرچہ ہندوؤں کو ایک خدا کا ادراک اپنشدوں وغیرہ سے مل چکا تھا لیکن وہ ابھی تک ایک خدا کے بجائے ان گنت دیوی دیوتاؤں، اوتاروں، جانوروں، سانپوں اور درختوں کی پوجا کیے جا رہے تھے۔ ہندو سماج ان گنت طبقوں اور जातीوں میں بٹا ہوا تھا۔ مسلمانوں کی طرح وہ ایک قوم بن کر کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تھے۔ گردوناگ دیو نے اس کمزوری کو بھانپ لیا تھا۔

اس زمانے میں ہندوستان میں رہنے والے زیادہ تر مسلمان بدیس سے نہیں آئے تھے۔ انھوں نے اس ملک میں جنم لیا تھا اور یہیں انھوں نے پرورش پائی تھی اور ہندوؤں کے ساتھ ان کا گہرا رشتہ تھا۔ گردوناگ دیو کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ انھیں ملک سے باہر نکال دیا جائے بلکہ انھوں نے یہ سمجھا کہ ان کی کوشش شروع کی کہ۔ ”جو رستہ سبہ آپنے تن بھاوے سبھ کوئی ٹیٹھ“ جو اپنے خدا سے محبت کرتے ہیں۔ ”درخت اپنے پھلوں سے ہی پہچانا جاسکتا ہے۔ اسی طرح انسان کا مذہب اس کے برتاؤ کے ذریعہ نمایاں ہو جاتا ہے۔“ میں فلاں نبی یا اوتار پر یقین رکھتا ہوں، ”محض یہ کہہ دینے سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا اگر اس عظیم انسان کی بانی ہمارے برتاؤ میں نہیں جھلکے گی۔

اگرچہ مسلمان ایک ہی خدا کو تمام دنیا کا خالق مانتے ہیں اور سبھی لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں کے نظریے کا پرچار کرتے ہیں لیکن عملی طور پر بھائی بھائی ہونے کا رتبہ اسی کو نصیب ہوتا تھا جو مسلمان بن جاتا تھا۔ اس لیے وہ ہندو جاتیاں جنھیں پیچ مانا جاتا تھا اور ہندو سماج میں جن بات حقارت انگیز سلوک کیا جاتا تھا اسلام کی جانب کھینچ گئیں۔ انھوں نے اسلام قبول کیا تاکہ انھیں مسلم سماج میں مساوی رتبہ حاصل ہو۔ اگرچہ یہ ایک صداقت ہے کہ اس میں پوری طرح کامیابی حاصل نہ ہو پائی۔ مسلمان بھی نسلی تفریق سے بری نہ تھے۔ ہندوستان میں اگر نسلی امتیاز نے لگ بھگ جات پات کی شکل اختیار کر لی۔ دونوں فرقوں میں کافی کھینچ تانی کے سبب مہبت بچھ رہا۔ گردوناگ دیو کے لیے یہ ایک دشوار مسئلہ تھا کہ کیسے یہ لوگ جو الگ الگ فرقوں کے پیرو ہیں آپس میں خیر سگالی اور میل جول کا رویہ اختیار کریں۔ یہی وجہ ہے کہ نور الہی کے دو برو ہونے کے بعد جو ابتدائی الفاظ انھوں نے کہے وہ یہ تھے۔ ”ن کوئی ہندو ہے نہ کوئی مسلمان“ جس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بھی انسان خدہ کسی بھی مذہب کا لیل اپنے اوپر کیوں نہ چپکالے اصل میں تمام انسان برابر ہیں اور انسان اپنے نجی اعمال کے مطابق ہی خدا کا قرب حاصل کر سکے گا یا اس سے دور ہو جائے گا۔ وہ لوگوں کی تقسیم، نسل، رنگ، ملک یا ذات پات کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ انسان دو طرح کا ہے۔ گور مکھ اور من مکھ۔ گور مکھ وہ ہیں جن کا خیال خدا کی طرف ہے، جن کی زندگی صداقت اور جذبہٴ حذریت سے بھرپور ہے اور جنھیں دوسرے لوگوں سے بھی ایک ہی خالق کی اولاد ہونے کے باعث پیار ہے۔ من مکھ وہ ہیں جو لوگ ہمیشہ نجی فائدے کی جانب منھ اٹھائے رہتے ہیں اور جو دنیاوی چیزوں یا نجی آرام و آسائش کی خاطر جھوٹ، امکاری، دغا، فریب وغیرہ سے ذرہ بھر نہیں ہٹتے۔ ایسے لوگ خدہ کسی بھی مذہب کے رسم و رواج کو کوئی نہ مانتے ہوں انھیں ناس دنیا میں سکون دتا ہے نہ اس دنیا میں۔

اس سچائی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جب انھوں نے اپنے تصورات کا پرچار کیا تو ایک ہندو بالا اور دوسرا مسلمان خرواز اپنے ساتھ لیا۔ ان دونوں کو ”بھائی“ کے رتبہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب سلطان پور سے انھوں نے اپنا پہلا سفر شروع کیا تو ستیہ پور میں بھائی لالو کے پہلی ٹھہرے۔ برہمن دھرم کو ماننے والے لوگوں کی نظر میں بھائی لالو شوروں تھا۔ عوام میں اس بات کا بہت چرچا ہوا اور نکتہ چینی کی لگی۔ جب وہ اس شہر کے دیوان کی گھر ہونے والی دعوت میں مدعو ہوئے تو لوگوں کی نکتہ چینی میں اضافہ ہو گیا۔ ضیافت میں شامل نہ ہونے کی وجہ پوچھے جانے پر انھوں نے یہ بات دیوان ملک بھاگور کے منہ پر کہہ دی کہ جن چیزوں سے وہ کھانا تیار کیا گیا تھا وہ چیزیں حق حلال کی کمائی سے



نہیں خریدی گئی تھیں بلکہ عوام پر ظلم و ستم کر کے حاصل کی گئی تھیں اس لیے کھانا تیار کرنے میں خواہ کتنی ہی پاکیزگی سے کام لیں نہ لیا گیا ہو اصل میں وہ چیزیں پلید تھیں جب کہ بھائی لالو کے گھر کی کودھرے کی روٹی گارے پسینہ کی کٹائی ہونے کی وجہ سے پوری طرح پاکیزہ تھی۔

ہندوؤں کے ذہن میں یہ خیال عموماً گہر کر چکا تھا کہ زیادہ دھندوں میں الجھ کر کوئی بھی آدمی روحانی ترقی نہیں کر سکتا بہت ممکن ہے یہ خیال "آشرم دھرم" پر مبنی طرز حیات کے باعث پیدا ہوا ہو۔ "آشرم دھرم" کے مطابق آدمی ۲۵ برس تک برہمچاری رہ کر تعلیم حاصل کرنا تھا، پھر "گرہست آشرم" میں ۲۵ برس تک گھریلو زندگی بسر کرتا تھا۔ پچاس برس کی عمر ہو جانے پر "بان پرستھ" آشرم شروع ہو جاتا تھا جس میں مذہبی کتابوں میں دکھائے گئے راستے پر غور کرتا تھا اور سچائی کے حصول کے لیے تپسیا کیا کرتا تھا۔ آخر میں "سنیاس" یعنی چوتھے آشرم میں داخل ہو کر پھر سے ایک طرح کی آزادی حاصل کر لیتا تھا۔ مانگ کر کھانا اور روحانی تصورات میں ڈوبے رہتا ہی سنیاسی کا فرض واحد ہوتا تھا۔ آہستہ آہستہ سنیاسی چھوٹے عمر کے چیلے بنائے گئے کسی قسم کی محنت کے بغیر سنیاس کے بارے میں ان کو ضروریات زندگی فراہم ہونے لگیں۔ دھیرے دھیرے وہ سماج پر اتھا کا بوجھ بن گئے۔ ان کی ڈلیاں اپنی جسمانی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہتھیار بند ہو کر لوگوں سے جبراً کھانے پینے کی چیزیں وصول کرنے لگیں گونا گونا گونے سمیرو بہت پر مدعوں سے بات چیت کرتے ہوئے ان سے کہا تھا کہ "سدا تو پر تیز ہیں اگر چہپ گئے ہیں اور اب عوام کی صحیح رہنمائی کون کرے؟"

اس تمام صورت حال پر غور کرنے کے بعد گرو جی نے "زار" کے خلاف پرجار کیا۔ آدمی گرہست آشرم میں رہتے ہوئے بھی سچا اور پاکیزہ برتاؤ دکھ کر روحانی ارتقاء کی منزل پر پہنچ سکتا ہے پہلے شری کرشن نے مشہور مجکوت گیتا میں باطل انسان کے آدرش کو سنیاس سے بہتر مانا تھا لیکن عوام اس اپدیش سے فائدہ اٹھا پائے۔ ہندوؤں میں مذہبی اور روحانی ترقی کے اعلیٰ ترین خیالات چھپا کر رکھے جاتے تھے اور کہا یہ جانا تھا کہ مستحق انسان کے سماجی اور گویہ رموز نہیں بتائے جاسکتے۔ خام ہندو لوگ توہات، رسم و رواج اور غورو نماش کے چکر میں پھنسے ہوئے تھے۔ ان محنت دیوی دیوتاؤں کی لوہان اور دیوں سے پوجا ہی کافی سمجھی جاتی تھی۔ تمام سماج کی صورت حال پر غور کرنے، اس کی کمزوریاں دور کرنے اور اسے طاقت ور بنانے کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں دے رہا تھا۔ مسلمانوں کو "پیچھے" کہا جانے لگا۔ ان کے ساتھ کھانے پینے کا قطعاً کوئی رجحان نہیں تھا لیکن ان کی حکومت چلانے والے مقدم طور پر بہت دیوان و غیرہ ہندو ہی تھے۔ اس مجموعہ میں گرو جی کے جو مشہد شامل کیے گئے ہیں انہیں غور سے پڑھنے پر ہر صدی صداتیر صاف صاف باتیں مل جائیں گی۔

اب ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ گرو جی نے قدیم تہذیب میں کیا کیا تبدیلیاں کیں جن کے باعث ان کے پیرو ایک طاقتور سماج کے ساتھ سماج کی شکل اختیار کر پائے۔

ہندوستانی مذہبی کتب عام طور پر "اوم" سے شروع ہوتی ہیں۔ صرف و نحو کے ماہرین یہ مانتے ہیں کہ یہ لفظ "اودھاتو" مخرج سے نکلا ہے اور اس کے معنی یہ آتے ہیں کہ "حفاظت کر" پروفیسر میکس ملر لکھتے ہیں کہ یہ لفظ حائی بھرنے کی علامت ہے اور اسی شکل میں اس کا استعمال ہوتا تھا جس طرح موجودہ زمانے میں ہم "ہاں" یا "ہوں" کہتے ہیں۔ یوگی لوگ یہ بتاتے ہیں کہ یہ لفظ آفاقی کائنات میں عدم سے ظہور میں آیا۔ اور تمام کائنات میں جاری و ساری ہے۔ جس طرح اوم جانوروں کے نام ان کی بولی سے رکھ لیے ہیں اسی طرح یہ لفظ خالق کل کے مترادف ہو گیا۔

اپنشدوں کے زمانے میں اس لفظ کا استعمال اس معنی میں مروج ہو گیا لیکن بعد میں اس لفظ کے تین حروف "ا" "و" "ا" کے مختلف معانی پے جانے لگے۔ کچھ لوگ یہ کہنے لگے کہ تین حروف تین حالتوں "بیداری" "خوابیدگی" اور "مغفلت" کے مترادف ہیں۔ کچھ لوگ ان میں "برہما" "وشنو" اور "مہیش" کی تین صورتیں دیکھنے لگے۔ گرو جی نے "ا" کا ہندسہ جوڑ کر یہ طے کر دیا کہ یہ لفظ محض ایک "زنکار" کے مترادف ہے۔ اس "ا" کا تلفظ "ایک اونکار" کو صاف نمایاں کرتا ہے جس کے معنی ہیں "زنکار صرف ایک ہی ہے" وہی ایک پرستش کے قابل ہے۔ انھوں نے اپنے پیروؤں کو دیوی دیوتاؤں یا دیگر طاقتوں کی پوجا سے روک دیا۔ اسے پہلے ہی "علوہ صداقت" سمجھا جاتا تھا۔ لیکن "کوتا پرکھ" کہہ کر گرو صاحب نے چھ شاستروں سے اپنے اختلاف رائے کو ظاہر کیا "سانکیہ" خدا کے وجود کو تسلیم ہی نہیں کرتا "یوگ" خدا کے وجود کو تسلیم کرتا ہے لیکن ساتھ ہی انسان اور قدرت کو الگ مانا ہے اور انھیں خدا کی مخلوق تسلیم نہیں کرتا۔ "نیائے" اور "وئی شیشک" خدا کو اس کائنات کا حکمران اور اعمال کا اجر دینے والا مانتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ وہ مسبب الاسباب تو ہے مگر زلیو اسباب نہیں ہے۔ ان کی رائے کے مطابق ذرات ابدی اور دواہی ہیں اور وہی سبب کائنات ہیں "جیمنی" اپنے سوزروں میں خدا کا ذکر تک نہیں کرتے بلکہ شکر ادا یہ

زندگی اور کائنات کی تخلیق میں ”ایا“ کا ہاتھ ملتا ہے۔ ”ایا“ نہ پہلے نہ بعد ہے۔ یہ سچ بھی ہے اور جھوٹ بھی جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا یعنی اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ”ایا“ کے اثر سے محدود ہو کر برہم ہی جیو ہو گیا۔ برہم جو بے عمل اور غیر جانب دار ہے اور یہ دنیا ”ایا“ کا کرشمہ ہے لیکن گردناک دیکھ کے مطابق جیو اور سنا۔ زنک کے حکم سے وجود میں آتے ہیں

صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ کائنات کو قدرت یا مایا کا محض کھیل سمجھتے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی مانتے تھے کہ جب تک انسان قدرت یا مایا کے حوالے سے آزاد نہ ہو وہ اپنی اصلیت نہیں پہچان سکتا۔ وہ دنیاوی کاموں کو ایک پھندا ہی سمجھنے لگے اور ان کو ترک کر دیا ہی وہ باطنی ارتقا کا اولین قدم ماننے لگے۔ لیکن گرو جی نے بتایا کہ یہ سارا تسلسل اور پھیلاؤ ”اس“ کے ”حکم“ کا کرشمہ ہے۔ حکم کو پہچان کر جو انسان دنیاوی کاموں کی طرف ”اس“ کے مطابق راغب ہوتا ہے، اس کی روح تدریج ارتقا کی جانب رخ کرتی ہے۔ جو ”حکم“ کو سمجھ لیتا ہے اس کی انا اپنے آپ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ کہنے کا مدعا یہ ہے کہ بے غرض اعمال پھندا نہیں ہیں بلکہ یہ روحانی ترقی کا ذریعہ ہیں۔ سہی وجہ ہے کہ سکھ مت ماننے والے ایک عمل پذیر سماج کی شکل اختیار کر گئے۔

خاتق زنکھے اور نروبہر ہے (بے خوف اور بے عداوت ہے) اور جو بھی اس کی پوجا کرتے ہیں وہ بھی زنکھے اور نروبہر ہو جاتے ہیں وہ ”ایونی“ ہے (کسی کی کوکھ سے نہ پیدا ہونے والا) یعنی جنم نہیں لیتا۔ یہ وصف پرما تاکہ اوتار بن کر آنے کے نظریے کی نفی کرتا ہے اور اس سے پیدا ہونے والی مورتی پوجا (بہت پرستی) کی بھی سخت مخالفت کرتا ہے۔ وہ خود ہی پیدا ہوا یعنی خود ہی ظہور میں آگیا ہے۔ کسی نے اسے نہیں بنایا۔

جیو اتما کی پیدائش بھی پرما تاکہ سے ہوئی۔ یہ اسی کا جزو ہے۔ اس کے ”حکم“ کے مطابق زندگی بسر کرنے والے انسان میں اسی نور کا پرتو اور بھی فروزاں ہو جاتا ہے۔ جیو اتما پرما تاکہ کے نور میں خود بخود جذب ہو جاتا ہے۔ نور ہستی خدا کی شکل اختیار کرتا ہے جس طرح دیوانی ملتے ہیں وہ جیو جیو جیو برہم نہیں ہو جاتی۔ ”جپ جی“ میں گرو جی نے ایک مثال دے کر اسے اچھی طرح سمجھایا ہے۔! جس طرح ندیاں نالے سمندر تک پہنچ کر اس میں جذب ہو جاتے ہیں اور اس کا اور چہرہ نہیں جانتے اسی طرح بھگت لوگ بھی ”اس“ کے ساتھ یک جاں ہو جانے کے بعد بھی ”اس“ کی بے کرانی اور گہرائی کو نہیں پہنچ سکتے۔

جہاں تک ریاضت کرنے والے لوگوں کا تعلق ہے بھی رشی منوں نے یوگ کا سہارا لیا جس کا آخری پہلو سادھی تھا۔ سادھی میں اقلیت حاصل کرنے کے لیے اپنشدوں کے زمانے سے ہی گوشہ عزلت میں جا کر ریاضت کرنے کا پیغام دیا گیا ہے۔ سوامی وویکانند نے ”یوگ سوتروں“ کے انگریزی ترجمہ ”راج یوگ“ کے اختتام پر ”شونیا سوترا“ اپنشد میں سے ایک اقتباس درج کیا ہے جس میں لکھا ہے ”پرہت کی گھماؤں میں، جہاں زمین ہوا ہے اور ٹکڑے یاریت نہیں ہے جہاں لوگوں کا یا اکبشاروں کا خلل انداز ہونے والا شورو نہیں ہے اور جوں و دماغ کے لیے سازگار ہیں اور آنکھوں کو دلکش اور سہانی لگتی ہیں ایسی جگہوں پر ریاضت کرنا، بے خود ہو کر یوگ کرنا واجب ہے۔“

انسان کے دل میں دو عناصر ہیں۔ دھیان اور ریاضت۔ دھیان تو تنہائی میں جم کر بیٹھنے سے ہی لگ سکتا ہے لیکن ریاضت تو کام کرتے ہوئے بھی کسی ایک جتھ میں جاری رہ سکتی ہے۔ گرو جی نے کاروبار حیات کے سلسلے میں ریاضت سے کام لینے کا پیغام دیا ہے۔ انسان اپنے کردار کو بھول گیا ہے اس لیے وہ غم زدہ ہے۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ جس وقت ریاضت کے ذریعہ تجسس میں مصروف انسان یہ سچائی اپنے فکر و خیال میں قائم کرے گا تو وہ بڑے اعمال نہیں کر سکے گا اور اس کے باطن میں جلیبی درخشاں ہو جائے گی۔ یوگ سادھنا کے آٹھ حصے ہیں۔ گردناک نے بھی ہشت پہلو ریاضت پر زور دیا ہے۔ گرو صاحب کے مطابق پہلا حصہ ہے اظہان اور دوسرا حصہ ہے حدیث، تیسرا حصہ ہے مگرانی کا پاٹھ اور پیغامات کے مطابق خدا اعتمادی کا رتبہ حاصل کرنا۔ اس کے بعد ست سنگ اور کیرتن کا نبر آتا ہے۔ سنگیت میں دل کو یکسوئی بخشنے کی طاقت ہے۔ کیسو ہو کر گر بانی سنیں تو دل پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اس کے بعد نام کا جاپ اور یار الہی کا نبر آتا ہے

پاکیزہ دل میں خدا کا نام گھر کر جائے گا۔ اسی لیے انھوں نے جس مذہب کا اپدیش دیا ہے اس کی بنیاد نیک اعمال پر رکھی گئی ہے۔ ان کے مطابق رسم و رواج اور اعمال جو صداقت کے حصول میں مدد و معاون ثابت نہیں ہوتے بے معنی ہیں۔ سب کے باطن میں اسی کا نور ہے اور سب انسان برابر ہیں۔ کوئی اونچا نیچا اور اچھوت نہیں ہے۔ گردناک کا پیغام سب کے لیے ہے۔ نہ صر مردوں بلکہ عورتوں کے لیے بھی۔

دید یا پشندوں کے زمانے میں عورت کا مقام خواہ کچھ بھی رہا ہو لیکن اس حقیقت کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ گرد و جی کے زمانے میں عورتوں کو یقیناً "شوہر سمجھا جاتا تھا اور انھیں تعلیم سے محروم رکھا جاتا تھا۔ گرد و جی نے اس کی سختی سے مخالفت۔ انھوں نے صاف طور پر سب سے کہا کہ عورت اور مرد سبھی کو اس راہ پر چلنے کا مساوی حق حاصل ہے۔ گو رکھنا تھنے عورتوں کے لیے کروے اور تلخ لفظ استعمال کیے تھے۔ گرد و نانک نے ان سے اختلاف کیا اور کہا کہ عورت جو نسل انسانی کی ماں ہے پنج ہرگز نہیں ہر سکتی۔

انھوں نے عوام کی زبان میں اپدیش دے کر لوگوں کو نیک راہ پر چلنے کی ہدایت کی۔ جاتی داد، فرقہ دارانہ امتیاز اور فرار کے خلاف آواز بلند کی اور سب کو برابری کا حق دے کر ایک ایسے سماج کی بنیاد رکھی جو عوامی قوت حاصل کر کے جبر و استبداد کا خاتمہ کرنے میں مکمل طور پر کامیاب رہا۔ انھوں نے ہر ایک عقیدت مند کو اپدیش دیا کہ وہ اپنے انھوں سے سب کی خدمت کرے، محنت سے اپنی روزی کماٹے اور اس میں سے حاجت مندوں کی امداد کرے۔ حق و صداقت کی حفاظت کے لیے اگر ضرورت ہو تو تلوار اٹھانے میں کبھی شش و پنج نہ کرے اور دوسروں کو بھی اس راہ پر چلنے کی ہدایت کرے۔ یعنی ایک ہی انسان میں شوہر، دلہن، کشتری اور برہمن کر گرد و جی نے سمودیا۔

گرد و صاحب سے پہلے بھی کبیر، رامانند، چٹینہ وغیرہ بھگتوں نے اپنی پنج کے فرقہ کو ختم کرنے کا پیغام دیا لیکن انھوں نے مکران طانت کے خلاف کچھ نہیں کہا تھا۔ حالانکہ گرد و گرنتھ صاحب میں مثالی کبیر اور نام دیو کی بانی سے صاف اشارہ ملتا ہے کہ ان پر حکومت کی طرف سے ظلم ہوا۔ گرد و نانک دیو نے صاف اور نمایاں الفاظ میں اس زمانے کے نظام حکومت، عدل و انصاف اور رعایا کے ساتھ کیے جانے والے سلوک پر نکتہ چینی کی ہے۔ انھوں نے ظلم و ستم کے خلاف جو آواز بلند کی اس کے نتیجے کے طور پر لوگوں کی توجہ اپنی خستہ حالی اور زبوں حالی پر مرکوز ہوئی اور تنھوٹے دلوں کے بعد ہی ان نظام کے دریائے ابھرنے کے لیے عوام سر بلکے ہو گئے۔ ہر وطنوں سے گرد و صاحب کی ہمدردی اور لگاؤ کسی قسم کے فرقہ پرستانہ جذبے کے بغیر ان مشہور میں ظاہر ہوتے ہیں جو انھوں نے بابر کے حملے کے دوران کہے تھے۔ نتیجہ یہ ہما کہ ہندو اور مسلمان جہلیک دوسرے کے سخت مخالفت تھے انھیں ببا رکرنے لگے اور ان کے پران تیگ دسینے کے موقع پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ ہندو انھیں ہندو اور مسلمان انھیں مسلمان مانتے تھے۔ انھوں نے جو سماج قائم کیا اس کی روزمرہ کی ادا اس (پارہ تنقا) ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے:

”نانک نام چڑھ دی کلا

تیرے بھانے مریت دابھلا

اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نام اور "چڑھ دی کلا" یعنی ہمیشہ پر امید رہنے کی آشر واد دو۔ تیرا حکم ایسا ہو کہ تمام مخلوق کا اس سے بھلا ہو۔



پہلا باب

# روحانی نظریہ

ایشور

ایک اونکار، ست نام، کرتا پرکھ، نر بھو، نر دیو  
اکال مورست، اجونی، سے بھنگ گر پر سادہ

۱۔ قوتِ کل جس کا نام " ادم " ہے مرن ایک ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والی صلاقت ہے، وہ خالق کائنات ہے اور اس میں ساری ہے، وہ بے خوف ہے۔ اس کی کسی سے دشمنی نہیں۔ اس کا وجود غیر فانی ہے، وہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ خود ظہور میں آنے والا ہے اس کا علم گرو کی عنایت سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مول منتر، چپ



۱  
 مایا کی بدولت دنیا کے دل میں دوئی کا جذبہ آکر بس جاتا ہے۔ ہوس، غصہ، غرور سے تباہی آتی ہے  
 تجھ بن دوسرا کون ہے اور کہاں ہے؟ کوئی نہیں۔ سب میں وہی ظہور پذیر ہے  
 دوسری ہے بے عقلی جو کہتی ہے کہ وہ ہیں۔ انسان آتا ہے، مرجاتا ہے، بیگانہ ہو جاتا ہے  
 زمین و آسمان میں دوسرا نظر نہیں آتا۔ عورت، مرد اور تمام کائنات میں دوسرا کوئی نہیں  
 آفتاب اور مانتاب کے روشن دیوں میں۔ دیکھتا ہوں ہر وقت یہیم اسی محبوب کو  
 اسی کی نوازش سے میرا دل لگا ہے۔ مست گزرنے مجھے ایک دکھایا ہے  
 گرو کے اپدیش سے ایک خدا کو جانا ہے۔ دوئی کو ختم کر دیا ہے شہد پہچانا ہے  
 ساری دنیا میں اسی ایک کا حکم چلتا ہے۔ ایک ہی سے سب پیدا ہوتے ہیں  
 راستے ہیں دو۔ مالک ہے ایک ایسا جان لو۔ گرو کے اپدیش سے حکم پہچان لو  
 تمام صورتیں اور رنگ دل ہی میں رہتے ہیں۔ ناک کا کہنا ہے ایک ہی لائق پرستش ہے

(۲۲۲)

۲  
 کہتے تو سب ہیں، ایک ہے ایک ہے لیکن غرور اور انا سب جگہ چھائے ہوئے ہیں  
 باطن اور ظاہر میں ایک کو پہچان لو تو پھر یہ جان جاؤ گے کہ اس کا گھراؤ محل کہاں ہے  
 خدا قریب ہے۔ اسے دور مت جانو تمام کائنات ایک ہے  
 ایک اونکار کے بنا دوسرا کوئی نہیں۔ ناک کا کہنا ہے کہ سب میں ایک ہی سلایا ہوا ہے

(۲۳۰)

۳  
 ایک ہی چلن ہے، رنگ روپ ایک ہے۔ ہوا پانی آگ اسی کی صورتیں ہیں  
 ایک ہی بھونزائیں لڑکی میں منڈلا رہا ہے۔ ایک کو پہچان لینے سے عزت ملتی ہے  
 اداک و آگہی کے عالم میں جو ہمیشہ ایک سار رہتا ہے۔ ایسا انسان شاذ و نادر ہی ہوتا ہے  
 جس پر اس کا کرم ہوتا ہے وہی مکھ پاتا ہے۔ گرو کی وساطت سے اسے سمجھایا جاتا ہے

(۲۳۰)

اکال پُرکھ ستیہ (جاوداں) ہے

۴

اللہ، الکھ، اگم، قادر، کرن ہار، کریم ॥  
 سب دنی آون جاوئی، مقام ایک رحیم ॥ ۶ ॥  
 مقام تیس زوں آکھئے جس سس ناہوئی بیکھ ॥  
 اسان، وھرتی چل سی مقام ادھی ایک ॥ ۷ ॥  
 دن روچے نس سس چلے تارکا لکھ پورے ॥  
 مقام ادھی ایک ہے، نانکا پرج بگوتے ॥ ۸ ॥ ۱۷ ॥

سری لگ اسٹ پدیا ॥

۵

پرج پرانا ہورے ناہی ستیا کسے نہ پائے ॥  
 نانک صاحب سچو سچا تہر جا پی جا پے ॥ ۱ ॥

دارام کلی سلوک ۱ پوڑی ۹

۶

دھن سوکاگر، تلم دھن دھن بھانڈہ دھن مس ॥  
 دھن یکھاری نانکا جن نام لکھایا سچ ॥

دارملار سلوک ۱ پوڑی ۲۸

وہ سب کا خالق ہے اور اپنی تخلیق میں جذب ہے

۷

توں کرنا پُرکھ اگم ہے آپ سرشت اپاتی ॥  
 رنگ پرنگ اپار جنا بہو بہو بدھ بھاتی ॥  
 توں جانے جن اپا یوسبھ کیل تاتی ॥

دارماجھ، پوڑی ۱

۸

ترتیا، برہما، بسن ہسیا : دیوی دیو اپائے ویسا ॥  
 جوتی جاتی گنت نہ آوے : جن حاجی سو نیت پاوے ॥  
 قیمت پاوے رہیا بھر پور : کس نہڑے کس اکھا دور ॥ ۴ ॥

بلادل تھنی، پوڑی ۴

خدا من اور اندریوں کے ذریعے پایا نہیں جاتا۔ اس کی گہرائی ناپی نہیں جاتی۔ وہ لامحدود ہے، قادر، خالق اور کریم ہے ساری دنیا آتی ہے اور جاتی ہے۔ وہی ایک رحیم قائم و دائم ہے  
قائم اسے کہتے ہیں جس کی پیشانی پر تقدیر کی لکیریں ہیں  
زمین و آسمان کو ایک دن نیست و نابود ہوتا ہے مگر رہتا ہے وہی ایک  
دن میں آفتاب اور رات کو آفتاب چلتے ہی رہتے ہیں۔ لاکھوں ستارے چھپ جاتے ہیں  
جادواں وہی ایک ہے تاکہ سچ کہتا ہے

(۶۹)

سچ کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ یہ ایسا سلا ہوا ہے کہ کبھی پھٹتا نہیں۔  
نامک کا کہنا ہے کہ وہ سب سے بڑی سچائی ہے۔ اس کا نام کو جب تک لے سکو

(۹۵۶-۹۵۵)

آفرین ہے اس کا غنبر، اس تلم پر اس دعوات اور اس روشنائی پر  
آفرین ہے ان مضنین پر جنہوں نے اس کا سچا نام لکھا

(۱۲۹۱)

تو کر دگار ہے جس تک رسائی مشکل ہے۔ تو نے خور یہ کائنات تخلیق کی ہے  
رنجگار رنگ کائنات کی بہت سی صورتیں ہیں اور تو نے بہت سے دل کش طریقوں سے اسے پیدا کیا  
تو ہی اسے جانتا ہے کہ تو نے اسے کیسے جم دیا ہے۔ یہ سب تیرا ہی کھیل ہے۔

(۱۳۸)

تین صورتیاں برہما، وشنواہ، مہیش، دیویاں اور دیوتا تو نے ہی پیدا کیے ہیں جن کے بھیس رنگ برنگے ہیں  
تیرے نور سے جو جاتیاں پیدا ہوئیں ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا؛ جس نے پیدا کیا وہی قیمت کا اندازہ لگانے کا  
قیمت کا اندازہ وہی لگائے گا جو سب میں سمایا ہوا ہے؛ کیا کہوں کہ وہ کس کے نزدیک ہے اور کس سے دور ہے

(۸۳۹)

کرن کارن سرمہ ہے کہو نانک بیچار ॥  
کارن کرتے دس ہے جن کل رکھی دھار ॥ ۲ ॥

سہس کرتی سلوک ۲

وہ ہم جانی ہے لیکن ناواستہ ہے

سہس تو نین نین ہے توہ کو سہس مورت ننا ایک تو ہی ॥  
سہس پد نکل ن ایک پد گندھ بن سہس تو گندھ اوچلت موہی ॥ ۲ ॥  
سبھ میں جوت جوت ہے مئے پتس کے چانن سبھ میں چانن ہوئے ॥ ۱ ۥ ۷ ॥ ۹ ॥  
دھنا سیری

لبھاری قدرت وسیا تیرا نت نہ جانی لکھیا ॥ ۱ ॥ رہاؤ  
جات میں جوت، جوت میں جاتا عقل، کلا بھر پور رہیا ॥  
تو سچا صاحب صفت سوا ابو جن کیتی سو پار پیا ॥

دار آسا سلوک ۱ پوڑی ۱۲

وہ بے خوف اور بے عناد ہے

بجے وچ پون دہے صد واؤ ۥ بجے وچ چلے لکھ دریاؤ ॥  
بجے وچ اگن کڈھے بیگار ۥ بجے وچ دھرتی دہی بھار ॥  
بجے وچ اند بھوسے سر بھار ۥ بجے وچ راہر دھرم دوار ॥  
بجے وچ سو بھجے وچ چند ۥ کوہ کروڑی چلت نہ انت ॥  
بجے وچ سدھ بدھ سر ناتھ ۥ بجے وچ آڈانے آکاس ॥  
بجے وچ جودھ ہابل سور ۥ بجے وچ آدے جادے پور ॥  
سگلیا بھو لکھیا سر لکھ ۥ نانک نہ بھو، نہ نکار پچ ایک ॥  
نانک نہ بھو نہ نکار پور کیتے رام روال ॥  
کیتیاں کن کہانیاں کیتے وید پچار ॥

دار آسا، سلوک ۲۱ پوڑی ۲



سب باتوں پر غور کرنے کے بعد ناک کہتے ہیں کہ سبب اور سبب وہی ہے اور کامل بھی وہی ہے  
سب اسباب خالق کے بس میں ہیں۔ اس نے اپنی قوت سے ساری کائنات تخلیق کی ہے

(۳۵۳)

ہزاروں آنکھیں ہیں مگر ایک بھی آنکھ تیری نہیں، ہزاروں مورتیاں ہیں مگر ایک بھی مورتی تیری نہیں  
ہزاروں نرم اور پاکیزہ تیرے پاؤں ہیں مگر ایک بھی پاؤں تیرا نہیں۔ تو بے خوشبو ہے مگر تیری ہزاروں خوشبوئیں ہیں۔  
تیری اس کرامات نے میرا سن موہ لیا ہے۔ سب میں نور ہے اور وہ نور اسی کا ہے اور اس کے نور سے سب روشن ہیں۔

(۱۲)

میں تجھ پر زبان کر تو ساری کائنات میں بسا ہوا ہے اور تیری کوئی انتہا نہیں  
دو عالم تیرے نور سے لبریز ہیں اور تیرے نور کے سہارے یہ دنیا قائم ہے اور  
تو ذبے ذبے میں اپنی غیر منقسم قوت سے موجود ہے۔ تو سدا رہنے والا مالک ہے۔ تیری حمد و ثنا، حسن و خوب صورتی کا خزانہ ہے  
جس نے تیرے گن گائے وہ بحر فنا سے پار ہو گیا۔

(۳۶۹)

تیرے ڈر سے ہوا میں لرزتی ہیں۔ تیرے ڈر سے لاکھوں دریا بہہ رہے ہیں  
تیرے ڈر سے آگ بیگا رکاٹ رہی ہے۔ زمین تیرے ڈر سے بوجھ اٹھائے گھوم رہی ہے  
تیرے ڈر سے بادل بوجھ اٹھائے اڑ رہے ہیں۔ تیرے ڈر سے دھرم راج تیرے دروازے پر کھڑا ہے  
تیرے ڈر سے سورج اور چاند کروڑوں کوسوں کی منزل طے کر رہے ہیں اور ان کے سفر کی کوئی انتہا نہیں  
سبھی بستر بستر اور اندر تجھ سے خوف کھاتے ہیں۔ آسمان تیرے خوف سے بنا سہارے کھڑا ہے  
بڑے بڑے سورا اور جودھے تجھ سے خوف زدہ ہیں۔ انسانوں کے پرے کے پرے تیرے خوف سے آتے جاتے رہتے ہیں۔  
سب کی پیشانی پر تیرا خوف ثبت ہے۔ ایک سچا مالک زنگار ہی ہے جو بے خوف ہے  
اے ناک ایک زنگار ہی خوف سے بے نیاز ہے باقی کتنے ہی رام اس کی خاک پاہیں  
کتنے ہی کرشن اور ان کی کہانیاں ہیں، کتنے ہی وید ہیں اور ان کے تصورات ہیں

(۳۶۴)

۱۳  
جگ جگ تھاپ سدا زویر ॥  
جنم زن نہیں دھندھا دھیر ॥

رام کلی دکنی، اونکار، پوڑی ۱۵

اس کا وجود لافانی ہے

۱۴  
جگ تس کی چھایا جس باپ نہ بیا ॥  
نہ تس بھین نہ بھرا دکایا ॥  
نہ تس اوپت کہت کل جاتی او ہو اج گورمن بھایا ॥ ۲ ॥  
تو اکال پرکھنا ہی سرکالا ॥  
تو پرکھ ایکہ اگم نہرالا ॥  
ست، ستو کھ، سبد، انت، سیتل، ہتج بھائے لو لایا ॥ ۳ ॥

مارو سو ہے

وہ کسی کے بطن سے پیدا نہیں ہوا

۱۵  
الکھ، اپار، اگم، اگو چرناں تس کال نہ کرا ॥  
جات اجات اجوت سمجھو ناں تس بھاڈ نہ بھرا ॥ ۱ ॥  
ساپے پھیاردوٹوں قربان ॥  
ناں تس روپ، ورن نہیں رکھیا ساپے سبد نسان ॥ رہاڈ ॥  
ناں تس مات پتا ست بندھپ ناں تس کام نہ ناری ॥  
اگل نربجن اپرہم پر سگی جوت تھاری ॥ ۲ ॥

سو رٹھ

۱۶  
ناں تس باپ نہ ماٹے کن تر جایا ॥  
ناں تس روپ نہ رکھ ورن سبایا ॥  
ناں تس بھکھ پیاس رسجا دھایا ॥

۱۲  
کئی زمانوں سے وہ کائنات تخلیق کر رہا ہے لیکن اسے کسی سے دشمنی نہیں  
نہ وہ پیدا ہوتا ہے نہ وہ مرتا ہے نہ اسے کوئی دھنسا کرنا پڑتا ہے

(۹۳۱)

۱۳  
یہ دنیا اس کی پر چھائیں ہے۔ اس کا نہ کوئی باپ ہے نہ ماں  
اس کا نہ کوئی بھائی ہے نہ بہن ہے۔ وہ نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے  
نہ اس کی کوئی جاتی ہے نہ خاندان ہے۔ ایسے انتہائی پاکیزہ خدا سے میرا لگاؤ ہے  
تو اکال پر کھ ہے تو کبھی مرنے نہیں  
تو بیان و الفاظ سے بالاتر ہے۔ تو ناقابلِ رسانی ہے۔ گہرا ہے۔  
تیری کسی سے دشمنی نہیں۔ سچائی اور ندامت اختیار کر کے دل کو ٹھنڈک پہنچانے والے شد کے ذریعہ کو شش کے بغیر تیری توجہ سے لگ چکی ہے۔

(۵۹۷)

۱۵  
ایسا نہ بکار لافانی ہے جس کو جاننا ناممکن نہیں، جو لامتناہی ہے، جو اقصاء ہے، جو آنکھ سے اوچل ہے  
نظرِ اعمال کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔ جو جنم نہیں لیتا، جس کی کوئی حالت نہیں۔ جس کا نور خود بخود ابد ہے۔ جو تیری تیری کی قید سے آزاد ہے، جو کوئی بھرم نہیں رکھتا  
میں اس دوا می صداقت پر قربان ہوں جس کی نہ کوئی صورت ہے نہ کوئی ریکھا ہے۔ نہ اسے کسی نے دیکھا ہے  
اس کا نشان مرنے سے شبہ سے مٹا ہے  
نہ کوئی اس کا باپ ہے نہ کوئی ماں۔ نہ کوئی بیٹا ہے نہ رشتہ دار۔ نہ وہ کوئی ہوس رکھتا ہے نہ کوئی عورت  
اسے خدا تو جو کوئی خاندان نہیں رکھتا عظیم سے عظیم تر ہے ابد تیرا ہی نور ذلے ذلے میں سایا ہوا ہے۔

(۵۹۷)

۱۶  
نہ تیرا کوئی باپ ہے نہ ماں۔ تجھے کس نے پیدا کیا ہے؟  
نہ تیرا روپ ہے نہ تیرے خودِ مال۔ پھر بھی مارے رنگ روپ تیرے ہیں  
نہ تجھے بھوک لگتی ہے نہ پیاس۔ پھر بھی تو شکم سیر ہے، قانع ہے۔

(۱۲۷۹)

تو خود بخود ظہور میں آیا ہے

۱۷

آپ نے آپ ساجو آپ نے رچیو ناؤ ॥  
دوئی قدرت ساجیے کر آسن ڈھکھا چاؤ ॥  
دانا کرتا آپ توں تس دیوے کرے پساؤ ॥

وار آسا۔ پوڑی ۱

تو بیدار و آگاہ ہے

۱۸

پے پاتہ پر میر دیکھن کاڈ پر پنچ کی ॥  
دیکھے بجھے سبھ کچھ جانے انتر باہر رو رہا ॥ ۲۴ ॥

آسا پٹی

وہ اتھھاہ ہے

تو دریاڈ دانا بینا میں پھلی کیے انت لبھاں ॥  
جیمہ جیمہ دیکھاں تہ تہ تو ہی نتھو تے نکسی پھٹ مڑاں ॥  
نہ جاناں میو نہ جاناں جانی نہ جاد کہ لائے تاں تجھے سہاں ॥ ۳۱ ॥

رباڈ  
سری راگ

۲۰

سالہی سالہ اتنی سرت نہ پایا ॥  
ندیاں اتے واہ پوسے سمند ناں جانیئے ॥  
سمند ساہ سلطان بگرہ سیتی مال دھن ॥  
کیڑی تل نہ ہودنی جے ٹس منہو ناں دوسرے ॥ ۲۳ ॥

جیب / پوڑی ۲۳

۱۷  
 نرنکار نے اپنے آپ کو خود ہی بنایا۔ پھر نام کی تخلیق کی  
 پھر اس نے قدرت کو آراستہ کیا اور اس پر نظر ڈال کر خوش ہوا  
 تو ہی ایک واحد خالق ہے اور سب پر تیرا لطف و کرم ہے

(۲۶۳)

۱۸  
 حوت "پ" سے پادشاہ، پریشور اور پرہنج کا تجزیہ کیا گیا ہے  
 وہ پریشور شاہوں کا شاہ ہے  
 جس نے نظر آنے والی دنیا کو وسعت دی ہے  
 وہ دیکھتا ہے، سمجھتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے  
 اس میں بیدار و آگاہ ہستی کے تمام اوصاف ہیں۔ وہ ہمارے ظاہر و باطن میں ملایا ہوا ہے۔

(۲۶۴)

۱۹  
 تو سب کچھ دیکھنے اور جاننے والا ایک دریا ہے۔ میں ایک حقیر مچھلی ہوں مجھے تیرا عرفان کیسے ہو  
 جدھر دیکھتی ہوں اُدھر تو ہی تو ہے۔ تجھ سے جدا ہو کر میں تڑپ کر مر جاؤں گی  
 نہ میں پچھیرے سے واقف ہوں نہ اس کے جال سے۔ جب دکھ پاتی ہوں تو تجھے یاد کرتی ہوں۔

(۲۵)

۲۰  
 تیری حمد و ثنا کہنے والے بھگت تیری تعریف کرتے ہیں پھر بھی وہ تیرا اور چھوڑا سی طرح نہیں پاسکتے جس طرح ندیاں نالے سمندر میں جاگرتے ہیں  
 اور اس کا اور چھوڑ نہیں پاسکتے۔  
 تو سمندر دن کے شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے اور تمام دولت کا مالک تو ہے  
 جن کے من میں تو بسا ہوا ہے ان کے لیے یہ تمام مل دوز چوٹی کے برابر بھی نہیں۔

(۵)

لے گرو مت میں "نام" زککار کا وہ جمال ہے جس کے ذریعہ وہ تمام کائنات میں ظاہر ہو کر اسے سنبھالے ہوئے ہے۔





# آفرینشِ عالم

حکمی ہودن آکار . حکم نہ کہیا جائی ۱۱  
حکمی ہودن جیو ، حکم ے وڈیان ۱۱ ۳۰  
جپ پڑی ۲

۱۔ جو کچھ بھی نظر آ رہا ہے وہ سب اس کے حکم سے ظہور میں آیا ہے۔ اس کا حکم بیان و الفاظ سے بالاتر ہے  
سب روحیں اس کے حکم سے ظہور میں آئی ہیں۔ اسی کے حکم سے ان کو عظمت ملتی ہے

اربد زربد دھندو کا سا ۛ دھرن ناں گلناں حکم اپارا ۛ  
 ۛ دن رین ۛ چند نہ سوچ ۛ سن سادھ رگائیدا ۛ ۛ ۛ  
 کھانی ۛ بانی پون ۛ پانی ۛ اوپت کپت ۛ آون جانی ۛ  
 کھنڈ پتال ۛ پت نہیں ساگر ۛ ندی ۛ نیر دھائیدا ۛ ۛ ۛ  
 ناں تندرگ چھ پیالہ ۛ دو جگہ بھست نہیں کھے کالا ۛ  
 نرک سرگ نہیں جین مرنا ۛ ناں کو کئے نا جائیدا ۛ ۛ ۛ  
 برہاسن مہیں نہ کوئی ۛ اور نہ دیسے ایکو سوئی ۛ  
 نار پرکھ نہیں جات نہ جانا ۛ ناں کو دکھ سکھ پائیدا ۛ ۛ ۛ  
 ناتہ جی سستی بن واسی ۛ ناں تہ سہرہ صادق سکھ واسی ۛ  
 جوگی جگم بھیکھ نہ کوئی ۛ ناں کو ناکھ کہا ئیدا ۛ ۛ ۛ  
 چپ تپ سنج نامرت پوجا ۛ ناں کو آکھ بھانے دو جا ۛ  
 آپے آپ اپائے وگسے ۛ آپے قیمت پائیدا ۛ ۛ ۛ  
 ناں پنج سنج مہیسی مالا ۛ گوپی کان نہ گونگوالا ۛ  
 تخت منت پا کھنڈ نہ کوئی ۛ ناں کو ونس دھائیدا ۛ ۛ ۛ  
 کرم دھرم نہیں مایا ماکھی ۛ جات جنم نہیں دیسے اکھی ۛ  
 متا جال کال نہیں ماتھے ۛ ناں کو کسے دھیا ئیدا ۛ ۛ ۛ  
 ناں کو ملا ناں کو قاضی ۛ نہ کر شیخ مشائخ حاجی ۛ  
 رعیت راؤ نہ ہوئے دنیا ۛ ناں کو کہن کہا ئیدا ۛ ۛ ۛ  
 بید کتیب دسرت ساست ۛ پاتھ پران اُسے نہیں آست ۛ  
 کرتا بکتا آپ اگر چہ ۛ آپے اکھ لکھا ئیدا ۛ ۛ ۛ  
 جاس بھانا تا جگت اپایا ۛ با جھ کلا آڑان رہایا ۛ  
 برہاسن مہیں اپائے ۛ مایا سورہ ودھائیدا ۛ ۛ ۛ  
 ولسے کو گر سب نہنایا ۛ کر کر دیکھے حکم سبایا ۛ  
 کھنڈ برہنڈ پاتال اریجے ۛ گیت تہو پرگئی آئیدا ۛ ۛ ۛ  
 تاکا انت نہ جانے کوئی ۛ ہوسے گرتے سو جی ہونی ۛ  
 نانک ساچ رستے بس ماری ۛ بسم بھئے گن گائیدا ۛ ۛ ۛ

ان گنت زمانوں تک اندھیرا پھیلا رہا۔ اس وقت زمین تھی نہ آسمان صرف بے پایاں ”حکم“ ہی تھا  
 نہ چاند تھا نہ سورج، نہ دن تھا نہ رات۔ اٹوٹ مادھی کی حالت تھی  
 نہ زندگی کے سرچشمے تھے نہ کوئی آواز تھی نہ ہوا تھی نہ پانی۔ نہ پیدائش نہ فنا۔ نہ آواگون  
 نہ کوئی ملک نہ کوئی پاتال۔ ساتوں سمندروں میں سے ایک بھی نہ تھا۔ نہ کوئی دریا تھا جس میں پانی بہتا ہو  
 سورگ، مرگ، لوک، پاتال ان تینوں لوگوں میں سے ایک بھی نہ تھا۔ نہ دررخ تھا، نہ بہشت  
 نہ فنا کردینے والی موت تھی نہ دوزخ نہ بہشت نہ حیات تھی نہ موت۔ نہ کوئی آتا تھا نہ جاتا تھا  
 برہما، وشنو اور شوبھی نہیں تھے۔ ایک نہ بیکار کے بغیر کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا  
 نہ کوئی عورت تھی نہ کوئی مرد۔ نہ کوئی ذات تھی نہ حیات۔ کوئی دکھ سکھ محسوس کرنے والا نہیں تھا  
 اس وقت جنگلوں میں رہنے والا کوئی جتنی سستی، نہیں تھا۔ نہ کوئی سکھ سدھو تھا نہ کوئی ریاضت کرنے والا  
 جوگی جنگم کا بھید بھاد بھی نہیں تھا۔ کوئی اپنے آپ کو نا تھ نہیں کہلاتا تھا  
 نہ جب تپ، نہ سیم اور پوجا۔ کوئی کسی دوسرے کا ذکر کرنے والا بھی موجود نہ تھا  
 اپنے آپ کو جس نے پیدا کیا ہے وہی کہیں رہا تھا اور خود اپنی قیمت لگا رہا تھا  
 نہ کوئی پاکیزگی کے اصول تھے، نہ کوئی تپسی کی مالا نہ گویاں تھیں نہ کرشن، نہ گویاں نہ گوارے  
 نہ کوئی بانسری بجاتا تھا۔ منتز منتر کے پاکھنڈ کرنے والا کوئی نہ تھا۔  
 نہ کوئی کرم تھا نہ کوئی دھرم، نہ کوئی سحر آفریں کہی۔ نہ جنم سے ذات پر فخر کرنے والا کوئی نظر آتا تھا  
 نہ میری میری، کا کوئی جال تھا۔ نہ اسے پر موت لکھی تھی۔ نہ کوئی کسی پر توجہ دیتا تھا۔

.....  
 نہ کوئی ملا تھا، نہ تافنی۔ نہ کوئی حاجی شیخ نہ اس کے مرید  
 نہ پر جانتی نہ راجا۔ نہ آنا کا کوئی ہنگامہ۔ نہ کوئی قول تھا نہ کوئی راوی تھا۔

.....  
 نہ ہندوؤں کے وید، سمرتیاں، شاستر اور پران تھے، نہ مسلمانوں کی کتابیں۔ نہ سورج طلوع ہوتا تھا، نہ غروب ہوتا تھا۔  
 جو نظر نہیں آتا وہ خود ہی ہوتا تھا اور خود ہی اس پر تبصرہ کرتا تھا۔ جو بے لگ تھا وہی نمایاں ہو رہا تھا

.....  
 جب اس نے چاہا اس نے دنیا پیدا کی اور ستونوں کے بغیر آسمان معلق کر دیا  
 برہما، وشنو اور شوبھو پیدا کیے اور بابا کاموہ پھیلا دیا

.....  
 کسی بے کرد گرد کا یہ اپیش سنایا۔ اس کا حکم دنیا پیدا کر کے اسے سنبھال رہا ہے  
 ”حکم“ (قوت سے ہی تمام ملک، کائنات اور پاتال بنے ہیں۔ اس غیب سے ہی سب کچھ ظہور میں آیا ہے  
 اس کی انتہا سے کوئی واقف نہیں۔ کامل گرد کی وساطت سے ہی صداقت کا پتہ چلتا ہے  
 نامک، جو صداقت سے پیار کرتے ہیں وہ جذب دشواری حالت میں اسی کے گمن گاتے ہیں

## تخلیق لا محدود ہے

۲۲

پاتالوں پاتال کھ آگاساں آگاس ۛ اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک دات ॥  
سہس اٹھارہ کہن کیتیاں اصلو اک دھات ۛ لیکھا ہوئے تو لکھیے لیکھے ہوئے وناس ॥  
نانک وڈا آکھے آپے جانے آپ ॥ ۲۲ ॥

جپ، پوڑی ۲۲

۲۳

کیتے پون پانی بے منتر کیتے کان بہیس ॥  
کیتے برے گھاڑت کھڑے روپ رنگ کے ویس ॥  
کیتیا کرم بھوی میر کیتے کیتے دھوا پدیس ॥  
کیتے اند چند سور کیتے کیتے منڈل دیس ॥  
کیتے سدھ بدھ نامہ کیتے کیتے دیوی دیس ॥  
کیتے دیو داؤ منی کیتے کیتے رتن سند ॥  
کیتیا کھانی کیتیا بانی کیتے پات نرند ॥  
کیتیا سرتی سیوک کیتے نانک انت ذانت ॥ ۲۵ ॥

جپ، پوڑی ۲۵

## عہد تخلیق

۲۴

کون سوڈلا دکھت کون، کون تھت کون وار ॥  
کون سی رت، ماہ کون، جت ہوا آکار ॥  
ویل نہ پائیا پنڈتی جے ہووے لیکھ پڑن ॥  
دکھت نہ پائیا ناریاں جے لکھن لیکھ پڑن ॥  
تھت وار نہ جوگی جانے رت، ماہ نہ کوئی ॥  
جاگرتا برہمچہ کو ساہے آپے جانے موئی ॥  
کوکر آکھا، کو سالہی، کیو دنی کو جانا ॥  
نانک آکھن سبھ کو آکھے اک دواک سبھانا ॥

جپ، پوڑی ۲۱

## یہ تخلیق ایک حقیقت ہے

۲۵

سچے تیرے کھنڈ سچے برہمنڈ ۛ سچے تیرے لہے آکار ॥  
سچے تیرے کرنے سرب بچار ۛ سچا تیرا رسپا دیبان ॥

لاکھوں آسمانوں سے پرے لاکھوں آسمان ہیں۔ لاکھوں پاتالوں کے نیچے لاکھوں پاتال ہیں  
دید شاستر بھی اسے ڈھونڈتے ٹھک گئے  
سامیوں کی کتابیں جن میں اٹھارہ ہزار باتوں کا ذکر ہے وہ بھی مل کر یہ بول اٹھیں کہ اس ایک جزو سے جو کچھ پیدا ہوا اس کا کوئی شمار ہو تو کریں  
شمار کرتے ہوئے زندگی ختم ہو جاتی ہے  
نامک کہو کہ وہ عظیم ہے۔ وہ کتنا عظیم ہے یہ بات مرث دی جانتا ہے۔

(۵)

کتنے ہی وایر، جل اور اگنی کے دیوتا ہیں۔ بنو اور کرشن بھی کتنے ہی ہیں  
کئی برہما مختلف بھیسوں میں تخلیق میں مصروف ہیں  
عمل کی دنیا میں بھی بہت ہیں۔ پہاڑ بھی کتنے ہی ہیں اور نار دھبی کتنے ہی ہیں  
کتنے ہی اندر، چاند اور سورج ہیں اور کتنے ہی براعظم ہیں  
سرد، بدھ اور ناتھوں کی بھی کئی گنتی نہیں، کتنی ہی صورتوں کی دیویاں ہیں  
دیوتا بھی بے شمار ہیں، راکشس بھی ان گنت ہیں، مٹی بھی ان گنت  
کتنے ہی سمندر جواہرات سے بھرے ہوئے ہیں۔ زندگی کے سرچشے اور زبانیں بھی بے شمار ہیں  
راجوں اور مہاراجوں کی بھی کوئی گنتی نہیں  
علم و ہنر کے بھی بہت سے طریقے ہیں۔ ان کی مشق کرنے والے بھی ان گنت ہیں۔ نامک اس کی تخلیق لامحدود ہے

(۶)

وہ کون سا زمانہ تھا، وقت تھا، تاریخ کیا تھی، دن کیا تھا؟  
موسم اور ہینہ کون سا تھا جب یہ کائنات تخلیق کی گئی  
پنڈتوں کو زمانے کا پتہ نہ لگا ورنہ وہ پرالوں میں لکھ جاتے  
وقت کا قاضیوں تک کو علم نہ ہوا  
جو گیوں کو تاریخ اور دن کا پتہ نہیں۔ موسم اور ہینے سے کوئی آگاہ نہیں  
جس خلائے یہ کائنات تخلیق کی ہے وہی یہ سب باتیں جانتا ہے  
میں کیسے بیان کروں، کیسے ترین کروں، کیسے ذکر کروں، کیسے سمجھوں  
کہنے کو تو بھی کہہ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے اپنے آپ کو مانا سمجھتے ہیں

(۷)

تیرے پیدا کیے ہوئے جہان (جھوٹ نہیں پہچاں) اور کائنات کی ساری وسعت ایک صداقت ہے  
تیرے نام "اعمال اور حکومت پہچاں" تیری حکومت اور دربار پہچاں ہے

سچا تیرا حکم، سچا فرمان : سچا تیرا کرم سچا نیکان ॥  
 بچے تیرے آکھے لکھ کر دوڑ : بچے سبھ تان بچے سبھ جور ॥  
 سچی تیری مفت سچی سالاہ : سچی تیری قدرت بچے پاتاہ ۱  
 نانک سج دھیان پنج : جو رہتے سو کچ نکج ॥ ۱۰۱۰۲ ۱۱  
 وار آسا، پوری ۲ اسٹوک ۱

۲۶  
 کت کت بدھ جگ اتبجے پرکھا کت کت دکھن جانی  
 ہوئے دوج بگ اتبجے پرکھا نام دسریے دکھ پائی ॥  
 گرکھ بود سوگیان تت بیچارے ہوئے سبھ جلائے ॥  
 تن من نزل نزل پانی ساچے رہے سلائے ॥  
 آئے نام رہے یرگی ساچ رکھیا اور دھارے ॥  
 نانک بن ناوے جوگ کرے نہ ہووے دیکھو روتے بیچارے ॥ ۶۸ ۱  
 رام کلی سدھ گوشٹی، پوری ۶۸

۲۷  
 آپے چنچھ پوائے، لا کھاڑہ رچیا ॥  
 تیتے بھرتو پائے گورکھ پچیا ॥  
 من مکھ مارے پچھاڑ مورکھ کچیا ॥  
 آپے بھڑے ارے آپ آپے کارج رچیا ॥  
 وار سلاہ، پوری ۱۲

۲۸  
 گورکھ دھرتی ساچے ساچی : تس جے اوپت کھیت سو باچی ॥  
 گورکے سبھ رپے رنگ لائے : ساچ رتو پت سید گھر جائے ॥  
 ساچ سبھ بن پت نہیں پاوے : نانک بن ناوے کیوں ساچ ساوے ॥ ۳۰ ۱  
 رام کلی سدھ گوشٹی، پوری ۲۰

۲۹  
 سنت جتھ پدھجھ ترہیون دھارے : آتم چھینے سوت، بھارے ॥ ۸ ۱  
 ساچ روتے سج پریم نواس : یرن دت نانک ہم تاکے داس ॥ ۸ ۱ ۹ ۱  
 گوڑی اسٹ پدیا ۱



تیرا علم سچا ہے، تیرے شاہی پردے نہ تھے ہیں۔ تیری بخشش اور اس کے نشان سچے ہیں  
 کرداروں انسان تجھے سچ مانتے ہیں۔ اس کی سچائی میں ہی تیری تمام قوتیں مضرب ہیں  
 تیری حمد و ثنا اور تیری ستائش بھی سچ ہے۔ اسے سچے بادشاہ تیری یہ طاقت جادواں ہے  
 نانک جو صداقت سے لو لگتے ہیں وہ بھی ابر ہو جاتے ہیں جو لوگ ان کو پوجتے ہیں  
 جو پیدا ہو کر مر گئے وہ بہت ہی ناپائیدار رہا ہوں پر گارن ہیں

(۳۶۳)

۲۶

اے انسان یہ دنیا کس طرح وجود میں آئی ہے۔ کس مصیبت سے یہ فنا ہوتی ہے؟  
 اس دنیا کی پیدائش کا باعث انانیت ہے۔ خدا کا نام بھول جانے سے اسے دکھ ہوتا ہے۔  
 جو گرگھ (بندہ خدا) خدا کے نام پر غور کرتا ہے اور انا کو ختم کر دیتا ہے اس کے ظاہر و باطن کی غلاظت دھل جاتی ہے  
 جو خدا میں جذب ہے اس کی گفتگو بھی نرم پڑ جاتی ہے  
 جو خدا کے نام سے لو لگتا ہے اور دل میں صداقت کو جاگزیں کر لیتا ہے وہی اچھا بیراگی ہے  
 نانک دل میں سوچ کر دیکھ لو کہ نام کے بغیر اس خدا کے عظیم سے ملاقات نہیں ہوتی

(۹۴۶)

۲۷

یہ دھرتی پہلوانوں کا اکھاڑہ ہے جو اس نے تخلیق کیا ہے اور مقابلے بھی وہ خود ہی کرتا ہے  
 ہوس، فقر، لالچ، مہ اور انانیت شور مچاتے ہوئے اکھاڑے میں اتر پڑے۔ گرگھ۔ ان پر فتح حاصل کر کے خوش ہوا  
 اس نے بے خوف اور ناپختہ لوگوں کو چاروں شانے چت گرا دیا  
 گرگھ تو بیچ میدان لڑتا ہے۔ آپ ہی پاچوں کو مارتا ہے۔ یہ اکھاڑہ اس نے خود ہی تخلیق کیا ہے

(۱۳۸۰)

۲۸

تجھے خدا نے یہ دھرتی اس لیے تخلیق کی ہے کہ یہاں گرگھ پیدا ہوں۔ حیات و فنا اس کے کیل ہیں۔  
 گرگھ اس کی محبت کے رنگ میں مست ہے اور عزت کے ساتھ گھر لوٹتا ہے  
 سچے پیغام کی پیروی کیے بغیر عزت نہیں ملتی۔ نانک نام کے بغیر کوئی کیسے خدا میں ماسکتا ہے

(۹۴۱)

۲۹

یہ تیروں لوگ خدا نے اس لیے قائم رکھے ہوتے ہیں کہ یہاں سنت لوگ پیدا ہوں۔ سنت وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچانے اور صداقت پر غور کرے۔ جب  
 اس کے دل میں خدا جاگزیں ہوتا ہے تو اس کے دل میں صداقت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ نانک یہ التجا کرتا ہے کہ وہ خدا کا خادم ہے

(۲۲۲)



# روح ، انا ، نظریہ عمل اور آواگون

حکمی ہون جی اے ، حکم لے دو ڈیائی ۱۱  
چپ پوڑی ۲

لے اس کے حکم سے ہی انسان وجود میں آتے ہیں اور اس کے حکم سے ہی وہ اعلیٰ رتبہ حاصل کرتے ہیں ۔

## جیو آتما امر ہے

۳۰  
 پونے پانی اگنی کا میل ۛ چنیل چیل مبدھ کا کیل ॥  
 نور وازے دسواں دوار ۛ بچھ رے گیانی لے او بچار ॥ ۱ ॥  
 کھتا بکتا سنتا سوئی ۛ آپ بچارے سو گیانی ہوئی ॥ ۱ ॥ رباؤ ॥  
 دیہ ہی ماٹی بے پون ۛ بوجھ رے گیانی موا ہے کون ॥  
 موٹی سرت بادا ہنکار ۛ اونہ موا جو دیکھن بار ॥ ۲ ॥  
 جے کارن تٹ تیرتھ جاہی ۛ رتن پدارتھ گھٹ ہی ماہی ॥  
 پڑھ پڑھ پنڈت باد وکھانے ۛ بھیتر ہودی دست نہ جانے ॥ ۳ ॥  
 ہوناں موا میری موٹی بلائے ۛ او ہونہ موا جو ریا سائے ॥  
 کہو نامک گڑ برہم دکھایا ۛ رتنا جانا ندرنہ آیا ॥ ۴ ॥ ۴ ॥

گوڑی

## روح ہی خدا ہے

۳۱  
 آتم مہ رام ۛ رام میں آتم چیناس گڑ بچارا  
 اشتہانی سبد پھانی ۛ دکھ کاٹے ہوارا ॥ ۱ ॥  
 نامک ہوئے دگ بڑے ॥  
 جیہ دیکھاں تیہہ ایکو بین آپے بخشے سبد دھوے ॥ ۱ ॥ رباؤ ॥  
 ہیرو اسٹ پدیا

۱۱

۳۲  
 ہوئی کرت بھیکسی نہیں جانیا ۛ گر کہہ بھگت دل من مانیا ॥ ۱ ॥  
 ہو ہو کرت نہیں پج پاسے ۛ ہوئے جائے پرہم پد پائیے ॥ ۱ ॥ رباؤ ॥  
 ہوئے کر راجے ہو دھادے ۛ ہوئے کچے جنم مر جادے ॥ ۲ ॥  
 ہوئے نورے گر سبد و بچارے ۛ چنیل مت تیا گے پج سنگھارے ॥ ۳ ॥  
 انتر سا پج سچ گھر آوے ۛ راجن جان پرہم گت پاوے ॥ ۴ ॥  
 پج کرنی گڑ برہم چکارے ۛ نہ بھوکہ ات تاڑی لاوے ॥ ۵ ॥  
 ہو ہو کر دنا کیا پاوے ۛ پورا گڑ بھیٹے سو جھگر چکاوے ॥ ۶ ॥  
 جیتی ہے تیتی کیہو ناہی ۛ گر کہہ گیان بھیٹ گن گاہی ॥ ۷ ॥  
 ہوئے بندھن بندھ بھواوے ۛ نامک رام بھگت سکھ پاوے ॥ ۸ ॥ ۳ ॥  
 گوڑی اسٹ پدیا

یہ انسان ہوا، پانی اور آگ وغیرہ عناصر کا مرکب ہے۔ یہ پھل اور غیر مستحکم عقل و خرد کا اکھاڑہ ہے اس کے فودروانے میں دو تھننے، دو آنکھیں، دو کان، منہ، مقعد اور عضو تناسل اور ایک دسواں دروازہ (باطن) ہے۔ اسے دانشور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کر جو اپنے آپ پر غور کرے وہی دانشور ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ یہ روح ہی ہے جو بیان اور تجزیہ کرتی ہے اور سنتی ہے جنم تو مٹی ہے اور آواز سانسوں پر مبنی ہے۔ اسے دانشور یہ بھی سمجھ کر موت کے فنا کرتی ہے یہ سوچہ بوجھ انا اور تکبر کو فنا کرتی ہے۔ دیکھنے والا نہیں مرنے والا وہ جو اہر جن کے لیے تیر تھنوں کی خاک چھانٹے ہو، تنھارے دل کے اندر ہیں پنڈت لوگ کتابیں پڑھتے ہیں اور ان پر بحث و مباحثہ بھی کرتے ہیں لیکن وہ باطن میں بسی ہوئی حقیقی چیز سے ناواقف ہیں میں خود نہیں مرا مجھ سے مٹی ہوئی بلائیں فنا ہوئیں۔ جانت اور لاعلمی فنا ہوئی۔ جو ماریے وجود میں ملایا ہوا ہے وہ نہیں را نانک کہو کہ گرو نے مجھے خدا کے رو برو کر دیا ہے۔ اب میں روح کی موت کا تصور نہیں کر سکتا۔

(۱۱۵۲)

جیو آتا میں پرانا تو موجود ہے۔ یہ روح رام میں رام کے سہارے موجود ہے۔ یہ بات گرو کے رموز سے معلوم ہوتی ہے گرو کے شہد سے جاوداں بانی کو پہچانا جاسکتا ہے۔ اس بانی سے انا فنا ہو گئی، تمام دکھ کٹ گئے۔ نانک یہ انا ایک بہت بڑا مرض ہے جسے دیکھتا ہوں یہ دکھ بکھرا ہوا تھا ہے اس دکھ سے نجات خدا ہی اپنے نام سے دلاتا ہے

(۱۱۵۳)

بھیس بہت سے بنائے مگر انا قائم رہی۔ خدا کو اس طرح کوئی نہیں پاتا۔ گرو کی وساطت سے ریاضت کرنے کے بعد ہی کوئی اسے سمجھا ہے جب تک تکبر دل میں ہے صداقت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اعلیٰ رتبہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب تکبر مٹ جاتا ہے ان کی وجہ سے ہی رابے دوسرے راجوں پر چلے کرتے ہیں۔ ان کی آگ میں جلتے ہوئے مر جاتے ہیں گرو کے شہد پر غور کرنے سے یہ برائی دور ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی تملاق ہوئی عقل کو ترک کر دیتا ہے اور پانچوں عناصر جو اس غصہ، لالچ، لگاؤ اور انا کو فنا کر دیتا ہے۔ جب خدا دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے تو انسان عام حالت میں آجاتا ہے۔ خدا کا عرفان حاصل کر کے اعلیٰ رتبہ حاصل کرتا ہے اس کے عمل صداقت بن جاتے ہیں۔ گرو اس کے سامنے بھوم دور کر دیتا ہے۔ خدا پران کی نظر مرکوز ہو جاتی ہے جو لوگ ان کی آگ میں مر جاتے ہیں انھیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جنھیں کامل گرو مل جاتا ہے ان کے تمام بکھیرے ختم ہو جاتے ہیں جو کچھ نظر آ رہا ہے وہ فانی گرو سے یہ شور حاصل کر کے وہ خدا کی حمد و ثنا کرتے ہیں ناپھندوں میں اور وہ ایسی لاکھ جرنوں میں بھٹکاتی ہے۔ نانک۔ خدا کی پرستش سے سکھ مٹا ہے

(۲۴-۲۲۶)

ہوئے کری تاں تو ناہی تو ہو دے ہونا نہیں ॥  
 بوجھو گیانی بوجھا ایہہ اکھہ کھٹا من مانیہ ॥  
 بن گرت ناں پائیے اکھ دے من مانیہ ॥  
 ست گرے تاں جانیے جاں بہد دے من مانیہ ॥  
 آو گیا بھرم بھو گیا، جنم مرن دکھ جاہ ॥  
 گرم ت اکھ لکھا بجیے اودم مت تزاہ ॥  
 ناک سو منہ چپ چاپو تر بھون تے ماہ ॥ ۳ ॥

دارمارو، اسلوک اپوری ۱۹

## نظریہ، اعمال

دوسے دوس ناں دیو کے دوس کرا آپنیاں ۱۱  
 جو میں کیا سویں پایا دوس ناں دتکے اور جہاں ۱۱ ۲ ۱۱  
 دعتے دعتہ کلا جن چھوڑی صرچچی جن رنگ کیا ۱۱  
 تس دا بیا سبھ ناں بیا کرمی کسی حکم پیا ۱۱ ۲۲ ۱۱

## آسا پی ٹی

نامک جی اپائے کے لکھ نارسے دھرم بہایا ॥  
 اُتھے سمجھو ہیج نمڑے چن دکھ کٹھے جمایا ॥  
 تھناؤ نال پائن کوٹہ بار منہ کائے دوکھ چایا ॥  
 تیرے نائے رتے سو جن گے ہار گئے کسی ٹھکن والیا ॥  
 لکھنا دے دھرم بہایا ॥  
 آپنی نے بھوگ بھوگ کے ہو دے بھسڑ بھسڑ سدھایا ॥  
 وڈا ہرا دنی دار گل سنگل گھت چلایا ॥  
 اگے کرنی کیرت واچے بہہ بیکھا کر سمجھایا ॥  
 تھناؤ نہ ہودی پاودی ای بُن سینے کیا رویا ۥ  
 من اندے جم گزایا ॥ ۳ ॥  
 پڑھیا ہو دے گنہ گارتا اوئی سادھ نہ ماریے ॥  
 جیہا گھائے گھانسا تیوسے ہوناؤ پھاریے ॥  
 ایسی کل نہ کھیدے جت درگ لگیں ہاریے ॥  
 پڑھیا اتے او میا وچار اگے دھاریے ۥ  
 مڑہ چلے سوا گے ماریے ॥ ۴ ॥

فار آسا، پڑی ۲، ۳ اور ۱۲



جب تک "میں ہوں" کا خیال قائم ہے اس وقت تک تجھے ہستی کا علم نہیں ہوتا  
جب تجھے ہستی کا علم ہو جاتا ہے تو انا ختم ہو جاتی ہے۔ اے عالم اس ناقابل بیان معرکہ کا حل اپنے دل میں تلاش کرو  
زنکار سب میں موجود ہے لیکن گرد کے بغیر اس سچائی کا علم دشوار ہے  
کامل گرد مل جائے اور اس کا پیغام من میں سما جائے تو اس کا ادراک ہوتا ہے  
جب انا ختم ہو جاتی ہے تو سارے دہم اور خوف دور ہو جاتے ہیں۔ پیدائش اور موت کے دکھ مٹ جاتے ہیں۔  
گرد کی تعلیم سے غیب بھی ظہور میں آ جاتا ہے۔ یہ اعلیٰ تعلیم ہی کنارے پر جا لگاتی ہے  
نامک یہ چاہ چاہ کریں اسی کا جزدہوں۔ وہ میرے باطن میں ہے پھر تینوں لوگوں اور تمام کائنات میں اسی کا جلوہ نظر آتا ہے

(۹۲ - ۱۰۹۲)

حرف "د" سے دوش مراد ہے جو دم دوسروں پر لگاتے ہیں جو نا واجب ہے  
یہ تو ہمارے اپنے ہی اعمال کا قصور ہے  
جو کچھ میں نے کیا مجھے اس کا صلہ مل رہا ہے  
جس مذلے نے اپنی قوت سے دھرتی سمجھال رکھی ہے اور جس نے ہر چیز کو رنگ بخشا ہے  
وہ اعمال کے مطابق جو "حکم" دیتا ہے وہی سب کو ملتا ہے

(۴۶۳)

اس زنکار نے انسان پیدا کر کے نادر اعمال لکھنے کے لیے دھرم قائم کیا  
اس کی درگاہ میں سچائی کی کسوٹی پر ہی ہر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ گنہگار چن چن کر انگ کر دیے جاتے ہیں  
وہاں مکار اور ریاکاروں کی رسائی نہیں۔ ایسے روسیہاہ دوزخ میں جاتے ہیں  
جو تیرے نام سے پیار کرتے ہیں فتح ان کی ہی ہوتی ہے۔ جو ٹھگ تھے وہ ہار گئے  
سب انسانوں کا نادر اعمال لکھنے کے لیے خدا نے مذہب قائم کیا  
اپنے اعمال کا شر پارک جسم مٹی ہو گیا، روح پرواز کر گئی  
جب دنیا دار مر گیا تو اسے پابہ زنجیر لے جایا گیا  
آگے جا کر تو اچھے اعمال کی توصیف ہوتی ہے۔ اسے بٹھا کر اس کے اعمال کا حساب دے دیا گیا  
اب جو اس کی ماریٹ جوہر ہے اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں مگر اب اس کی فریاد کون سنے  
اندھے من نے اپنی زندگی بیکار گزار دی  
پڑھا لکھا گنہگار ہو تو اس کے عوم میں ان پڑھ نیک کو سزا نہیں ملتی  
انسان کا جیسا عمل ہوتا ہے ویسے ہی اس کی شہرت اور بدنامی ہوتی ہے  
زندگی کا کیل اس طرح کیل کر اس کے دربار میں ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے  
پڑھے لکھے اور ان پڑھ لوگوں کے تعصبات پر آگے غور کیا جاتا ہے  
جو لوگ اپنی مرضی پر چلتے ہیں انھیں آگے جا کر سزا ملتی ہے

(۴۶۹ - ۷۰)

## خدا کی عبادت اعمال کے جال کا دکھ دور کر دیتی ہے

۲۶  
 کرنی کا گدہ من سوانی بڑا بھلا دو ہی لیکھ پیے ॥  
 جو جو کرت چلائے تو چلے تو گننا ہی انت میرے ॥ ۱ ॥  
 چت چیتس کی نہیں یاد رہا - ہر سرت تیرے گن گلیا ॥ ۱ ॥ رہاؤ  
 جالی بن جال دن ہوا جیتی گھڑی پھا ہی تیتی ॥  
 رس رس چوگ چلے بنت چلے چوٹس موٹے کون گنی ॥ ۲ ॥  
 کاٹیا آرن من دیا بواہنخ گن بت لاگ رہی ॥  
 کسے پاپ پڑے نس او پر من جلیا سنی چت بھی ॥ ۳ ॥  
 بھیا منور کنھن پھر ہو دے بے گڑے تیتھا ॥  
 ایک نام امرت او دیوے تاؤ نامک ترس نس دیہا ॥ ۴ ॥ ۳ ॥

مارو

## آواگون

۲۷  
 گھر در پھر تنہا کی بہترے ۛ جات اسنکھ انت نہیں میرے ॥  
 کیئے مات پناست دھیا ۛ کیئے گر چیلے پن ہو وا ॥  
 کاچے گڑے کت نہ ہوا ॥  
 کیتی نادر ایک سال ۛ گرکھ مرن جوں پر بھ نال ॥  
 وہ دس ڈھونڈ گھرے تہ پایا ۛ میل بیاست گرد ملایا ॥ ۲۱ ॥  
 رام کلی دکنی، اونکار پوڑی ۲۱

۳۸  
 جڑو جڑو چڑے دھڑو جڑے ۛ جو جو موئے موئے جوے ॥  
 کیتیا کے باپ کیتیا کے بیٹے کیتے گر چیلے ہوئے ॥  
 آگے پاچھے گنت ذ آفے کیا جاتی کیا بن ہو دے ॥  
 سبھ کرناں کرت کر لکھے کر کر تارے کے ॥  
 من کھ رہے گرکھ کرے نامک ندری ندر کرے ॥ ۲ ॥

دارسا رنگ، سلوک ۲ پوڑی ۳

من کا غذ ہے اور ہمارے اعمال روشنائی ہیں جس سے اس پر بھلے اور بُرے مضامین لکھے جاتے ہیں ہم جو اعمال کرتے ہیں ان سے پیدا ہونے والے رجحانات ہیں جو دھڑکیلتے ہیں ہم اور مری چل پڑتے ہیں اے نیکار تیرے اوصاف کی کوئی انتہا نہیں

اے بادِ سے من تو خدا کا نام کیوں نہیں بتاتا۔ اے بھول جانے سے ہی تیری تمام خوبیوں کا خاتمہ ہو چکا ہے دن ایک جال ہے اور رات ایک جالی۔ تمام ساعتیں پھندے ہیں تو خوشش ہے کہ رام کے نیچے نیچے ہوئے دانے چلتا ہے اور اس جال میں مزید پھنستا چلا جاتا ہے۔ اے نورِ خدا انسان۔ نہ جانے کن اوصاف کی وجہ سے تجھے رہائی ملے گی

جسم تو ایک بھٹی ہے جسے پانچ انگلیاں تپا رہی ہیں  
لوہے کی طرح اس آگ میں دل تپ رہا ہے

ادھر سے گناہوں کے کوئٹے پڑ رہے ہیں۔ من جل بھن رہا ہے  
اور اے غم کے زنجیروں سے جکڑ رکھا ہے۔ من کا لوہا خاکستر ہو چکا ہے لیکن یہ پھر بھی کندہ کی طرح دمک سکتا ہے  
بشرطیکہ اسے ایسا گرد مل جائے جس کے منہ میں خدا کے نام کا آبِ حیات ڈال دے۔ تبھی یہ جہانی آگ بجھ کر پُرسکون ہوگی۔

(۹۹۰)

میں بہت سے گھروں (نسلی امتیاز) کے دروازوں سے لوٹ آئی ہوں۔ میرے ان گنت جنموں کی کوئی انتہا نہیں  
کہتے ہی میرے ماں باپ بنے اور کہتے ہی بیٹے بیٹیاں۔ کہتے ہی گروؤں کی چیلی بنی  
لیکن ناپختہ گروؤں سے مجھے نجات نہ ملی۔ گر کچھ لوگ اپنا مرنا جینا سب خدا کو سونپ دیتے ہیں  
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ٹھک گئی لیکن وہ ملا تو اپنے ہی اندر ملا  
جب پیچھے گرو سے مل ہوا تو اس نے خدا سے ملا دیا۔

(۹۳۲)

یہ روح کئی اجسام سے وابستہ ہو کر الگ ہوئی اور الگ ہو کر سننے اجسام سے وابستہ ہوئی  
پیدا ہو کر کئی بار مرے۔ مر مر کر پھر پیدا ہوئے

بہت سے لوگوں کے باپ بنے اور بہت سوں کے بیٹے۔ کئی گوروؤں کے چیلے بنے

جن ذاتوں میں پہلے ہم پیدا ہوئے یعنی جن میں اب ہیں اور جن میں پہلے تھے ان کا کوئی اور پھر نہیں ہے

جو کچھ ہم اب کر رہے ہیں اور پہلے کر چکے ہیں وہ ہمارا نوشتہ تقدیر ہے اور خالق میں بار بار یہاں بھیج رہا ہے

دل کے کپے پر چلنا موت سے ہم کنار ہونا ہے۔ جب خدا کا کرم ہوتا ہے تب گرو کے رو برو ہو کر ہم پار جاتا ہے جس میں اور آدا گن کا چکر ختم ہو جاتا ہے

(۱۲۳۸)



# مکتی اور رحمت

کری آوے کپڑا۔ ندری موکھ دوارا  
جپ پڑی ۴

لے اعمال کی وجہ سے جم ہتا ہے لیکن مکتی کا دوازہ خدا کے رحم و کرم سے کھلتا ہے

ادھیاتم کرم کرے تا سا چا \* مکت بھید کیا جانے کا چا ۱ ۱ ۱  
 ایسا جوگی جگت بچارے \* پنج مد سا چ اڑ دھارے ۱ ۱ ۱ رہاؤ  
 جس کے انتر سا چ و ساوے \* جوگ جگت کی قیمت پاوے ۲ ۲ ۲  
 روسن ایکو عروہ اڈیا نے \* کرنی کیرست کرم سامنے ۳ ۳ ۳  
 ایک سداک بھکیا مانگے \* گیان دھیان جگت پرچ مانگے ۴ ۴ ۴  
 بھے رچ رہے نہ باہر جانے \* قیمت کون رہے لولائے ۵ ۵ ۵  
 آپے پیلے بھرم چکائے \* گر پر ساد پریم پد پائے ۶ ۶ ۶  
 گر کی سیدا سدا دھار \* ہوئے ماسے کرنی سار ۷ ۷ ۷  
 جب تپ پنم پاٹھ پڑان \* کہو نانک اپریم پر مان ۸ ۸ ۸  
 گویا اسٹ پدیا ۹ ۹ ۹

لیکھ اسنکھ لکھ لکھ مان \* من مانے پنج سرت وکھان ۱ ۱ ۱  
 کتنی بدنی پڑھ پڑھ بھار \* لیکھ اسنکھ لیکھ اپار ۱ ۱ ۱ رہاؤ  
 ایسا ساچا تو ایکو جان \* جن رنا حکم پہچان ۱ ۱ ۱  
 مایا موہ بادھا جم کال \* بادھا چھوٹے نام سنبھال ۲ ۲ ۲  
 گڑسکھ دانا اور نہ بھال \* بلت پلت نہہ ہی جڑھنال ۲ ۲ ۲  
 سدا دے تان ایک لولائے \* اچر چرے تو بھرم چکائے ۳ ۳ ۳  
 جیون مکت من نام بدلے \* گر لکھ ہوئے تو پنج سائے ۳ ۳ ۳  
 جن دھر ساجی لگن اکاس \* جن سب تھاپی تھاپ اتھاپ ۴ ۴ ۴  
 سرب نرنتر آپے آپ \* کسے نہ پوچھے یکے آپ ۴ ۴ ۴  
 آسا اسٹ پدی ۵ ۵ ۵

ناپختہ ریاضت کرنے والے کو نجات کا بھید کس طرح مل سکتا ہے۔ سچ تو اسے اس وقت ملے گا جب وہ روحانی اعمال کرے گا وہ جوگی جو پانچ عیوب کا خاتمہ کرنے کے بعد اپنے دل میں صداقت بسائے گا وہی جوگ کے طریقے سمجھ پائے گا جس کے اندر سچا خدا جاگزیں ہو گا وہی اس جوگ کی قدر و قیمت جان سکے گا گہرا اور بیا بان اس کے لیے ایک جیسے ہر جائیں گے۔ دن رات بھی یکساں ہو جائیں گے وہ نیک اعمال کی طوٹ رجوع کرتا رہے گا اور خدا کے نام کی پرستش کرنے کے لیے وہ خدا کے نام کی ہی بھیک مانگے گا اس کا تمام ادراک و شعور اور اس کے طہ و اطوار صداقت کو مزید فروزان کرنے میں مصروف رہیں گے وہ خدا کے خوف میں گا زن رہ کر اپنے دل کو اس کے خوف سے بے نیاز نہیں بنائے گا۔ اس کی قدر و قیمت کون جان سکتا ہے جو ہر وقت خدا سے ٹوٹ گئے رہتا ہے خدا اس کے تہات خود دور کر کے اسے اپنے سینے سے لگائے گا۔ گروہ کے لطف و کرم سے اسے بند رہنے لگے گا۔ شہد پر نور و فکر گرو کی سیوا ہے۔ سب سے اعلیٰ عمل ہے انا کو ختم کرنا۔ خدا پر یقین میں ہی جپ تپ اور وصال مضمر ہوتا ہے

(۲۲۳)

سکینوں کا کوئی شمار نہیں۔ مصنفین وہ کتا ہیں لکھ کر ان پر فخر بھی کرتے ہیں لیکن اگر دل خدا سے جا ملے تو پھر عقل و خرد کو صداقت کا علم ہوتا ہے صرف لفظی بحث میں پڑ کر دل پر بوجھ پڑتا ہے۔ تصانیف تو بے شمار ہیں لیکن لامتناہی خط ضبط تحریر میں نہیں آسکتا تو جان لے کر ایسی کچھ ہستی صرف ایک ہے۔ پیدا ہونا یا مرجانا سب اس کا حکم ہے گروہی سکھ عطا کرتا ہے کسی اور کو مت ڈھونڈ۔ خدا اس جہاں میں اور دوسرے جہاں میں تیرا ساتھ دے گا شہد سے انا کا خاتمہ کرو۔ جب من کو سکون نصیب ہوتا ہے تو مارے بھرم دور ہو جاتے ہیں دل میں اس کے نام کو جگہ دینے سے اسی زندگی میں نجات مل جاتی ہے۔ جب گرو کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو دل میں صداقت سما جاتی ہے جس نے زمین آسمان اور ستاروں کی دنیا آلاستہ کی ہے اور جو تخلیق کرنے کے بعد تخلیق کو تباہ کر دیتا ہے جو خود ہستی کے روپ میں اگر سب میں موجود ہے وہ کسی سے پوچھے بغیر نہیں بخش دیتا ہے یعنی اس کی درگاہ میں کسی کی سفارش نہیں چلتی

(۳۱۲)

جھوٹے کاؤ ناہی پت ناؤ ۛ کھوٹاں سوچا کالا کاؤ ۛ  
 پنجر پنکھی بندھیا کوئے ۛ چھیری بھرنے مکت نہ ہوئے ۛ  
 سوچوئے جاختم چھڑائے ۛ گرمیت یلے بھگت درٹھائے ۛ ۛ ۛ

بلادل تھتی

پستی ست منتو کہ سریر ۛ سات سمند بھرنے نزل نیر ۛ  
 مین سبیل پر رے دچار ۛ گر کے سبداوے سب پار ۛ  
 من ساچا مکھ ساچو بھائے ۛ پرچ نساے ٹھاک نہ پائے ۛ ۛ ۛ

بلادل تھتی

جوت سبایڑیے تریمون ساے رام ۛ گھٹ گھٹ روپیا لکھ پاپے رام ۛ  
 لکھ اپار اپار ساچا آپ مار ملائیے  
 ہمے متا لو بھو جالو سبیل چکا ئیے ۛ  
 درجائے درسن کری بھلے تانان ہاریا ۛ  
 ہرنام ارت چاکھ ترپتی نانک اڑدھاریا ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

بلادل چنت دکھتی

سجینی گھٹی سوڑے سرین گھٹ نہ کوئے ۛ  
 نانک تے سہاگنی جاناں گرگھ پرگٹ ہوئے ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

سلوک دلان توں ودھیک

اکھیں پرنے جے پھراں دیکھاں سب آکار ۛ  
 پنچھاں گیلانی پنڈتاں ۛ پنچھاں بید دچار ۛ  
 پنچھاں دیواں انسان جودھ کرے اوتار ۛ  
 سدھ سادھی سب سنی بلے دیکھاں دربار ۛ  
 اگے سچا پچ نائے زبھو بے دن سار ۛ  
 ہور کچی متی کچ پچ اندھیا اندھ دچار ۛ  
 نانک کری بندگی نذر لگھائے بار ۛ

وار سارنگ سلوک ۲ پوڑی ۛ



جھوٹا انسان خدا پر یقین نہیں لاتا۔ کالا کوتاہی ہمیشہ غلیظ رہتا ہے  
 پرندہ بجنے میں قید ہے۔ سلاخوں کے بیج کی جگہ میں پھڑپھڑاتا رہتا ہے مگر بجنے سے نکلی نہیں پاتا  
 چھوٹا صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب مالک ہی بجنے کی کھڑکی کھول کر اسے آزاد کر دے۔ گرو کی تعلیم ہی خدا سے ملائی ہے اور وہ خدا کی  
 پرستش ثابت قدمی سے کرنے لگے گا

(۸۳۹)

جب انسان صداقت اور تنازع کا پتلا بن جاتا ہے اور اس کے ساقوں سمندر (پانچ گیان اندریاں من اور عقل) نرل پانی سے بھرے ہوئے ہیں  
 اس کا نیک عمل اس کا اشنان ہو (خصل)، اور اس کے دل و داغ میں صرف صداقت ہو۔ ایسی صورت میں ہی گرو کے شبد سے اس پر سب راز واضح ہو  
 جائیں گے۔

جب اس کے دل میں خدا کا نور بھرجاتا ہے اور زبان سے سچے الفاظ نکلنے لگتے ہیں اور صداقت کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے پھر اس کی راہ کی رکاوٹ دور ہو جائے گی  
 (۸۳۹)

لامحدود اور ضبط تحریر میں نہ آنے والا خدا ہر جسم میں موجود ہے  
 اس کا نور تینوں لوگوں میں سما رہا ہے۔ وہ ضبط تحریر میں نہیں آتا۔ پہلے سے بھی پرے ہے  
 وہ سچا خدا ہے اس سے وصال خودی کو نیست و نابود کرنے سے ممکن ہے  
 انا، میری میری کا خیال اور لوبہ، ان سب کو پھونک دو اور گرو کے شبد سے سلا میل صاف کرو  
 اے نجات دہندہ۔ مجھے اپنی رحمت سے کنارے پر لگنا کہ میں تیرے دہرے بیج کر تیرے نیاز حاصل کروں  
 اے نانک میں نے اس کا نام اپنے دل میں بسا کر امن و سکون حاصل کر لیا ہے

(۸۴۳)

تمام اجسام میں خدا موجود ہے اس کے بغیر کوئی جسم نہیں  
 اے نانک وہ رومیوں خوش نصیب ہیں جن میں گرو کی تعلیم سے وہ جلوہ افروز ہو جاتا ہے

(۱۴۱۲)

اگر میں اس کی ساری کائنات آنکھوں کے بل چل کر دیکھ لوں  
 گیانین اور پنڈتوں سے پوچھ پوچھ کر ویدوں کے تصورات سن لوں  
 فرشتوں اور انسانوں سے بھی پوچھوں جو سوراؤں کو اذیت دانتے ہیں  
 سدھوں کی سادھی کے تجربات سن لوں، پھر پرانا تاکا دربار دیکھوں  
 اس وقت پتہ چلتا ہے کہ صرف وہی سچا ہے جس نے سچے نام کو اپنا لیا ہے  
 بے خوف خدا کا نام جپنے سے خوف دور ہو رہا ہے  
 جو اندھے ہیں انھوں نے پرانا تاکا نہیں دیکھا اس لیے وہ اندھے ہیں۔ ان کے خیالات بھی اندھے ہیں اور تعلیم بھی پختہ نہیں ہے  
 اے نانک نیک اعمال، خدا کی پرستش اور اس کی رحمت ہی ہمار لگاتی ہے

(۱۴۴۱ - ۴۲)



دوسرا باب

## مقصدِ حیات

جنی نام دیا گیا گئے مسقت گہل  
نانک نے کہہ اے کیتن پمئی نال ۱۱  
جب، انطا سلوک

۱۔ جن لوگوں نے خدا سے لڑگائی اور جنہوں نے اپنے فرض کو مشقت اور  
منت سے ادا کیا وہی خدا کی درگاہ میں سرخرو ہوئے اور جو لوگ ان کے نقش قدم پر چلے ان کو بھی مکتی مل گئی

## سب انسانوں کے لیے نجات کا ایک ہی راستہ ہے

۴۶

- درس کی پیاس جس نہ ہوئے \* ایک ت راچے پر ہر دوئے ۱۱  
دور درد متھ اترت کھائے \* گڑ مکھ بوجھے ایک سائے ۱۱  
تیرے درس کو کیتی بل لائے \*  
برلا کو جنس گڑ سبب ملائے ۱۱ راؤ  
بید دکھان کہے اک کہیے \* او بے انت انت کن یلیے  
ایکو کرتا جن جگ کیا \* باجھ کلا گھر گلن دھریا ۱۱ ۲  
ایکو گیان دھیان دھن بانی \* ایک زالم اکتھ کہانی  
ایکو سبب سچا نان \* پورے گرتے جانے جان ۱۱ ۳  
ایک دھرم درڑے پچ کوئی \* گرمیت پورا جگ جگ سوئی  
ان حد ملاتا اک روتار \* او گڑ مکھ پاوے اکھ اپار ۱۱ ۴  
ایکو تخت ایکو پادسا \* سربنی تھائی بے پروا  
تس کا کیا تر بھون سار \* ادا گم اگر چر اک اونکار ۱۱ ۵  
ایکا مورت ساچا ناؤ \* تنھے نبڑے ساچا ناؤ  
ساچی کرنی پت پردان \* ساچی در گم پاوے مان ۱۱ ۶  
ایکا بھگت ایکو ہے بھاؤ \* بن بے بھگتی آؤ جاؤ  
گرتے سمجھ رہے یہاں \* ہر رس راتا جن پردان ۱۱ ۷  
ات ات دیکھو سبھے راؤ \* تھ بن ٹھاکر کے ناں بھاؤ  
نانک ہوئے سبب جلا یا \* ست گر ساچا درس دکھایا ۱۱ ۸ ۱۱ ۳  
بہنت اسٹ پدیا

۴۷

- بد فعلی، غالباً: ختم نہ جانے \* سو کیئے دیوان آپ نہ پچھانے  
کھہ بڑی سنسار داوے کہیے \* دن ناوے ویکار بھرے پچھے  
راہ دوڑے اک جلنے سوئی ج سی \* کوزگو کھڑانے پیا دھو سی  
سب دنیا سمان سچ سائیے \* سبھے در دیوان آپ گوا لیے ۱۱ ۹  
ولز ماجھ، پوڑی ۹

جو انسان خدا کے دیدار کے لیے بے قرار رہتا ہے وہ دونی چھوڑ دے اور ایک سے محبت کرے  
جب وہ زبان سے خدا کے نام کا ورد کرنے کے بعد آبِ حیات پیے گا اس کے دکھ درد دور ہو جائیں گے  
وہ گرد کی بدولت شعور و اُپھی حاصل کر کے خدا میں جذب ہو جائے گا

تیرے دیدار کے لیے بہت سے لوگ تڑپ رہے ہیں

لیکن کسی ایک کو ہی پہچان ہوتی ہے کہ گرد کے مشبد کے ذریعہ ہی خدا ملتا ہے

جس ایک واحد خدا کا ذکر دیکھتے ہیں اسی کا نام لینا چاہیے وہ لامحدود ہے اور کوئی اس کی انتہا نہیں پاسکا  
خالق صرف ایک ہے جس نے اس دنیا کی تخلیق کی، دھرتی کے اوپر بغیر کسی مہارے کے آسمان معلق کیا  
گر بانی کا ترنم صرف اس واحد خدا کا ادا رک ہے۔ اس کو کسی کا آسرا نہیں۔ اس کی کہانی بیان نہیں کی جاسکتی۔

کامل گرد کی بدولت اس کا عرفان حاصل کر گرد کا مشبد ہی اس کا صحیح پتہ دیتا ہے

سب کے لیے دھرم صرف ایک ہے — صداقت کو فروغ دینا — جو گرد کی اس تعلیم پر چلتا ہے وہ ہر زمانہ میں اُکلیت حاصل کرتا ہے  
جو پائیدار تعلیم میں منہمک ہو جاتا ہے وہی گرد کچھ خدا کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ تخت بھی ایک اور بادشاہ بھی ایک  
وہ ہم جانی ہوتے ہوئے بھی بے پروا ہے۔

یہ تینوں لوگ اس خدائے برزئے تخلیق کیے ہیں جو واحد ہے۔ اٹھا ہے۔ اور جو بے لمس ہے۔

سہی نام ہی خدا کی ایک صورت ہے۔ اس کی درگاہ میں صبح انصاف ہوتا ہے

نیک اعمال اور اعتقاد ہی وہاں قبول کیے جاتے ہیں ان کی بدولت ہی اس کی درگاہ میں عزت ملتی ہے

اس کی یہی بھگتی اور یہی پریم ہے اس کے خوف کے بغیر انسان اداگون کے چکر میں بھٹکتا ہے

جو گرد سے بات سمجھ کر اس دنیا میں مہمان کی طرح رہتا ہے اور خدا کی محبت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے اسی کی خدا تک رسائی ہوگی

تجھے ہر جگہ موجود پا کر میں تجھ سے محبت کرتا ہوں

اے مالک میں تیرے سوا کسی سے محبت نہیں کرتا۔

(۸۹ - ۱۱۸۸)

اے ناک جن لوگوں نے مشبد کے ذریعہ سے انا کو ختم کر دیا ہے ان کو گرد نے خدا کے دیدار کرا دیے۔ جو لوگ چھپ کر گناہ کرتے ہیں وہ مالک  
کو نہیں جانتے۔ وہ پاگل کہلاتا ہے جسے اپنے آپ کی پہچان نہ ہو

دنیا میں جھگڑا اور بحث و مباحثہ کرنا بڑی بات ہے اس سے تباہی آتی ہے۔ خدا کے نام کے بغیر زندگی بیکار ہے انسان تو ہمت میں غرق رہتا ہے

ساتے دو ہیں (نیکی اور بدی) لیکن جو ایک خدائے آگاہ ہے وہ کامیاب ہوگا جو خدا سے منکر ہے وہ اپنے کو میں جلتے گا

جب انسان صداقت میں جذب ہو جاتا ہے تو تمام دنیا اس کی تشریف کرتی ہے۔ خوری کو چھوڑ دینے سے خدا کے حضور کامیابی نصیب  
ہوتی ہے۔

(۱۴۲)

سو برہن جو بندے برہم : جب تپ سنجم کما دے کرم ॥  
 سیل سنت کھ کا رکھے دھرم : بندھن توڑے ہووے مکت  
 سوئی برہن پوجن جگت ॥ ۱۶ ॥

اسوک واراں توں ودھیک

کھتری سوکراں کا سور : پن دان واکرے سریر ॥  
 کمیت پچھانے بیج دان : سوکھتری درگہ پروان ॥  
 بھ لوبھ جے کوڑ کائے : اپنا کیتا آپے پاوے ॥ ۱۳ ॥  
 اسوک واراں توں ودھیک

کایا کا گد من پروان : سر کے بیکھ نہ پڑھے ایان ॥  
 درگ گھڑی یاہ تینے لیکھ : کھوٹا کام نہ آوے دیکھ ॥  
 نانک جے وچ روپا ہونے : کھرا کھرا آکے سب کوئے ॥ ۱ ॥ رہاؤ  
 قادی کوڑ بول مل کھائے : برہن ناوے جیا گھائے ॥  
 جوگی جگت نہ جانے اندھ : تینے او جاڑے کا بندھ ॥ ۲ ॥  
 سو جوگی جو جگت پچھانے : گر پر سادی ایگو جانے ॥  
 تاجی سو جو الٹی کرے : گر پر سادی جیوت دے ॥  
 سو برہن جو برہم دچائے : آپ نرے سنگے کھل تارے ॥ ۳ ॥  
 دانس وند سوئی دل دھوے : مسلمان سوئی مل کھوے ॥  
 پڑھیا بوجھے سو پروان : جس سر درگ کا نیسان ॥ ۴ ॥ ۱۵ ۱۷  
 دھناری

## نام انسان ایک جیسے ہیں

سب کو اوچا آکھے پنج نہ دیسے کوئے ॥  
 اک نہ بھانڈے سب جیسے اک چانن تپہ لوئے ॥  
 کرم ملے پنج پائیئے دھر جس نہ پیئے کوئے ॥ ۶ ॥ ۱۴ ۱  
 سری راگ اسٹ پدیا

برہمن وہی ہے جو برہم (خلد) کو جانتا ہے اور چپ تپ ریاضت اور دوسرے اعمال بھی اسی لیے کرتا ہے وہ قناعت اور نیک بھاؤ اختیار کرتا ہے جو دھرموں کے سامنے بندھن توڑ کر سرخرو ہو جاتا ہے وہ برہمن لائق ستائش ہے

(۱۴۱)

کشتری وہی ہے جو دلیری سے کام لیتا ہے۔ وہ سخاوت کا پتلا ہوتا ہے جو کشتری مستحق آدمی کو دان دیتا ہے وہ خدا کی درگاہ میں مقبول ہے اور جو لوہجہ اور لالچ میں گناہ کرتا ہے وہ اپنے اعمال کا پھل پاتا ہے

(۱۴۱)

ہمارے جسمانی اعمال ہمارے صفوں دل پر ایک پروانہ لکھ دیتے ہیں۔ ۱۔ حق ماننے پر لکھی ہوئی تحریر نہیں سمجھتا یہ تحریریں اس کی درگاہ میں لکھی جاتی ہیں۔ کھوٹا سکھ کام نہیں آتا اے نانک بسکے تیں چاندی ہو تو اسے سب کھراکتے ہیں

قاضی جھوٹ بھول کر حرام خون کرتے ہیں اور برہمن چاندروں کو مار کر نہادھو کر اپنے کو پاکیزہ سمجھتے ہیں اندھے جی جگ کے نظام سے نادانف ہیں۔ یہ تینوں سماج کو بیا بان میں لے جا رہے ہیں

جی وہ ہے جو ٹھیک اصولوں سے واقف ہو۔ گرو کے لطف و کرم سے وہ واحد خدا کا ادراک حاصل کرے حقیقی قاضی وہ ہے جو دنیا پر اپنی توجہ مرکوز نہ کرے۔ پیرو مرشد کے لطف و کرم سے جیتے جی خودی کو مار ڈالے

برہمن وہ ہے جو بھگوان کی طرف رجوع کرے۔ وہ خود بھی نجات حاصل کرے گا اور کئی نسلوں کو بھی نجات دلوائے گا وہ دانشور ہے جو اپنے دل کا میل دھو دے۔ مسلمان وہی ہے جو اپنے دل پر سے میل اتار دے

اس کو تعلیم یا نہ ہی کہا جائے گا جو پڑھی ہوئی بات کو سمجھے اور جس کی پیشانی پر خدا کی بارگاہ میں رسائی حاصل کرنے کی اجازت کا نقش ہو

(۶۶۲)

سمجھی کو سرفراز ماننا چاہیے۔ مجھے کوئی پنج لفظ نہیں آتا واحد خدا نے تمام اجسام تخلیق کیے ہیں۔ تمام دنیا میں صرف ایک ہی نور پھیلا ہوا ہے۔ یہ صداقت اس کی رحمت سے ملتی ہے اس کے کرم کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔

(۶۲)

۵۲  
 پھکڑ جاتی ، پھکڑ ناؤ ۛ سمہ ناں جیا ایکا چھاؤ ۛ  
 آپوہ جے کو بھلا کھائے ۛ نانک تا پر جا پے جا پت لیکھے پائے ۛ ۛ ۛ  
 وار سری راگ سلوک ۛ پڑی ۛ ۛ

۵۳  
 جاتی دے کی ہتھ پنج پر کیے ۛ موہرا ہو دے ہتھ دیے چکیے ۛ  
 بچے کی سرکار جگ جگ جانے ۛ حکم لے سردار در دیوانے ۛ  
 فرمائی ہے کار ختم پٹھیا ۛ مبل باز بیچار سب سناٹیا ۛ  
 اک ہوئے اسوار اک ناں ساکتی ۛ اک فی بدھے بھاراک ناں طاقتی ۛ ۛ ۛ  
 وار ماجھ، پڑی ۛ ۛ ۛ

## خدا تک رسائی کا صحیح راستہ

۵۴  
 خدا سنتو کہ سرم پت جنولی دھیان کی کرے بھھوت ۛ  
 کمن تھا کال کواری کا یا جگت ڈنڈا پر تیت ۛ  
 آئی پتھی سگل جاتی من جیتے جگ جیت ۛ  
 آویس تے آویس ۛ  
 آد، اینل، اند، اناہت، جگ جگ ایکو دیس ۛ ۛ ۛ ۛ  
 چپ پڑی ۛ ۛ ۛ

۵۵  
 مرنے کی چٹا نہیں ، جیون کی نہیں آس ۛ  
 تو مرب جیا پرت پالہی لیکھے ساس گراس ۛ  
 انتر گرکھ تو دے جو بھادے تیو ز جاس ۛ  
 جی رے رام چیت من مان ۛ  
 انتر لاگی جل بھی پایا گر مکھ گیان ۛ ۛ ۛ  
 انتر دی گت جانے گر یلے سنگ اتار ۛ  
 مویا جت گھر جائے بت جو دیا درار ۛ  
 ان حد سب سہا دے پائے گر دھار ۛ ۛ ۛ



ذات پات بے سخی ہے۔ دنیا میں شہرت و عظمت فضول ہے۔ تمام انسان اسی خدا کے سائے میں  
اگر کوئی اپنے آپ کو نیک کہلاتا ہے تو اس کا پتہ اس وقت چلے گا جب اسے خدا کی درگاہ میں عزت ملے گی

(۸۲)

ذات پات کے چکر میں کیا دھرا ہے۔ سچائی کی پرکھ ہونی چاہیے۔ جو بھی نہ ہر کھائے گا مرے گا  
خدا کا حکم ہر زمانہ میں چلتا ہے۔ اس کی درگاہ میں وہی سرفراز ہے جس نے حکم مانا ہے  
ڈھنڈور چمکنے پر شب و رات کو دیا کہ مالک نے مجھے کام کرنے کے لیے یہاں بھیجا ہے  
کئی تو اس راستے پر چلنے کے لیے تیار ہو چکے ہیں۔ کوئی ابھی گھوڑے پر کاٹھی باندھ رہا ہے، بہت سے لوگ سامان باندھ چکے ہیں، بہت سے  
لوگ دوڑنے لگے ہیں۔

(۱۲۲)

قناعت کے باغ بہنو، نعمت کا کشتورل ہاتھ میں پکڑ لو اور کندھے سے جھولا لٹکا لو۔ خدا کے تصور کی بھسرت رمالو  
یہ سوچتے ہوئے کہ جسم کی سنگینی موت سے ہو چکی ہے گدڑی بہن لو اور خدا پر یقین کا عصا تھام لو  
و آئی پتھ پتھ یہ ہے کہ سب کو اپنے جیسا سمجھو۔ دل پر فتح پانے سے ساری دنیا پر فتح نصیب ہوتی ہے  
اس کو سلام جو روز ازل سے موجود ہے۔ جو گنتی میں نہیں آتا۔ جس کا نہ آغاز ہے نہ انجام جو کبھی فنا نہیں ہوتا اور ہر زمانہ میں ایک جیسا رہتا ہے  
(۶)

تو تمام جان داروں کی دیکھ رکھ کرتا ہے۔ ہمیں جتنے سانس لینے ہیں اور جتنے فائے کھانے ہیں ان سب کا حساب ہے اس لیے ہمیں نہ موت کی  
فکر ہے نہ زندگی کو طول دینے کی خواہش ہے  
اگر تو گرو کی وساطت سے میرے اندر جاگزیں ہو جائے تو پھر جو چاہے فیصلہ کر  
اے میری جان۔ رام کا نام جپتے ہوئے اس میں غور ہو جا  
جب گرو سے تعلیم ملی تو حرص و ہوس کی آگ جو دل میں پک رہی تھی بجھ گئی  
جب گرو سے بے دھوک ٹو تو تمام باطنی حالت نمایاں ہو جاتی ہے  
جہنم میں جانے سے بچنے کے لیے تجھے اس گھر کو یہاں تباہ کر دینا ہو گا جس میں بکتر پیدا ہوتا ہے  
گرو کے شبہ سے لافانی تصورات پیدا ہوتے ہیں

یہ جو گیوں کا ایک فرقہ ہے جسے ایک عورت نے چلایا تھا۔



جب یہ لافانی یا غی مل جائے تو انا کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اپنے پیروں میں شکی خدمت کرتے ہیں ان پر سوا قرآن جاؤں جس کی زبان پر خدا کا نام ہے اسے اس کی درگاہ میں فضیلت ملے گی  
یہ جسم تین اوصاف کی بڑی میں پرویا ہوا ہے۔ جو انسان اس دنیا میں پیدا ہوا ہے وہ مرجائے گا  
جو من کہہ اس سے پھرتے ہوئے ہیں اور رنجیدہ ہیں ان کو اس کا وصال حاصل نہیں ہوگا  
یہ من جب دنیا سے منہ موڑ کر اپنے آپ میں بسنے لگتا ہے اور صداقت کی طرف رجوع کر کے خدا سے خوف کھائے گا تو علم و ادراک کا  
رسم چلے گا۔ اس کے بعد اسے کسی چیز کی بھوک نہیں رہے گی  
تاہم اس من کو مار کر خدا کا وصال حاصل کر۔ پھر تجھے کوئی دکھ نہیں ہوگا

( ۲۰-۲۱ )

۵۶

نیک اعمال کی زمین بنا۔ اس میں خدا کے نام کا بیج ڈال اور پھر صداقت سے اس کی سنبھالی کر  
اس طرح کا کسان بن کر خدا کے یقین کی پیداوار کر  
پھر اے نادان ! تجھے معلوم ہوگا کہ روزِ خ اور بہشت کیا ہے  
یہ نہ سمجھ کہ کوری باتوں سے کچھ حاصل ہوگا۔ تو نے دولت کے غرور اور حسن کی پرستش میں ہی عمر گزادی ہے  
آدی میں جو برائیاں ہوتی ہیں وہ کپڑے کے مترادف ہوتی ہیں۔ تیرا سینڈک جیسا دل اس میں پھنسا ہوا ہے۔ اس کی پڑ میں جو کنول کا پھول ہے تو اس سے بے خبر ہے  
بھونرے کی مانند گرو اس کنول کا پتہ دے رہا ہے  
جسے خدا عقل نہیں دیتا اُسے اس کنول کا ادراک نہیں ہوتا۔ کوری باتیں کہنا اور سننا ایسا ہے جیسے ہوا ادھر سے آئے اور ادھر چلی جائے  
اس وقت تک ایسا ہوتا رہے گا جب تک تو مایا سے پیار کرتا رہے گا  
جب تو کیسو ہو کر خدا کو اپنے دھیان میں لائے گا تب اُسے تیری بندگی پسند آئے گی۔ مالک کی نگاہ کرم تجھ پر ہوگی  
تو نے تیس روزے رکھے، روزانہ پانچ نازیں بھی ادا کیں لیکن یاد رکھ کہ مغزور و سرکش انسان ان کو نیست و نابود کر دے  
تاہم جی کہتے ہیں کہ اگر تجھے خدا کی راہ پر چلنا منظور ہے تو پھر تو مال و دولت کیوں جمع کر رہا ہے

( ۲۲-۲۳ )

۵۷

ہر انسان یکساں فہم و ذکا رکھتا ہے۔ خدا نے فہم و ادراک کے بغیر کسی کو پیدا نہیں کیا  
جس کی جیسی سمجھ ہوتی ہے وہ ویسے ہی راستے پر چل نکلتا ہے  
سب کے اعمال کا حساب ایک جیسا ہوتا ہے اور اسی کے مطابق ہر انسان پیدا ہوتا ہے اور مرجاتا ہے۔ اے انسان تو چالاکی اور عیاری  
کیوں کرتا ہے۔ خدا میں دین میں دیر نہیں کرتا۔  
اے خدا یہ تمام انسان تیرے بندے ہیں اور ان کا واحد آسرا تو ہے۔ اے مالک تو ان پر کیوں ناراض ہوتا ہے۔  
اگر تجھے ان پر غصہ آتا بھی ہے تو پھر بھی یہ تیرے ہیں اور تو ان کا ہے۔

۵۵

اسی بول وگاڑ وگاڑے بول ۛ تو ندی اندر تو یہ قول ॥  
 چہ کرنی تہم پوری مست ۛ کرنی باجے گنڈ گنڈ ۛ ۛ ۛ ۛ  
 ہرن دت نانک گیانی کیسا ہوئے ۛ آپ پچھانے بوجھے سوئے ॥  
 گر پر ساد کرے دیچار ۛ سو گیانی درگہ پروان ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ  
 سری راگ

۵۸

اچھل چھلائی نہ چھلے نہ گھاڑ کنا را کر سکے ॥  
 جو صاحب را کھے تہو رہے اس لو بھی کا جو ٹل پلے ۛ ۛ ۛ ۛ  
 بن تیل دیوا کیو جٹے ۛ ۛ ۛ ۛ رہاؤ  
 بولتی پزان کما ئے ۛ بھوئی ات تن پائیے ۛ  
 سج بوجھن آن جلائیے ۛ ۛ ۛ ۛ  
 ایہ تیل دیوا کیو جٹے ۛ کر چان صاحب تاوٹے ۛ ۛ ۛ ۛ رہاؤ  
 ات تن لاگے بنایا ۛ سکھ ہووے سیو کایا ۛ  
 سمجھ دنیا آدن جانیا ۛ ۛ ۛ ۛ  
 دہج دنیا سیو کائیے ۛ تا درگہ بھجن پائیے ۛ  
 کہہ نانک باہ لڈائیے ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

سری راگ

۵۹

رام نام من بیدھیا اور کے کری دیچار ۛ  
 سبائرت سکھ اوپجے پر بھد را تو سکھ سار ۛ  
 جو بھاوے تورا کھوتوں میں ہر نام ادھار ۛ ۛ  
 من رے ساچی خضم رہائے ۛ  
 جن تن من ساج سگاریا تس سیتی لولائے ۛ ۛ ۛ ۛ رہاؤ  
 تن بیسنتر ہوئیے اک رقی قول کٹائے ۛ  
 تن من سمجھایے کری ان دن آگن جلائے ۛ  
 ہرنائے تل نہ تیج ای جے کھ کوئی کرم کائے ۛ ۛ ۛ ۛ  
 اردھ سر بھر کٹائیے سر کردت دھرائے ۛ  
 تن ہے منجیل گالیے بھی من تے روگ نہ جائے ۛ  
 ہرنائے تل نہ تیج ای سمجھ ڈھنھی ٹھوک وجائے ۛ ۛ ۛ ۛ

ہم بڑے بول بول کر تجھے ناماخذ کر دیتے ہیں مگر تو ہے کہ ہماری باتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے ہم پرہر کی نظر کرتا ہے  
جہاں اعمال نیک ہیں وہاں عقل و خرد کو اقلیت حاصل ہے۔ نیک اعمال کے بغیر عقل و دانش کا معیار پست ہوتا ہے  
نامک کہتے ہیں کہ دانشور کیسا ہونا چاہیے۔ وہ اپنے آپ کو پہچان کر خدا کا ادراک حاصل کرتا ہے  
وہ گرد کے لطف و کرم سے نیک باتیں سوچتا ہے۔ وہی عالم ہے اور وہی خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے

(۲۴۲۵)

۵۸  
ایسا ہوشیار ہے اور اُسے کوئی فریب نہیں دے سکتا اور نہ اسے کٹارے گھائل کیا جاسکتا ہے  
لاچی کا سن اس وقت تک تملتا رہتا ہے جب تک کہ وہ خدا کی مرضی کے آگے سر نہیں جھکاتا ہے  
ہمارے باطن کا دیا تیل کے بغیر کیسے جلے؟  
اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیں جو کچھ کتابیں بتاتی ہیں ہم اس پر عمل کریں۔ خدا کے خوف کی جی اس چراغ میں ڈالیں  
مداقت کے علم سے اسے روشن کریں۔ ہمارے اعمال تیل بن جاتے ہیں اور یہ چراغ اس طرح روشن رہتا ہے  
اسی کی روشنی میں ہیں وصال خدا نصیب ہوگا  
اس جسم کو خواہشات کے تیر لگتے ہیں۔ خدمت کرنے سے ہی راحت ملتی ہے  
یہ دنیا تو فانی ہے  
اگر ہم دنیا میں لوگوں کی خدمت کریں تو اس کی بارگاہ میں ہمیں جگہ ملے گی  
اے نامک کہہ کر ہم بائیں پھیلا کر خوش خوش وہاں پہنچیں گے

(۲۵-۲۶)

۵۹  
میرادل رام نام نے بیندھ دیا ہے میں اور کیا سوچوں  
گرد کے شہد پر غور کرنے سے راحت ملتی ہے۔ مالک سے پیار سے اعلیٰ درجہ کی مسرت میسر آتی ہے  
جیسی تیری رضا ہو مجھے اسی طرح رکھ۔ میں نے تو ہری کے نام کا ہی سہارا لیا ہے  
اے میرے دل مالک کی رضا سچتی ہے  
جس نے جسم و جاں پیدا کیے ہیں اور ان کو مزین کیا ہے اس سے اپنی لو لگا  
اگر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے آگ میں جھونک دیا جائے  
اور تن من کو ہون کی ساگر میں بنا کر ہم روزانہ آگ میں ڈالتے رہیں  
تو ایسے ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں جن کو تب بھی یہ ہری کے نام کی برابر ہی نہیں کر سکتے  
سر پر آ رہ چلا کر اگر جسم کے دو ٹکڑے بھی کر دیں  
اور اس جسم کو ہمالیہ کی برف میں گلا ڈالیں تب بھی من کا روگ یعنی تکبر دور نہیں ہوتا  
میں نے اچھی طرح ٹھونک بجا کر دیکھ لیا ہے کہ یہ سارے جتن خدا کے نام کی برابر ہی نہیں کر سکتے

کہن کے کوٹ دت کری بہو پور گیور دان ॥  
 بھوم دان گرو آگنی بھی انتر کر پھ گن ॥  
 رام نام من بدھیا گرد دیا سچ دان ॥ ۱۳ ॥  
 من سہ بدھیا کیتی آ کیتے وید بچار ॥  
 کیتے بندھن جیو کے گر کھ موکھ دوار ॥  
 پچ ہو اورے سبھ کو آپر پچ آچار ॥ ۵ ॥  
 سبھ کو اودھا آ کیے پنج دیلے کوئے ॥  
 اک ناں بھانڈے ساچیے اک چانن تہ لوئے ॥  
 کرم ملے پچ پائیے دھرخش نہ بیٹے کوئے ॥ ۶ ॥  
 سادھ ملے سادھو جے سنو کہ دے گر بھائے ॥  
 اکھ کتھا دچاریے جے ست گرمانہ سائے ॥  
 پی ارت سنو کھیا درگر پیدھا جائے ॥ ۷ ॥  
 گھٹ گھٹ واجے کنگڑی ان دن سبھ جائے ॥  
 ورے کو سو جی پئی گر کھ من سمجھائے ॥  
 نانک نام نہ ویسرے چھوئے سبھ کائے ॥ ۸ ॥ ۱۳ ॥

سری ناگ اسٹ پدیا

۶۰  
 مہر سبط صدق مصلے حق حلال پُران ॥  
 سرم سنت یل روزہ ہو ہوسلمان ॥  
 کرنی کب پچ پیر اکھ کرم نواج ॥  
 تسبیح سات سبھاوی نانک رکھے لاج ॥  
 حق پرایا نانکا اس سور اس گائے ॥  
 گر پیر باا تا بھرے جاں دردار نہ کھائے ॥  
 گلی بھست نہ جائیے چھٹے پچ کائے ॥  
 ارن پاہ حرام میہ ہونے حلال نہ جائے ॥  
 نانک گلی کوڑی ای کوڑو پلے پائے ॥ ۲ ॥  
 پنج نرا جاں دکھت پنج پنجاں پنچے ناؤ ॥  
 پہلا پچ حلال دوتے تیجا کیر خدائے ॥  
 چوتھی پتت داس من پنہوی صفت ثنائے ॥  
 کرنی کلمہ آکھ کے تاسلمان سدائے ॥  
 نانک جیے کوڑیاد کوڑے کوڑی پائے ॥ ۳ ॥

راجہ پوڑی اشوک ۱، ۲، ۳

سونے کے تفلے دان کردن اور ساتھ ہی ساتھ گھوڑے، بیل اور زمین دان کردن  
گائیں بھی دون جب بھی غرور دل سے نہیں نکلتا

میرا دل تو رام نام نے بندھ ڈالا ہے اور یہ سچا دان گرو کے کرم سے حاصل ہوا ہے  
دل کو کسی طرف لگانے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ دیدوں نے بھی کئی راستے سمجھائے ہیں  
یہ سب کے سب اتنا (روح) کے بندھن ہیں نجات کا راستہ تو گرو کے لطف و کرم سے ہی کھلتا ہے  
تمام علوم صداقت کے علم کی گرد کو نہیں پہنچتے لیکن صداقت کے علم سے نیک اعمال برتر ہیں  
میں سب کو بلند اور عظیم کہتا ہوں۔ مجھے کوئی پنج نظر نہیں آتا  
چوں کہ ایک ہی خدا نے تمام اجسام بنائے ہیں اور تمام دنیا میں اسی کا نور جلوہ گر ہے  
لیکن یہ سچائی تو خدا کے کرم سے حاصل ہوتی ہے اس کی بخشش کو کوئی نیست و نابود نہیں کر سکتا  
اگر اس نیک راہ پر چلنا منظور ہے تو نیک لوگوں کا ساتھ دو۔ گرو کے ساتھ محبت کرنے سے اس کے دل کو اطمینان ہوگا  
جو آدمی گرو کی تعلیم میں محو ہو جائے وہ بیان دالہا سے باہر خدا کی عظمت جان سکے گا۔  
مطلب یہ ہے کہ خدا کا ادراک حاصل کر سکے گا

خدا کے نام کا آبِ حیات پی کر وہ تانے رہے گا اور اسے خدا کی بارگاہ میں عزت ملے گی  
اگر دن رات شبد کے رنگ میں رنگے رہو گے تو ہر جسم میں اسی کی ستار بجتی ہوئی سنانی دے گی  
مگر یہ فہم و ادراک کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے  
جو آدمی گرو کی تعلیم سے اپنے دل کو شعور بخشا ہے اور اسے ناک جو گرو کی تعلیم پر عمل کرتا ہے اور جو اس کے نام کو نہیں بھرتا وہ نجات  
حاصل کر لیتا ہے۔

(۶۲)

۶۰  
رم و کرم کی مسجد بنا، صدق کا مصلیٰ بچھا، جن کی کاٹی کو قرآن پاک سمجھ  
شرم و حیا کو سنت مان، اچھے طور اطوار کا روزہ رکھ۔ اس طرح کا مسلمان بن  
نیک عمل تیرا کعبہ ہو، صداقت تیرے پیر کا حکم ہو۔ نماز اس کی بخشش کی انگ ہو  
شعور سے برتاؤ کی تسبیح بنا ایسی صورت میں تیرا خدا تیری لاج رکھے گا  
دوسرے کا حق غصب کرنا مسلمان کے لیے سوڑ اور ہندو کے لیے گلو کے برابر حرام ہے  
گر پیر اسی وقت مددگار ہوں گے جب تو حرام کی کالی نہیں کھائے گا  
کوری باتوں سے بہشت نصیب نہیں ہوتی سچ اپنانے سے نجات ملتی ہے  
اگر حرام گوشت میں سسائے ڈال دیں تو وہ حلال نہیں ہو جاتا  
نیک بری باتوں سے برائی مٹتی ہے

پانچ نمازیں ہیں۔ پانچ وقت ہیں ان کے نام بھی پانچ ہیں  
پہلا نام ہے صداقت، دوسرا ہے حلال کی کالی کھانا، تیسرا ہے خدا کے نام پر سخاوت کرنا  
چوتھا ہے اپنے ارادے نیک رکھنا، پانچویں نماز ہے خدا کی حمد و ثنا کرنا  
نیک اعمال کا کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلوا  
اے ناک جو لوگ جھوٹے ہیں وہ جھوٹی کالی سے غلط جگہ حاصل کریں گے

(۱۴۰ - ۴۱)

مسلمان کہا دن مسلک جا ہوئے تا مسلمان کہا دے ॥  
 اول اول دین کر دھٹا مسلک مانا مال سا دے ॥  
 ہوئے مسلم دین بہانے رن جیون کا بھرم چکا دے ॥  
 ربکی رہائے سنے سراو پر کرتائے آپ گواہے ॥  
 تاؤ نانک سرب جیا ہرمت ہوئے تا مسلمان کہا دے ॥ ۱ ॥  
 داراجہ، اشوک، پوڑی ۸

کیا کہا دے کیا پیدھے ہوئے ۛ جامن ناہی سپا سوئے ۛ  
 کی میدہ کیا گمبھ، جڑ، دھٹا کیا میدہ کیا ماس ۛ  
 کیا کپڑ کیا سیج سکھالی کیجے بھوگ ولاس ۛ  
 کیا لکر کیا نیب کھواسی آوے مھلیں راس ۛ  
 نانک سچے نام بن سبھے ٹول دناس ۛ ۲ ۛ  
 داراجہ، پوڑی ۱۰، اشوک ۲

کہا گئی برت سیل سنتو کن ۛ روگ نہ بیاسے ناں جم دو کن ۛ  
 ملک بھنے پر بھو روپ ناں رکھیں ۛ ۱ ۛ  
 جوگی کاؤ کیسا ڈر ہوئے ۛ روکھ برکھ گرہہ باہر سوئے ۛ ۱ ۛ رہاؤ  
 نر بھو جوگی نر بن دھیا دے ۛ ان دن جاگے پنج لولا دے ۛ  
 سو جوگی بیرے بن بھا دے ۛ ۲ ۛ  
 کال جال برہم اگنی جادے ۛ جلا من گت گرہہ نوارے ۛ  
 آپ ترے پتری نس تارے ۛ ۳ ۛ  
 ست گڑھیوے سو جوگی ہوئے ۛ بھے رہے سو نر بھو ہوئے ۛ  
 جیسا سیوے تیسو ہوئے ۛ ۴ ۛ  
 نریر کیول نر بھو ناؤ ۛ انا تھا انا تھ کرے بی جاؤ ۛ  
 پن دپ، جن ناہی جن گاؤ ۛ ۵ ۛ  
 انتر باہر ایکو جانے ۛ گرے سبھے آپ ایک پچھانے ۛ  
 ساچے سید درنسانے ۛ ۶ ۛ  
 سدرے نس پنج گھر داسا ۛ آوے نہ جاوے چوکے آسا ۛ  
 گرے سبد کل پرگاسا ۛ ۷ ۛ



مسلمان کہلوانا مشکل ہے۔ اگر کوئی سچا مسلمان ہو تو مسلمان کہلوائے  
 سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ اپنے دین و مذہب سے محبت کرے دل پر سے تکبر کا رنگ اتار دے، اپنی تمام دولت بچھا کر دے  
 دین و مذہب کو اپنی کشتی کا نا خدا بنا کر مال اور دولت کی فکر چھوڑ دے  
 خدا کی رضا کو سرانگہوں پر مانے، خودی کا خاتمہ کر دے  
 ایسی صورت میں وہ سب انسانوں پر اپنا کرم کرے گا۔ اگر ایسا بن سکے تو اپنے آپ کو مسلمان کہلوائے

(۱۴۱)

۶۲

اچھے کپڑے پہننے اور اچھا کھانا کھانے سے کیا فائدہ اگر دل میں اس کی یاد نہ ہو  
 میوے، گھی، گڑ یعنی میٹھی اشیاء، میدہ اور گوشت  
 شان دار پوشاکیں، آرام دہ سیج اور بھولوبھول  
 بڑے بڑے لشکر، رملیا کا ہجوم، کینزیں اور خام۔ ان سب کا کیا فائدہ  
 اے ناکم۔ خدا کے سچے نام کے سوا یہ تم سا مان فنا پذیر ہے

۱۴۲

۶۳

جو لوگ رحم و کرم اور تمناعت کا حلف اٹھا لیتے ہیں نہ انہیں کوئی مرض لاحق ہوتا ہے اور نہ انہیں موت پریشان کرتی ہے  
 وہ نجات حاصل کر کے اس خدا میں سما جاتے ہیں جس کا کوئی نام و نشان نہیں، روپ دیکھا نہیں  
 ایسے جوگی کو جو خدا کا جلوہ برگ و گیاہ، شجر اور اندر باہر دیکھ چکا ہے کیسا خوف ہو سکتا ہے  
 جوگی نذر ہو کر حرم و ہوا سے بے نیاز ہو کر خدا سے لگ جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔ سداقت میں محو رہتا ہے  
 ایسا جوگی مجھے پسند ہے  
 غریب و ناداروں کو روشن کر کے وہ عسروندانہ کے جاں کو خاک سیاہ کر دیتا ہے۔ بڑھاپے اور موت کی حالت سمجھ کر وہ تکبر کو نیست و نابود کر دیتا ہے  
 وہ خود بھی نجات حاصل کرتا ہے اور آباد اجداد کو بھی نجات دلوا دیتا ہے  
 جو سچے گرو کی خدمت کرتا ہے وہی جوگی ہوتا ہے۔ خدا کے خوف میں وہ کروہ نذر اور بے خوف ہو جاتا ہے  
 جس گرو کی وہ خدمت کرتا ہے وہ ویسا ہی بن جاتا ہے  
 میں اس غیر مادی خدا پر قربان جو خوف کا خاتمہ کر دیتا ہے اور بیعتوں کو عزت و عظمت بخشتا ہے  
 اس کے گن گانے سے دوبارہ جنم نہیں لینا پڑتا  
 وہ جوگی ظاہر و باطن میں اسی خدا کو موجود پاتا ہے گرو کے مشہد کے ذریعہ اپنی اصلیت کو پہچان لیتا ہے۔  
 اور سچی تعلیم کی وساطت سے خدا کا در ڈھونڈ لیتا ہے  
 وہ آدمی مشہد کے ذریعہ انا کو فنا کر دیتا ہے۔ وہ ظالمی جذب ہو جاتا ہے۔ پھر وہ مرگ و حیات کے چکر سے آزاد ہو جاتا ہے  
 اس کی خواہشیں پوری ہو جاتی ہیں اس کے دل کا کنول کھل اٹھتا ہے۔

جو دیسے سوا سس زاسا : کام کر دودھ دکھ بھوک پیاسا ॥  
 ٹانگ برے لے ادا سا ॥ ۸ ॥ ۸ ॥

گوڑی اسٹ پدیا

۶۴

ایسو داسس لے سکھ ہوئی : دکھ دوسرے پاوے پرچ سوئی ॥ ۱ ॥  
 درسن دیکھ بھئی مت پودی : اٹھ سٹھ بھنوں پرچن دھوری ॥ ۱ ॥ رباؤ  
 نیتر سنتو کئے ایک بو تارا : جیوا سوچی رس سارا ॥ ۲ ॥  
 سچ کرنی ا بھینتر سیدوا : من تربت آسیا الکھ ا بھوا ॥ ۳ ॥  
 جیہ جیہ دیکھ تہہ تہہ ساچا : بن بو جے جگرت جگ کا چا ॥ ۴ ॥  
 گر بھماوے سو جی ہوئی : گر مکھ برلا بو جے کوئی ॥ ۵ ॥  
 کر کر پا راکھو رکھو لے : بن بو جے پسو بھٹے بیتا لے ॥ ۶ ॥  
 گر کیا اور نہیں دوجا : کس کھو دیکھ کر ان پوجا ॥ ۷ ॥  
 سنت ہیست پر بھوت بھن دھاک : آتم چینی سوت بھارے ॥ ۸ ॥  
 ساچ روے پریم نواس : پر نوت ٹانگ ہم تاکے داس ॥ ۹ ॥ ۸ ॥  
 گوڑی اسٹ پدیا

۶۵

گر کاسبد نے منہ مندا کھن تھا کھا ہنڈا دو ॥  
 جو کچھ کسے بھلا کر مانو سچ جوگ نندہ پادو ॥ ۱ ॥  
 بابا جگتا جیو جگا جگ جوگی پرمتت یہ جو مرن ॥  
 ارت نام ز بنن پایا گیان کا نیار رس بھو مرن ॥  
 سو مگھی میں آسن بیو کلپ تیاگی باون ॥  
 سنی سبد سدا دھن سو ہے ایہ نس پورے نادن ॥ ۲ ॥  
 پت وچار گیان مت ڈنڈا درتھان و بھوتن ॥  
 ہر کیرت رہ لاس ہدی گر مکھ پنت ال تن ॥  
 سگی جوت ہاری سیا ۱۰ نا دن انیکن ॥  
 کھو ٹانگ سن بھرت جوگی پار برہم لو ایکن ॥

راگ آسا

میں جن لوگوں کو دیکھ رہا ہوں وہ امید دہم میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پوس اور غصہ کے بس میں وہ عیش و عشرت کے پیاسے ہیں  
 ناک ایسا کوئی شاذ و نادر ہی ملتا ہے جو صحیح معنوں میں میراگی ہوتا ہے

(۲۲۲-۲۲۱)

۶۴  
 جب کوئی بندہ خدا مل جاتا ہے تو راحت نصیب ہوتی ہے تمام دکھ مٹ جاتے ہیں۔ صداقت میسر آتی ہے  
 اس کے دیدار سے عقل و خرد کو انکسیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کی خاک پا ساعطہ تیرتھوں کا اشنان ہے  
 اس کی آنکھوں میں اطمینان ہے اس کی نور من ایک خدا سے لگی ہے۔ ہری نام کا رس چمک کر اس کی زبان پاکیزہ ہو چکی ہے  
 اس کا کرم صداقت پر مبنی ہے۔ دل میں خدمت کی لگن ہے غائب اور غیر منقسم خدا کا نام اس کے دل کا سکون ہے  
 میں مجرد دیکھتا ہوں اور ہر خدا موجود ہے۔ اس کا جلوہ نہ دیکھ سکے کی وجہ سے ناپختہ لوگ آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں  
 گرو بتائے توبہ شعور حاصل ہوتا ہے کوئی شاذ و نادر ہی گرو کی تعلیم سے یہ ادراک حاصل کرتا ہے  
 اے خدا ہم پر کرم کر اور ہمارے حفاظت کر۔ خدا کے شعور و ادراک کے بغیر یہ انسان بھوت پریت بنے ہوئے ہیں  
 گرو نے بتایا کہ خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی پرستش کی جائے  
 یہ دنیا خدا نے درویش اور پیر پیدا کرنے کے لیے قائم کی ہے۔ وہ اپنی ذات کو پہچان کر اصلیت پر غور کرتا ہے  
 اس کے دل میں خدا، صداقت اور محبت کا بسیرا ہے۔ ناک کہتے ہیں کہ میں اسی کا خادم ہوں

(۲۲۴)

۶۵  
 دل میں بے ہوئے گرو کے شہد کو خدا یعنی آسن سمجھو۔ رحم و کرم کی گدڑی پہنو  
 اس کی رضا پر قائم رہ کر سچے یوگ کا خزانہ حاصل کرو  
 اے بابا! خدا سے وابستہ انسان ابد تک جوگی رہتا ہے  
 اسے خدا کے نام کا آبِ حیات مل چکا ہے اور اس کا جسم ادراک و شعور کی لذت چمک رہا ہے  
 خدا کی آگہی ایک آسن ہے، اس پر بیٹھ جاؤ۔ باقی سب تصورات اور بحث مباحثے ترک کر دو  
 خدا کا قول ایک سنگمی (موسیقی کا ساز) ہے اور اس کی دل کش دھن دل اور دماغ کو راحت دے رہی ہے  
 خدا کا تصور کشکول ہے عقل و دانش نے علم کا عصا تمام رکھا ہے۔ ماضی اور مستقبل کو بھول کر حال ہی میں مست رہنا بھیموت کے مترادف ہے  
 اس کی حمد و ثنا ہی رسم و رواج ہے۔ جن لوگوں نے گرکھوں کا یہ ست اپنایا ہے وہ جوگیوں سے زیادہ بہتر ہیں  
 جو خدا ان گنت سیزوں اور بے شمار رنگوں میں موجود ہے اس کے ظہور کو ہر شے میں پانا یرگ کے مترادف ہے  
 ناک کہتے ہیں اے بھر پوری جوگی سُن۔ ایسے سچے جوگی خدا سے نو لگائے رہتے ہیں

(۲۵۹-۶۰)

( دل کی کیسوٹ کے لیے جوگیوں میں شراب پینے کا دستور شروع ہو چکا تھا۔ انھوں نے گرداناک دیوجی کو یہ پیار پشیش کیا۔ گردوجی نے یہ مشہد کہا )

۶۶  
 گرد کریں ، دھیان کر دھارے کر کرنی کس پائیے ॥  
 بھائی بھون پریم کا پوچا ات رس ایسو چوائیے ॥ ۱ ॥  
 بابا من متولد نام رس پیوے سبج رنگ پچ بیا ۱  
 ایسہ نس بنی پریم لو لاگی سبب انا حد گہیا ۱ ۱ ۱ رہاؤ  
 پورا سا پچ پیا نہ سببے نس ہی پیائے جا کو نہ درے ॥  
 اترت کا ما پاری جو دے کیا مدھ چھوچھے بھاؤ دھک ॥ ۲ ॥  
 گر کی سا کھی اترت بانی پیوت ہی پر دان بھیا ۱  
 در در سن کا پد یتیم ہو دے مکت بینٹے کرے کیا ۱ ۳ ۱  
 صفی رقاصہ بیدارگی جوئے جن نہ ہارے ۱  
 کہو نامک سن بھر تھر جوگی رکھیا اترت دھارے ۱ ۴ ۱ ۳۸ ۱  
 راک آسا

ہمارا علم گڑبے۔ یہ گڑ بیجیے۔ دھادے کے پھول بیجیے نیک اعمال کے کیکر کی چھال بیجیے  
 دسویں دروازے میں بھیجیے بنائیے پھر اس پر محبت کا بیج کیجیے پھر آبِ حیات دسنے لگے گا  
 اے بابا! میرا دل ایسے نام کے رس کا متوالا ہے جو ہمیشہ خدا کے رنگ میں رنگا رہتا ہے  
 یہ سرور دن رات قائم رہتا ہے خدا سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ میں نے لافانی شہد اپنا رکھا ہے  
 ”سہج بوج“ کا پیالہ جس میں کوئی آمیزش نہیں صداقت سے بالہ ہے۔ یہ اسے پلایا جاتا ہے جس پر خدا کا لطف و کرم ہوتا ہے  
 جو آدمی ایسے آبِ حیات کا سوداگر ہو وہ اس دنیاوی نشہ (شراب) کی طرف کیسے رجوع کر سکتا ہے  
 آبِ حیات جیسی بانی جس کی شہادت گرو دیتا ہے، میں اسے پیتے ہی خدا کا منظورِ نظر بن گیا  
 وہ پیارے خدا کا منظورِ نظر ہے وہ نجات اور بہشت کیا کرے گا  
 وہ اس کی حمد و ثنا میں مست ہے اور دنیا کی نظروں سے اوجھل ہے وہ اپنی زندگی بے کار ضائع نہیں کرتا  
 نانک کہتے ہیں لے بھرتی جوگی ایسا جوگی ہمیشہ نام کا آبِ حیات پیتا ہے اور سدا مخمور رہتا ہے

(۲۶۰)

لے گڑ، دھادے کے پھول اور کیکر سے شراب تیار کی جاتی تھی



تیسرا باب

# حصول مقصد کے ذرائع

ست گرو

گڑا اک دیہہ بھائی  
بھناں جیا کا اک داتا سو میں دسرز جانی  
چپ - پوڑی ۶

اے گرو جی ! مجھے اس ایک کا انداک عطا کرو جو سب انسانوں کا داتا ہے وہ مالک مجھے کبھی فراموش نہ کرے۔

## گرو کی ضرورت

۶۷

بن ست گرو کے : پایو بن ست گرو کے نہ پایا  
ست گرو چ آب رکھیں کر پرگٹ آب ستایا  
ست گریٹے سداکت ہے جن دجوں موہ چکایا  
اتم ایہ ہو دچا رہے جن سچے سیوچت لایا  
جگ جیون دانا پایا ۱۱ ۶ ۱۱

دل آسا پوڑی ۶

۶۸

جے قول تارو پان تاہو پچھ تڑ نہ کل ۱۱  
تاہو کھڑے سببان دجھا اپنی کیری ۱۱ ۲ ۱۱

اشوک داراں تو ودھیک

## گرو کے اوصاف

۶۹

سو گرو جے ساچ دڈا دے ۶ اکٹھ کٹھا دے سب ملادے ۱۱  
ہر کے لوگ اور نہیں کارا ۶ ساچو ٹھا کر ساچ پیارا ۱۱ ۱۰ ۱۱  
تن میں سوا من میہ ساچا ۶ سو ساچا مل ساچے راجا ۱۱  
سیوک پر بھ کے لائے پائے ۶ ست گرو راٹے ملائے ۱۱ ۲ ۱۱  
دھاسری اسٹ پدیا

۷۰

ایک میہ سرب سرب میں ایکا ایہ ست گرو دیکھ دکھائی ۱۱ ۵ ۱۱  
جن کے کھنڈ منڈل برہمنڈا سو پر بھ کھن نہ جانی ۱۱ ۶ ۱۱  
دیک تے دیک پر گاسیا ترہیون جوست دکھائی ۱۱ ۷ ۱۱  
سچے تخت سچ مجلس بیٹے زجھو تاڑی لائی ۱۱ ۸ ۱۱



گرو کے بغیر: پہلے کسی نے خدا پایا تھا: اب پائے گا  
خدا شبد میں مضر ہے، گرو نے اسے نمایاں کیا اور شبد سنا دیا  
ست گرو سے مل کر جنھوں نے حرص و ہوا کا خاتمہ کر دیا ہے ان ہی کو ہمیشہ کے لیے نجات مل جاتی ہے  
خدا سے لو لگنا سب سے ارفع و اعلیٰ تصور ہے۔ اس خدا کا انھیں وصل ہوا ہے  
جو تمام دنیا کو زندگی بخشا ہے

(۴۶۶)

اگرچہ تو تیرنا جانتا ہے لیکن تو تیرا کی کا فن ان تیر کوں سے سیکھ  
جو ان گنت گرو بابوں میں سے گزر چکے ہیں

(۱۴۱۰)

تو اسے اپنا گرو بنا جو صداقت کو تقویت دیتا ہے۔ تو ایسا گرو بنا جو ناقابل بیان خدا کو بھی تیرے سامنے لا کر ظہور پذیر کر دیتا ہے  
خدا کے بندوں کا بس یہی کام ہوتا ہے۔ وہ سچے مالک اور صداقت سے محبت کرتے ہیں  
وہ اپنے باطن میں اسے تلاش کر کے اسے اپنے باطن میں بسا لیتے ہیں۔ جو لوگ سچے خدا سے لو لگاتے ہیں وہ خدا کا روپ اختیار کر لیتے ہیں  
کامل گرو ملے تو وہ اپنے شاگرد کو خدا کے قدموں میں لے جاتا ہے اور اس کے روبرو کر دیتا ہے

(۶۸۶)

ست گرو نے خود یہ تجربہ کیا ہے کہ ایک خدا سب میں سمایا ہوا ہے اور وہ سب میں واحد ہے  
جس نے دیار و ملک بنائے ہیں اس کو دیکھنا مشکل ہے  
لیکن سچے گرو نے دیے سے دیا جلا کر تینوں لوگ جگہ لگا دیے ہیں  
سچے عمل میں سچے تخت پر جو خدا بیٹھا ہے گرو نے اس سے اپنے شاگرد کی کو بھی لگا دی ہے

موہ گیا بیرگی جوگی گھٹ گھٹ کنگری وائی ۥ ۴ ۥ  
 نانک سرن پر بھوکی چھوٹے ست گر پچ سکائی ۥ ۱۰ ۥ ۥ ۸ ۥ  
 رام کلی دکنی

۷۱  
 پورے گرتے نام پائیا جائے ۥ جوگ جگت پچ رہے سمائے ۥ  
 بارہ ماہ جوگی بھرائے سنیاسی چھیا چار ۥ  
 گڑ کے سبد جو مریجے سو پائے موکھ دوہار ۥ  
 بن سببے سب دوہ لائے دیکھو روئے وچار ۥ  
 نانک وڈے سے وڈ بھائی جن پچ کیا اردھار ۥ ۳۴ ۥ  
 رام کلی سدھ گوسٹی

## گرو کا لائحہ عمل

۷۲  
 کن ونی گن ویتھے اوگن ونی جھور ۥ  
 جے لوٹے ور کا منی دلیے پر کر ۥ  
 نا بیڑی نانک داناں پائیے پر دور ۥ ۱ ۥ  
 میرے ٹھا کر پورے تخت اڈول ۥ  
 گرکھ پورا جے کرے پائیے ساچ اڈول ۥ ۱ ۥ رہاؤ  
 پر بھ ہر مندر سو نہا تسے نانک لال ۥ  
 موتی ہیرا، نرلا، کچن کرٹ رسال ۥ  
 بن پوڑی گڑ کیو چڑھو گڑ بردھیاں نہال ۥ ۲ ۥ  
 گڑ پوڑی، گڑ پڑی گڑو گڑو نکھا ہر ناؤ ۥ  
 گر سر ساگر بوہی تھو گڑ تیر تھو دریاؤ ۥ  
 جے تس بھاوے ادبلی ست سرنان جاؤ ۥ ۳ ۥ  
 پورو پورو آکھے پورے تخت نواس ۥ  
 پورے تھان ملو ہونے پورے آس ناس ۥ  
 نانک پورا جے ملے کیو گھائے گمن تاس ۥ ۴ ۥ ۥ ۵ ۥ

سری راگ

حرم و ہوا کا خاتمہ ہو گیا۔ دنیا سے ناطہ ٹوٹ گیا۔ اس سے جو جاگلی جس کی بانسری ہر ایک شخص کے باطن میں نغمہ بجا رہے  
اے ناک! پیچھے دوست کی طرح ست گرد مجھے خدا کی بارگاہ میں لے گیا

(۹۰۷)

نام کامل گرد سے حاصل ہوتا ہے۔ جوگ کا سچا طریقہ یہ ہے کہ انسان صداقت پسند رہے  
جوگی اپنے بارہ پنتوں میں اور سنیاسی اپنے دس فرقوں میں بٹھک رہے ہیں  
گرد کے شبد کے ذریعہ جو آدمی خودی کو فنا کر کے زندہ ہے اسے ہی نجات حاصل ہوگی  
شبد کے بغیر لوگ دوسری سمتوں میں مصروف کار ہیں۔ یہ بات آپ خود اپنے دل پر نظر ڈال کر دیکھ سکتے ہیں  
اے ناک وہ لوگ بہت خوش نصیب ہیں جن کے دلوں میں صداقت مینا بار ہے

(۹۴۱-۴۲)

اے بیدار آگاہ عورت اگر تو اپنے پی پریشور سے ملنا چاہتی ہے تو سمجھ لے کہ وہ تجھے کر د فریب سے نہیں لے گا  
پاکباز عورت اپنے پی پریشور کے اوصاف کو وسعت دیتی ہے۔ بد چلن عورت سے اس کا شمار دور بھاگتا ہے  
نہ کشتی ہے نہ کشتی بان۔ تو دور بے سے واسے پی پریشور تک رسائی نہیں حاصل کر سکتی  
اے میرے مالک تو اٹل اور جاوداں تخت پر بیٹھا ہے  
کوئی گر بکھر رہندہ خدا! اگر مجھے کامل بنادے تو مجھے ایسی صداقت میسر آئے گی جسے تو لا نہیں جاسکتا  
وہ مالک تو ایک خوب صورت مندر کی طرح ہے  
میروں موتوں سے جڑے ہوئے سونے کے ایک تلمع کی طرح ہے  
میں سبب صی کے بغیر اس تلمع پر کیسے چڑھوں۔ اے دل! تو اس گرد کی وساطت سے جو یاد خدا میں محو ہے اس مندر میں پہنچ سکتا ہے  
کیوں کہ گرد ہی سبب صی ہے، گرد ہی کشتی بان ہے۔ اور خدا کے نام سے بھر پور ہے  
وہی اس ہمارا گھر کا جہاز ہے۔ سچا گرد ہی اس دریا سے پار لگانے والا تیرتھ ہے  
تو اس کی رحمت سے صداقت کے اس دریا میں غسل کر کے پاکیزہ ہو جا  
جسے کامل کا مل کہتے ہیں وہ عظیم ترین سنگھاسن پر جلوہ افروز ہے  
وہ بارگاہ اتنی حسین و جمیل ہے کہ وہاں ہر مایوس و ناامید کی آرزو پوری ہوتی ہے  
ناک کہتے ہیں کہ اگر وہ کامل مل جائے تو پھر اوصاف کا خزانہ ہرگز کم نہیں ہوگا

(۱۷)

۷۳  
 اترت نیرگیان من جن اٹھ سٹھ تیرتھ سنگ گئے ॥  
 گرا پدیس جواہر ناک سیوے مکھ سو کھوج پے ॥  
 گرُسمان تیرتھ نہیں کوئے نہ سرستو کہ تاس گرُہوئے ॥ ۱ ॥ رہاؤ  
 گردیا و سدا جل نزل ۛ ملیا درمت میل ہرے ॥  
 ست گر پائیے پورا ناؤن ۛ پسو پر تہہ دیو کرے ॥ ۲ ॥  
 رتا پچ نام تل ہی ال ۛ سو گر پرل کچھے ॥  
 جاکی داس ناپت سورے ۛ تاس چرن پور پیے ॥ ۳ ॥  
 گر مکھ پیے پراں آپ جیہ گر مکھ سو گھر جائیے ॥  
 گر مکھ نانک پچ سہایے گر مکھ پچ پد پائیے ॥ ۴ ॥ ۱ ۥ ۶ ॥

پر بھاتی

### گر کے حضور جانے کا اثر

۷۴  
 گزہ بہن سسر سچ بھائے ۛ درمت گت بھی کیرت ٹھائے ॥  
 پچ بڑی سا چو مکھ ناؤ ۛ ست گر سیو پائے پچ ٹھاؤ ॥ ۱ ॥  
 من چورے کھٹ درن جان ۛ سرب جوت پورن بھگوان ॥ ۱ ॥ رہاؤ  
 ادھک تیاں بھیکہ ہو کرے ۛ دکھ دکھیا سکھ تن پر ہرے ॥  
 کام اکرو دھانتر دھن ہرے ۛ دھندا چھوڑ نام بس ترے ॥ ۲ ॥  
 صفت سلاہن سچ آنند ۛ سکھ سین پریم گو بند ॥  
 آپے کرے آپے بخشند ۛ تن من ہرے آگے جند ॥  
 جھوٹ و کار بھادکھ دیہہ ۛ بھیکہ ورن دیئے سمہ کھیہہ ॥  
 جو آپے سو آدے جائے ۛ نانک استھ نام رجاے ॥ ۳ ॥ ۱ ॥ ۱ ॥

آسا

۷۵  
 نانک گرُسنو کہ رکھ دھرم پھل پھل گیان ॥  
 رس بھریا ہریا سدا کچے کرم دھیان ॥  
 پت کے سادھ کھا دا لے داناکے سردان ॥ ۱ ॥ ۱-۲ ॥  
 سوئے کا برکھ پت پروالا پھل جو دیہہ لال ॥  
 تت پھل رتن گلیہ مکھ بھاکت ہرے رے نہال ॥

۴۲ جو بکھ گرو کی سیوا کرتا ہے اور گربانی کی تلاش کرتا ہے اسے اس میں سے ہیرے جواہرات ملتے ہیں۔ وہ اپنے من کو علم کے آبِ حیات میں دھو کر صاف کر لیتا ہے۔ اس علم میں اڑ سکتے تیر تھوں کی پاکیزگی ہے سب سے بڑا تیر تھ ہے سچا گرو۔ وہ اطمینان و سکون کا سرچشمہ ہے وہ ایک ایسا دریا ہے جس کا پانی ہمیشہ صاف رہتا ہے۔ گرو کے لاپ سے برائیاں دور ہو جاتی ہیں گرو کے میل سے ریاضت پایہ تکمیل کو پہنچ جاتی ہے۔ گرو انسان کو جانور اور بھوت پریت سے فرشتہ بنا دیتا ہے خدا کی یاد میں رہتے ہوئے ست گرو کو اصلی چنن کیا زیب دیتا ہے جس کی خوشبو سے گرو ذرا کے پیر پودے معطر ہو جاتے ہیں اس کے قدموں سے نظر لادو۔ گرو کے ذریعہ روح پھر سے تازہ اور نکلنے ہو جاتی ہے۔ گرو کے ذریعہ آدمی خدا کے حضور پہنچ جاتا ہے گرو کے ذریعہ وہ صداقت میں جذب ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے

(۱۳۲۸ - ۲۹)

۴۳ جو آدمی ست گرو کی خدمت کرتا ہے اسے اس کا صحیح مقام مل جاتا ہے پھر اس کے لیے گھر اور جنگل ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ برائی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں خدا کے اوصاف اور اس کی تعریف جاگزیں ہو جلتے ہیں۔ آدمی خدا کے نام کا ورد کرتا ہوا صداقت کی بیڑی پر چڑھتا ہے دل پر قابو پایا تو یہ سمجھ لو کہ شش جہات کا علم حاصل ہو گیا۔ پھر اسے ہر جگہ اسی کا نور دکھائی دیتا ہے زیادہ بہرہ و بھرنے سے ہوس بڑھتی ہے۔ جنسی لذت اس کے سکھ میں کو تباہ کر دیتی ہے پرس اور غصہ اس کے باطنی خزانے کوٹ لیتے ہیں۔ اگر وہ شش و پنج میں نہ پڑے تو خدا کے نام کے سہارے پار اتر جاتا ہے خدا کے گن گانے سے ”سہیچ“ کا سرود میر آتا ہے۔ ایشور پریم اس کا دوست اور رشتہ دار بن جاتا ہے وہ جسم و جان خدا کے حوالے کر دیتا ہے۔ جس مالک نے اسے پیدا کیا ہے وہ اس پر رحم کرتا ہے فریب اور ہوس جسم کو بہت دکھ دیتے ہیں۔ اس دکھ کو دور کرنے کے لیے رنگ و نسل کام نہیں آتے جو پیدا ہوا ہے وہ آتا جاتا رہتا ہے۔ اسے ناک میں تجھے یاد کرتا ہوں۔ تیری رضا پر راضی ہوں۔ جو تیرا آکر لیتا ہے وہ مرگ و پیدائش سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے (۲۵۱ - ۵۲)

۴۵ اسے ناک ! ست گرو اطمینان و سکون کا مدخت ہے جس میں دھرم کے پھول اور علم کے پھل لگتے ہیں یہ پھل صدا ہرے بھرے رہتے ہیں۔ باور خدا اور نیک اعمال سے یہ پھل پکتے ہیں اسے کھانے والا وصالِ خدا کی لذت سے آشنا ہوتا ہے۔ گرو کی یہ نعمت سب سے بڑی نعمت ہے گرو سونے کا پیڑ ہے جس پر مونگے، ہیرے اور جواہرات کے پھول لگے ہوتے ہیں اس کا ہر قول ایک گہرنا بدلا رہے۔ یہ قول دل میں خدا کو جلوہ گر کرنے کا نتیجہ ہیں

۴۶ ’سچ‘ یعنی غیر مادی حالت، سیماوی وجود

نانک کرم ہووے مکھ متک لکھیا ہووے یکھ ॥  
 اٹھ سٹھ تیر تھ گر کی چرنی پو جے سدا دیک ॥  
 ہنس بیت لو بھ کوپ چارے ندیاں اگ ॥  
 پوے دجھے نانکا تریے کرنی لگ ॥ ۲ ॥

واراجھہ پوڑی ۳۰، اشوک ۲۰

۷۶  
 ست گرو وٹو واریا جت ملے ختم سایا ॥  
 جن کر اپدیس گیان اجن دیا ان ہی نیتری جگت نہایا ॥  
 ختم چھوڑ دو جے گئے ڈبے سے ون جاریا ॥  
 ست گرو ہے وہی تھارے کئے دچاریا ॥  
 کرکریا پارانا دیا ॥ ۳ ॥

دل آسا، پوڑی ۱۳

۷۷  
 سچا ست گرو سیر سچ سایا ۛ انت کھلوا آئے جے ست گرو اگے گھایا ॥  
 پودے کے جم کال سچا کھلایا ۛ گرسا کھی جوت جگائے دیوا بالیا ॥  
 من کھون نادرے کوڑیاں پھرے پیتایا ۛ پیر مانس چم پیٹے اندرہ کالیا ॥  
 سمجھو دستے سچ پے سب نہایا ۛ نانک نام نہاں ہے پوسے گردیکھالیا ॥ ۱۴ ॥  
 وار ملار، پوڑی ۱۴

شبد کے ذریعہ گرو میکھ کو سنوڑا ہے

۷۸  
 گرگھ نادن گرگھ ویدن گرگھ رہیا سانی ॥  
 گر ایسر گرگھ برا گر پاربتی مانی ॥  
 جے ہاؤ جانا اکھاں ناہی کہنا کتن نہ جانی ॥  
 گراک دیہ بھائی ۛ سمجھ ناں جیا کاک راتا سویں وسر نہ جانی ॥ ۵ ॥  
 چپ پوڑی ۵

۷۹  
 ست گرو سیدی پادھر جان ۛ گر کے تیکے ساچے تان ॥  
 نام سنبھال سی روڑی بان ۛ تھے بھادے درلہ سی پران ॥ ۲ ॥

جب خدا کی مہربانیاں اور نوشتہ تقدیر اچھا ہو تو انسان گرو کے قدموں کو اڑھتھ تیرتھوں سے بھی زیادہ لائق تحسین مانتا ہے  
تشتہ، موہ، لالچ اور غصہ چاروں ہی آگ کی ندیاں ہیں  
اور جو لوگ ان میں بہہ جاتے ہیں جل جاتے ہیں۔ گرو کے سہارے اس دریا سے پار ہونا ممکن ہے

(۱۴۷)

۷۶

میں سنت گرو پر قربان جس سے ملنے پر میں نے اپنے مالک کو یاد کیا  
اس نے مجھے پیغام دے کر علم کا سر دیا۔ آنکھوں میں وہ سرور ڈال کر میں نے اس دنیا کو دیکھا  
جو لوگ مالک کو چھوڑ کر دوسرے دھندوں میں مصروف ہو گئے وہ دنیا کے سمندر میں غرق ہو گئے  
کسی کو شاذ و نا درہجہ یہ علم ہوا کہ خدا اس سمندر سے دوسرے  
جواپنے لطف و کرم سے اس سمندر سے پار لے جاتا ہے

(۲۷۰)

۷۷

سچے گرو کی خدمت کرنے سے مجھے صداقت کا پتہ چلا  
میں نے سنت گرو کے سامنے جو ریاضت کی اس نے میری مدد کی  
وہ میل سچا منظر ہے اس لیے ملک الموت میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا  
ریا کار لوگ اس کے نام کے بغیر بھوتوں کی طرح متلا رہے ہیں۔ ان کے دل کالے ہیں  
انسان کے چڑے میں پیٹے ہوئے جانور کی طرح  
میں نے گرو کے شبد کے ذریعہ سے یہ دیکھا کہ خدا ہمہ جانی ہے  
کامل گرو نے مجھے یہ بتایا کہ نام ایک خزانہ ہے

(۱۲۸۴)

۷۸

گرو کا شبد ہی نادر ہے، گرو کا شبد ہی دید ہے۔ گرو کے شبد میں اس کا ادراک و عرفان سمایا ہوا ہے  
گرو ہی شرجی ہے، اوشن ہے، برہما ہے۔ وہی پاربتی، لکشمی اور سرسوتی ہے  
اگر میں پرانا تاکو جان بھی لوں تب بھی اسے بیان نہیں کر سکتا کیوں کہ وہ بیان دا ظہار سے باہر ہے  
اے گرو دیو مجھے اس ایک کا ادراک عطا کر  
جو سب کا نانا ہے۔ اور وہ مجھے کبھی نہ بھولے

(۲)

۷۹

جو گرو کے سہارے صحیح راستے پر چل نکلتا ہے اور دل کش گرانی کے ذریعہ خدا کا نام دل میں جاگزیں کر لیتا ہے  
تیری مہربانی ہو تو وہ تیرا در پہچان لے گا

صحیح جگہ کہتے ہیں کہ علم نادر ہے جس کی پیدائش شرجی سے ہوئی وید برہما کے ذریعہ ظہور میں آئے اور دشمنان کی حفاظت کرتے ہیں۔ پاربتی، لکشمی اور سرسوتی ان کی شکتیوں کے نام ہیں۔

۷۵

اوڈاں ۰ بحساں ایک بوتار ۛ گر کے سبب نام آدھار ॥  
 ناں جل ڈوئنگ ناں ادبچی دھار ۛ جگ گھر واسا تہ گھ نہ چان ہار ۛ ۳ ॥  
 جت گھر دے تو ہے بدھ جانے بیجو محل نہ جا پے ॥  
 ست گر باجو سمجھ نہ ہو دی سب جگ دیا چھاپے ॥  
 کرن پلاؤ کرے بل لا تو بن گر نام نہ جا پے ۛ  
 پل پنکچ میہ نام چھڈائے ہے گر سبب سنجاپے ۛ ۴ ॥  
 اک مورکھ اندھے گدھ گوار ۛ اک ست گر کے بھے نام آدھار ॥  
 ساچی بانی مٹھی امرت دھار ۛ جن پیتی نفس موکھ دوار ۛ ۵ ॥  
 نام بھے بھائے ردے بسا ہی گر کرنی پرچ بانی ॥  
 اندور سے دھرت سہادی ۛ گھٹ گھٹ جوت سانی ॥  
 کلایہ پنجس درمت ایسی منگے کی نیسانی ॥  
 ست گر باجھوں گور اندھارا ڈوب موئے بن پانی ۛ ۶ ॥

ملار اسٹ پدیا

## گر شبد ہی گرو ہے

۸۰  
 سبب گر پیرا گھر گھیرا بن سبے جگ بورائن ॥  
 پورا بیراگی سبج سبھاگی پچ نانک من مانن ۛ ۸ ॥ ۱ ॥  
 سورٹھ اسٹ پدیا

۸۱  
 بھنت نانک کرے دیکار ۛ ساچی بانی سیو دھرے پیار ॥  
 تاکو جا پے موکھ دوار ۛ چپ تپ سبھ ایہہ ہو سبب ہے بار ۛ ۵ ۛ ۲ ۛ ۴ ۛ  
 دھامری

## آرتی لے

۸۲  
 لگن لے تھال رو چند دیپک بے تار کا منڈل جنک موقی ॥  
 دھوپ ل آنو پون چور و کرے سگل بن رائے پھولنت جوقی ॥

لے گرو نانک دیو جب (پوری، اولیہ) جگن ناتھ پوری گئے تو شام کو پہاریوں نے ان کو جگن ناتھ کی مورتی کی آرتی میں شامل ہونے کے لیے کہا۔ ایک تھالی میں انھوں نے دیے جلا رکھے تھے۔ تھالی میں لوبان جل رہا تھا۔ مورتی پر پھل اور کرنے کے لیے پھول بھی رکھے ہوئے تھے۔ گرو نانک جی نے یہ شبد کہا کہ میرے ایشور کی آرتی تو خود بخود ہو رہی ہے۔



گرو کے شہید سے نام کو بنیاد بنا کر اور اپنے مالک سے نوگاہ کر بیٹھا ہوں تو میں ایک اونچی اڑان بھرتا ہوں  
 اس وقت اس دنیا کے سمندر کی برائیاں، تکبر کے پہاڑ یا پھر ایسی کوئی رکاوٹ میرے راستے میں حائل نہیں ہوتی۔ میں اپنے باطن میں جا بستا  
 ہوں اور کسی دوسری راہ گزر پر نہیں چلتا ہوں  
 جس روح میں ترسا جاتا ہے اس کی حالت تو ہی جانتا ہے۔ اسے تیرے سوا کوئی اور راستہ نہیں سوجھتا  
 ست گرد کے بغیر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ تمام دنیا جہالت کے اثر کے تحت ہے  
 بہت سے لوگ زار و قطار رو رہے ہیں مگر گرد کے بغیر نام کا احساس نہیں ہوتا  
 اس کا نام چشمِ زدن میں نجات دلا دیتا ہے اگر گرد کے شہید سے واقفیت حاصل ہو جائے۔  
 کچھ لوگ احمق، اندھے، گوار اور جاہل ہیں اور کچھ لوگ ست گرد کے خون کے باعث خدا پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔  
 گرد کی سچی بانی آبِ حواں کا چشمہ ہے۔ جس نے یہ آبِ حواں پی لیا وہ نجات پا گیا  
 جو لوگ خلوص سے گربانی کو اپنے دل میں بسا لیتے ہیں اور خون میں نہ کر سچے عمل کرتے ہیں  
 ان پر دم کی بارش ہوتی ہے۔ ان کے دل کی دھڑکی سرسبز ہو جاتی ہے۔ انہیں ہر روح میں خدائی نور نظر آتا ہے  
 جو شخص بے استاد ہوتا ہے وہ اپنی کم عقلی کے باعث بنجر زمین میں بوائی کرتا ہے  
 ست گرد کے بغیر تو دنیا تاریک نظر آتی ہے۔ خدائے نام کا آبِ حواں پیے بغیر خود غرض لوگ لہو و لعب کے سمندر میں ڈوب کر پیاسے مچاتے ہیں  
 (۱۲۷۵)

جو شہید گہرائی تک جاتا ہے وہی گڑ شہید ہے۔ شہید کے بغیر دنیا پاگل ہے  
 اسے نامک جس کے دل میں سچ ہے وہ دنیا سے اکتا جاتا ہے۔ اور وہ خوش نصیب "سچ" کی حالت کو پہنچ جاتا ہے  
 (۶۳۵)

نامک کہتے ہیں کہ سچی بانی سے پیار کرو اور اس پر غور کرو  
 تاکہ نجات کا دروازہ ملے۔ یہ شہید تمام ریاضتوں کا پتھر ہے  
 (۶۶۱)

آسمان ایک تھالی ہے جس میں سورج اور چاند کے دیے ہیں ستاروں کے موتی ہیں  
 خوشبودار اور صندلی ہوا و بان جلاہی ہے اور یہی ہوا چور کر رہی ہے۔ جنگلوں میں نباتات کے اوپر کھلے ہوئے پھول اس کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔

کیسی آرتی ہوئے بھوکھٹنا تیری آرتی ۱۱  
 انتہا سبب واجنت بھیری ۱۱ ۱۱ رہاؤ  
 سہس تو نین نین ہے توہ کاؤ سہس مورت ننا ایک توہی ۱۱  
 سہس پد بل ن اک پد گندھ بن سہس تو گندھ اوجلت موہی ۱۱ ۲  
 سبھ میں جوت ہے سوئے ۲ تس کے چانن سب بہر چانن ہوئے ۱۱  
 گرسا کھی جوت پر گٹ ہوئے ۲ جوتس بھاوے سو آرتی ہوئے ۱۱ ۳  
 ہر چرن کل مکندو بھت منوان دؤن موہی آہی پیاسا ۱۱  
 کر پاجل دے نانک مارنگ کاؤ ہوئے جلتے تیرے لئے واسا ۱۱ ۴ ۱۱ ۵ ۱۱ ۶ ۱۱ ۷ ۱۱ ۸ ۱۱ ۹ ۱۱  
 دھناری

### دنیاوی اشیاء پائدار نہیں

۸۲  
 دھن، جو بن ار پھلڑا نامٹی اڑے دن چار ۱۱  
 پن کیرے پت جو ڈھل ڈھل جھن ہار ۱۱ ۱  
 رنگ مان لے پیار یا جا جو بن نو ہلا ۱۱  
 دن تھوڑے تھکے بھیا پرانا چولا ۱۱ ۱ رہاؤ  
 سجن میرے رنجھے جائی سنے جیران ۱۱  
 ہم بھی دنیاں ڈھنی رووا جھینی بان ۱۱ ۲  
 کی ناں ٹھنے ہی گور پے آپن کئی سوئے ۱۱  
 لگی آوے سا پورے نت ناں پئی آہوے ۱۱ ۳  
 نانک سستی پئی اے جان برتی سن ۱۱  
 گناں گوانی گھڑی اوگن چلی بن ۱۱ ۴ ۱۱ ۵ ۱۱ ۶ ۱۱ ۷ ۱۱ ۸ ۱۱ ۹ ۱۱ ۱۰ ۱۱ ۱۱ ۱۲ ۱۱ ۱۳ ۱۱ ۱۴ ۱۱ ۱۵ ۱۱ ۱۶ ۱۱ ۱۷ ۱۱ ۱۸ ۱۱ ۱۹ ۱۱ ۲۰ ۱۱ ۲۱ ۱۱ ۲۲ ۱۱ ۲۳ ۱۱ ۲۴ ۱۱ ۲۵ ۱۱ ۲۶ ۱۱ ۲۷ ۱۱ ۲۸ ۱۱ ۲۹ ۱۱ ۳۰ ۱۱

سری مانگ

۸۳  
 درگھر ملا سو ہے کے کوٹ ہزار ۱۱  
 بستی گھوڑے پاکرے لکڑ لکھ اپار ۱۱  
 کس ہی نال نہ چلیا کھپ کھپ موئے اسار ۱۱ ۲  
 سو نیا رپا پیچھے مال، جال، بھال ۱۱  
 سب جگ میہ دوہی پھیرے بن ناوے سرکال ۱۱  
 پنڈ پڑے جو کھیل سی بد فعلی کیا حال ۱۱ ۴

مرگ و پیدائش سے نجات دلانے والے بھگوان تیری یہ کیسی آرتی ہو رہی ہے  
تیری ہزاروں آنکھیں ہیں مگر ایک بھی آنکھ نہیں، تیری ہزاروں سوتیاں ہیں مگر ایک بھی سورتی نہیں  
تیرے ہزاروں پاک پاؤں ہیں مگر کوئی بھی تیرا پاؤں نہیں۔ تو بے ناک ہے مگر تیری ہزاروں ناکیں ہیں  
تیرے چشما کرنے میرا سن موہ لیا ہے

سب میں جو زندگی ہے وہ تیری ہی پیداوار ہے۔ اسی کے نور سے سب روشن ہیں  
مگر وہی تعلیم سے اس کا نور نظر آتا ہے۔ جو بھگوان کو پسند آئے جو ہی اس کی آرتی ہے  
میرے دل کا بھونکا تیرے کنول جیسے قدموں کی دھول کا لو بھی ہے۔ اسے رات دن یہی پیاس سستا لے رہتی ہے  
ناک پیسہ کو اپنی غنایت کا جام بخشو تاکہ وہ خدا کے نام میں جاوے

(۶۶۳)

۸۳

دولت اور جوانی کے پھول تھوڑے دنوں کے بہان ہوتے ہیں  
جیسے چوتھی ٹکے کے پتے پانی اتر جانے پر مر جاتے ہیں  
لہذا اے جان سن۔ خدا کی محبت کا مزہ لوٹ لے جب تک کہ جو بن کا نیا دلولہ باقی ہے  
چند روز کے بعد یہ جسم بڑھا ہو جائے گا اور تنکان سے بھر جائے گا  
اے عزیز۔ تو قبروں میں جا سونے گا  
میں بھی ادھر ہی جا رہا ہوں بچوں کی طرح بھٹکا ہوا  
اے بیدار و آگاہ عورت! تو اس آواز کی طرف دھیان کیوں نہیں دیتی  
جو کہہ رہی ہے کہ تو سسرال جا رہی ہے۔ تجھے ہمیشہ بیکے ٹھہ میں نہیں رہنا  
اے ناک جوان! اس دنیا میں غافل رہا وہ دن دھاڑے لٹ گیا  
اوصاف کی گھڑی جو تو ساتھ لایا تھا وہ چھین گئی اور گناہوں کی پوٹلی اٹھائے تو چل پڑا

(۲۳)

۸۴

خوب صحت درد دیور والے محل، ہزاروں مضبوط قلعے  
ہاتھی اور آراستہ گھوڑے اور بے شمار ٹکر کبھی کسی کے ساتھ نہیں گئے  
ان ناپائیدار اشیاء کے لیے لوگ تڑپتے ہوئے رہ گئے  
بسم و زمر جمع کرنا، ساز و سامان فراہم کرنا یہ سب بکیر ہے  
دنیا بے شک ہمارے نام سے منقرض ہو گئی مگر اس کے بغیر موت نہیں ملے گی  
جسم پڑا رہ جائے گا۔ روح چل پڑے گی۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا

لے چوتھی جو ہڑوں میں چار پتوں والی ایک بول ہے  
لے یہ دنیا جو آتا (انسان) کا میکہ ہے موت دلہا ہے جو اس کو بیاہ کر دوسری دنیا میں لے جائے گی جسے انسان کا سسرال کہا جاتا ہے



اولاد کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ بیوی کو سبج پر دیکھ کر خاندان خوش ہوتا ہے  
 حسن کے سنگار کے لیے عطر اور چندن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ پوشاک پہنی جاتی ہے  
 جب یہ جسم سٹی میں مل گیا تو یہ سارا ٹھٹھا یہیں دھرا رہ جائے گا  
 ہم اپنے آپ کو راجہ، راؤ، بادشاہ، چودھری اور خان کہلاتے ہیں  
 شاہوں کے شاہ کہلانے کی حسرت رکھتے ہیں۔ اسی گمنام کی آگ میں ہم جلتے رہتے ہیں  
 حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ خدا کو بھول جاتے ہیں وہ جنگل کی آگ میں سرکڑوں کی طرح ہیں  
 جو اس دنیا میں آیا ہے وہ "میں ہوں"۔ میں ہوں، کرتا ہوں، پڑے گا  
 یہ دنیا ایک تدریک کو ٹھہری ہے دل و دارغ سیاہ ہوتے جاتے ہیں  
 پاکیزہ دہی رہتے ہیں جن کو گرو بچا لیتا ہے اور شہد نے جن کے تکیہ کی آگ بجھا دی ہے  
 اے ناک جو شہنشاہوں کے شہنشاہ سے بھی بڑا ہے اس کا نام لینے سے نجات ملتی ہے  
 اے خدا میں تیرا نام یاد رکھوں اور یہی موتی خریدوں  
 خود غرض لوگ اس دنیا میں پھنسے رہ جاتے ہیں جب کہ گرکھ اس اتھار ساگر سے پار اتر جاتے ہیں

(۶۳ - ۶۴)

۸۵  
 لایا مایا بھارتے رگھے لیکن مایا کسی کے ساتھ نہ گئی  
 روح شش و پنج میں پرواز کر گئی اور مایا ہمیں دھری رہ گئی  
 جوئے لوگ موت کی گھڑیاں گھنٹے رہتے ہیں لیکن ان کے بد اعمال ان کے ساتھ چل پڑتے ہیں  
 اگر نیک اوصاف ساتھ ہوں تو دل دنیا کی طنز و جرح نہ کرے اور اپنے آپ میں سکھ رہے  
 لوگ ہیں کہ میری میری کرتے چھاتے ہیں۔ مالک کا نام یاد کیے بغیر یہ زندگی مصائب میں کٹ گئی  
 کہاں گئے وہ تیرے قلعے اور محل۔ وہ قلعے، مندر اور محل مداری کا کھیل ہو گئے  
 اے ناک بچے نام کے بغیر دنیا میں آنا اور جانا بے معنی ہے  
 وہ نیکار سب کچھ جانتا ہے اور وہ ہوشیار اور ذی ہوش دوست ہے

(۹۳۵ - ۳۶)

۸۶  
 اے ناک اگر کوئی دولت دے دے تو لوگ شرم و جہانک ترک کر دیتے ہیں  
 ایسی دولت دوست کیسے ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے آگے جا کر سزا ملے  
 جن کے پاس دنیاوی خزانے ہیں انہیں تو کنگال کہنا چاہیے  
 جن کے دل میں تو سما ہوا ہے وہی انسان اوصاف کے سمندر ہیں

دکھی دُنی سہیڑیے جائے تو گئے دکھ ॥  
 نانک سچے نام بن کے ناں تھی بھکھ ॥  
 روپی بھکھ : اترے جاں دیکھاں ناں بھکھ ॥  
 جے تے رس سریر کے تیتے نگ ہی دُکھ ॥ ۲ ॥  
 اندھی کمی اندھ من ، من اندھے تن اندھ ॥  
 چکڑ لائیے کیا تیتے جاں تے پتھر بندھ ۥ  
 بندھ ٹٹا بیڑی نہیں ناں تلہا ناں با تھ ॥  
 نانک سچے نام بن کیے دُجے ساتھ ॥ ۳ ॥  
 لکھ من سوٹیا لکھ من تپا لکھ ساہا سہا ۥ  
 لکھ سکر لکھ وایے نیجے لکھی گھوڑی پاتساہ ॥  
 جتے ساوٹنگھنا امن ، پانی ، اسگاہ ॥  
 کندھی دس ناں آواٹی دھابی پوئے کہاہ ॥  
 نانک اوتھنے جانی ایہ ہی ساہ کئی پاتساہ ॥ ۴ ॥

دارلدار، پڑی ۲۱، سلوک ۲۱، ۲۲، ۲۳

## نام

۸۷  
 ساچا صاحب ساچ نامے بھاکھیا بھاؤ اپار ॥  
 آکھے منے دیہ دیہ دات کرے داتا ر ۥ  
 پھیر کہ اگے رکھے جس دے دربار ॥  
 موہو کہ بون بوسیے جت من دھرے پیار ॥  
 اوت ویلا پچ ناؤ دڈ یاٹی وچار ॥  
 کرمی آوے کپڑا ندھی موکھ دوار ۥ  
 نانک اے دے جائے سب آپے سچیا ر ॥ ۴ ॥

جپ پڑی ۲

۸۸  
 موتی تانند اسے رتنی تاہو دے جڑاؤ ॥  
 کستور، نگو، اگر چندن بیپ آوے چاؤ ॥  
 مت دیکھ بھولا دیرے تیرا جت نہ آوے ناؤ ۥ ۱ ॥  
 ہر بن جو جل بل جاؤ ۥ  
 میں اپنا گڑ بچھو دیکھیا اور ناں ہی تھاؤ ۥ ۱ ۥ دھاؤ

دولت بڑی تنگی سے جمع ہوتی ہے اور اس کے ہاتھ سے نکل جانے پر بھی گہرا دکھ ہوتا ہے  
اے نایک سچے نام کے بغیر کسی کی پرس کی آگ ٹھنڈی نہیں پڑتی  
حسن و جمال دیکھتے ہوئے خواہشات نہیں رجاتیں۔ دیکھتے رہنے سے بھوک بڑھتی ہے  
جسم کے پختے بھی ارمان ہیں وہ آخر کار رنج و الم کا باعث بنتے ہیں  
بڑے اعمال سے دل اندھا ہو جاتا ہے اور اندھا دل جسم سے اندھے کام کراتا ہے  
اگر پتھر دل کا بندھ ٹوٹ جائے تو کیچڑ سے کیسے رکے گا  
بندھ ٹوٹ گیا تو نہ کشتی کام آئے گی نہ کوئی پتوڑا اس طوفان کی گہرائی ناپ سکے گی  
سچے نام کے بنا کتنے ہی جہنم ڈوب گئے

لاکھوں من سونا اور چاندی ہو تو لاکھوں راجوں کا ہمارا جہنم بنتا ہے  
لاکھوں شکر، باجے کا بجے ہوں، لاکھوں گھوڑوں کی فوج ہو اور ان کے ساتھ لاکھوں ہی نیسے ہوں  
مگر وہ سب دنیا کے اس انتھا ساگر سے پار نہیں ہو سکتے۔ اسی میں ڈوب جاتے ہیں جس سمندر کو پار کرنا منظور ہے اس میں خواہشات کا  
کھوتا ہوا پانی ہے

اس میں ڈوبے ہوئے لوگ بیچ رہے ہیں۔ شور مچا رہے ہیں  
ایسے شور و شغب میں کسے پتہ چلتا ہے کہ کون راجہ ہے اور کون ہمارا جہنم۔ مطلب تو یہ ہے کہ جو پار اتر جاتا ہے وہی بادشاہ ہے

(۱۲۸۷)

۸۷

ہمیشہ رہنے والے مالک کا انصاف بھی دوامی ہے۔ بے پناہ محبت اس کی بولی ہے  
یہ جو اس کی نعمت ہے بھگت لوگ (بندگانِ خدا) اس سے طلب کرتے ہیں اور یہ التجا کرتے ہیں کہ یہ نعمت بخشش دو اور وہ داتا یہ نعمت  
بخشتا ہے

پھر اس کے سامنے کیا نذرانہ رکھا جائے کہ اس کی بارگاہ میں اس کے دیوار حاصل ہوں  
منہ سے کون سے الفاظ ادا کریں کہ وہ ہم سے محبت کرنے لگے  
آرت دلیئے "سچا نام تو اور خدا کی عظمت پر غور کرو

جسم نیک اعمال سے ملتا ہے لیکن نجات کا دروازہ مالک کی ہر سے کھلتا ہے  
اے نایک! اس کے نام کے ور سے یوں محسوس کرو کہ یہ ساری دنیا اسی کا ٹھہر ہے

(۲)

۸۸

موتیوں کے گھر بنائے جائیں اور اس کے درو دیوار میں جواہرات چڑے ہوں  
کستوری، کبیرا، اگر اور چندن کا اس پر پیپ کرو۔ ایسا پیپ کہ دیکھ کر دل خوش ہو جائے  
لیکن انھیں دیکھ کر خدا کو نہ بھلا دینا

اس کے نام کے بغیر روح جل کر خاکستر ہو جائے گی  
میں اپنے گرو سے پوچھ کر دیکھ چکا ہوں۔ اس کے سوا کسی کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں

لے رات کے چوتھے پہر کو امرت ویلا کہا جاتا ہے۔

دھرتی تاہیرے لعل جڑتی پلکھ لعل جڑاؤ ॥  
 مونی مکھ منی سوہے کرے رنگ پساؤ ॥  
 مت دیکھ بھولا دلیرے تیرا چیت نہ آئے ناؤ ॥ ۲ ॥  
 سدھ ہوداں سدھ لائی ردھ آکھا آؤ ॥  
 گیت پرگٹ ہونے ویسا لوک راکھے بھاؤ ॥  
 مت دیکھ بھولا دلیرے تیرا چیت نہ آئے ناؤ ॥ ۲ ॥  
 سلطان ہوداں میل مسکر تخت راکھا پاؤ ॥  
 حکم حاصل کری بیٹھا نا نکا سجدہ واؤ ॥  
 مت دیکھ بھولا دلیرے تیرا چیت نہ آئے ناؤ ॥ ۲ ॥ ۱ ॥

سری راگ

۸۹

بھریے ہند پیرتن دیہہ ۛ پانی دھوئے اترس کھیر ॥  
 موت پلیتی کپڑ ہوسے ۛ دے صاہون لیئے او دھوئے ॥  
 بھریے مت پاپاں کے سنگ ۛ اوہ دھوپے ناوے کے رنگ ॥  
 پنی پانی آکھن ناہ ۛ کر کر کرنا مکھ لے جاہ ॥  
 آپے بیج آپ ہی کھا ۛ نانک حکلی آوو جاہ ॥ ۲۰ ॥

جپ، پڑھی۔ ۲۰۰

۹۰

کوٹ کٹی میری آرجا پون پی اُن آپ یاؤ ॥  
 چند سورج دوسے گھڑے نہ دیکھاں سینے سون نہ تھاؤ ॥  
 بھی تیری قیمت نہ پوسے ہاؤ کیوڑ آکھا ناؤ ॥ ۱ ॥  
 ساچا نہ کارج تھائے ॥  
 سن سن آکھن آکھا جے بھاوے کرے تھائے ॥ ۱ ॥ راؤ  
 کٹیا وار دار دیسن پیسا پائے ॥  
 اگی سیتی جاپیا بھم سیتی رل جاؤ ॥  
 بھی تیری قیمت نہ پوسے ہاؤ کیوڑ آکھا ناؤ ॥ ۲ ॥  
 پنکھی جوئے کے جے بھواسے اسانی جاؤ ॥  
 ندی کسے نہ آؤ او ناں کچھ پیا نہ کھاؤ ॥  
 بھی تیری قیمت نہ پوسے ہاؤ کیوڑ آکھا ناؤ ॥ ۳ ॥  
 نانک لاگد مکھ مناں پڑھ پڑھ کیچے بھاؤ ॥  
 مسوٹ نہ آوے لیکن پون چلاؤ ॥  
 بھی تیری قیمت نہ پوسے ہاؤ کیوڑ آکھا ناؤ ॥ ۲ ॥ ۴ ॥

سری راگ



فرش محل و گھر سے جڑا ہو، اس پر جواہرات سے رقعہ پلنگ پڑا ہو  
اس پر حسین و جلیل عورت بیٹھی ہو جس کا چہرہ موتیوں سے آراستہ ہو اور وہ دل آویز ناز و اما سے کام لے رہی ہو  
اسے دیکھ کر خدا کو نہ بھلا دینا۔ اس کے نام کا ورد نہ بھول جانا  
ہی سدا (درویش) بن جاؤں اور سدا ہیوں! درویش نہ رموز کا استعمال کروں اور میرے کہنے پر سب خوشیاں اور نعمتیں میرے سامنے  
دست بستہ آکھڑی ہوں۔

جب چاہوں غائب ہو جاؤں جب چاہوں سامنے آ جاؤں، لوگ میرے قدموں پر سجدہ کریں  
ان باتوں کے ہوتے ہوئے خدا کو نہ بھول جانا۔

بادشاہ بن جاؤں، فوج اکٹھی کروں اور تخت پر جلوہ افروز ہو جاؤں  
میرا حکم چلے، دولت کا ڈھیر لگ جائے۔

نانک یہ سب ہوائی قلعے ہیں۔ خدا کا نام لینا نہ چھوڑو

۸۹

ہاتھ پاؤں دھو یا جسم مٹی سے لت پت ہو جائیں تو وہ پانی سے صاف ہو جاتے ہیں

اگر پیشاب سے کپڑے غلط ہو جائیں تو صابن سے صاف ہو جاتے ہیں

اگر عقل گنہ گار ہو تو سبیل ہو جائے تو اس سے محبت کرنے پر وہ صاف ہو جاتی ہے

گناہ گار اور نیک۔ یہ الفاظ صرف کہنے کے نہیں ہیں۔ جو سبھی عمل کرتے ہیں وہی اعمال ہمارا حساب رکھتے ہیں۔

اپنا بویا ہوا آپ ہی کھانا پڑتا ہے۔ اسے ناک! اپنے اعمال کے نتیجے کے طور پر یہیں خدا کے حکم سے دینے اور لینے کے چکر میں بھٹکنا پڑتا ہے

۹۰

میری کروڑوں سال کی عمر ہو۔ میرا کھانا پینا محض ہوا ہو

میری گچھائیں چاند اور سورج نظر نہ آئیں۔ سونے کے لیے خواب میں بھی جگ نہ ہو

تب بھی تیری کوئی قیمت نہیں لگا سکتا۔ میں کیا بتاؤں وہ جولاہانی خدا ہے اس کا تیرا لاشانی ہے۔ تیرا نام کتنا عظیم ہے۔

ہم سن سن کر تیرا ذکر کرتے ہیں۔ خدا کی مہر ہو تو پھر کوئی اس کا منظور نظر بنتا ہے

اگر بار بار تیروں سے بندھنے پر میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤں اور چٹکی میں پیسا جاؤں

اور پھر آگ میں جلا کر خاک کر دیا جاؤں

تب بھی تیری قیمت کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔ میں کیا بتاؤں کہ تیرا نام کتنا عظیم ہے

پرندہ بن کریں اڑتے اڑتے سیکڑوں آسمان پار کر جاؤں

اتنی دو ماہ بیچ جاؤں کہ کوئی مجھے دیکھ نہ سکے۔ کچھ بھی دکھاؤں یہیں

تب بھی تیری قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ میں کیا بتاؤں کہ تیرا نام کتنا عظیم ہے

اسے ناک! اگر لاکھوں سن کتنا ہیں پڑھ پڑھ کر ان کے مفہوم تلاش کروں

ہوا کا قلم بناؤں اور کبھی نہ ختم ہونے والی روشنائی استعمال کروں

تب بھی تیری قیمت کا اندازہ نہیں لگ سکے گا۔ میں کیا بتاؤں کہ تیرا نام کتنا عظیم ہے

(۱۴-۱۵)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری روح پر ہمارے اعمال کی چھاپ پڑتی ہے۔

سو جیو یا جس من دسیا سوئے ۛ نانک اور نہ جیوئے کوئے ۛ  
 جے جیوئے پت لھتی جائے ۛ سبھ طام جے تا کچھ کھائے ۛ  
 راج رنگ مال رنگ رنگ رتا پئے ننگ ۛ نانک ٹھگیا ٹٹھا جلے ۛ  
 دن ناوے پت گیا گوائے ۛ ۛ ۛ م ۛ ۛ ۛ  
 کیا کھارے کیا پیدھے ہوئے ۛ جامن ناہی سچا سوئے ۛ  
 کیا سیرہ کیا گھوڑا ٹٹھا کیا میدا کیا ماس ۛ  
 کیا کپڑا کیا سبج سکھالی کیجے بھوگ ولاس ۛ  
 کیا سکر کیا نیب کھواسی سبھ ٹول وناس ۛ

دارما جھ پڑی ۱۰-اسلوک ۱-۲

پہرا آگن ہوئے گھر بادھا، بھو جن سا رکرائی ۛ  
 سکے رو گھ پانی کر پیوں دھرتی حق چلائی ۛ  
 دھرتا راجی انبر تولی پیچھے ٹنک چڑائی ۛ  
 ایہہ وڈو دھا مارا ناہی سبھ سے نتھ چلائی ۛ  
 ایتانان ہووے من اندر کری بھی آکھ کرائی ۛ  
 جے وڈو صاحب تے وڈو داتی دے کرے رجائی ۛ  
 نانک ندر کے جس اوپر سچ نام وڈیائی ۛ ۛ ۛ م ۛ ۛ ۛ

دارما جھ پڑی ۹-اسلوک ۲

دوئے دیوے چو دھرتی نالے ۛ جے تے جیو تیتے و نچارے ۛ  
 کھلے ہٹ ہوا دا پار ۛ جو پہنچے سو چلن ہار ۛ  
 دھرم دلال پائے نسان ۛ نانک نام لاہا پروان ۛ  
 گھرائے وجی دادھائی ۛ سچ نام کی ملی وڈیائی ۛ ۛ ۛ م ۛ ۛ ۛ

دارما جھ پڑی ۱۳-اسلوک ۱

جی نہ پائیو پریم رس کنت د پائیو ساؤ ۛ  
 سبھ گھر کا پاہونا جیو آیا تیر جاؤ ۛ ۛ ۛ م ۛ ۛ ۛ

زندہ وہی ہے جس کے دل میں خدا کی یاد بسی ہوئی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی زندہ نہیں  
 اگر وہ زندہ بھی ہے تو بے عزت ہو کر رہے گا۔ جو کچھ وہ کھاتا پیتا ہے سب بے کار جائے گا  
 ایسا انسان حکومت، دولت اور دوسری رغبتوں میں غرق ہو کر بے حیائی سے ناپاچ رہا ہے۔ اے نانک! وہ تو ٹٹ رہا ہے  
 نام کے بغیر اس نے اپنا وقار کھو دیا ہے  
 اچھا کھانے اور اچھا پہننے سے کیا فائدہ اگر دل میں خدا کی یاد نہیں ہے  
 میرے، گھس، گڑ اور دوسری مٹھائیاں، میدہ اور گوشت کھانے سے کیا فائدہ  
 اچھی پوش کہیں پہننا اور نرم سبج پر لیٹ کر رنگ رلیاں مانا  
 بھاری لشکر کھنا، کینز میں اور خادم رکھنا، محلوں میں رہنا  
 یہ سب بے کار ہے اے نانک! مالک کے نام کے بغیر یہ سب فانی اشیا ہیں۔

(۵۱۴۲)

اگر میں آگ کے کپڑے پہن لوں۔ برف میں گھربنا لوں، لوہا چالوں  
 سب تکامیت پانی کی طرح پی جاؤں زمین ہانک کر آگے لگا لوں  
 ترازو لے کر ایک پڑے میں سارا آسمان رکھوں اور دوسرے میں ایک ٹکڑا رکھوں اور دونوں پڑے برابر کر دوں  
 اپنا جو داس طرح پھیلا دوں کہ کبھی مت نہ سکوں۔ سب پر فتح پا کر جیسے چاہوں کروں  
 دل میں اتنی طاقت بھروں کہ جو چاہوں کروں اور دوسروں سے من مانی کراؤں  
 یہ سب نعمتیں مالک کی ہیں اور وہ اپنی مرضی سے یہ نعمتیں دیتا ہے۔ جتنا بڑا وہ خود ہے اتنی ہی بڑی اس کی نعمت ہے  
 لیکن جس پر اس کی نظر کرم ہوا سے وہ سچے نام اور حمد و ثنا کی نعمت عطا کرتا ہے

(۱۴)

سورج اور چاند دو چراغ ہیں، چودہ طبق ہیں اور ان چودہ طبقوں کی منڈیوں میں یہ انسان تاجر ہیں  
 منڈی گنتی ہے تو سودے ہوتے ہیں۔ جو کچھ یہاں نظر آتا ہے اسے آخر کار یہاں سے جانا ہے  
 دھرم کا دلال گھڑیوں پر نشان لگاتا ہے  
 جنھوں نے نام کی نیکہ کاٹی کی ہے وہی خدا کے منظور نظر ہوں گے۔  
 جب گھر لوٹیں گے تو مبارک باوٹے لگیں اور شہنائی بجے گی۔ سچے نام کی عظمت ان ہی کو ملے گی

(۷۸۹)

جو محبت کی لذت سے آشنا نہیں ہوتے اور جنھوں نے وصال خدا کا لطف نہیں اٹھایا  
 وہ سونے گھر کے ہماؤں کی طرح ہیں۔ وہ کچھ حاصل کیے بغیر خالی ہاتھ آتے ہیں اور خالی ہاتھ چلے جاتے ہیں

سو آلاے دنے کے راتی ملن سہنس ॥  
 صفت سلاہن چھڑکے کر گئی لگ ہنس ॥  
 پھٹ ای دیہا جو یا چت کھائے ودھایا پیٹ ॥  
 نانک سچے نام دن بچے دشمن ہیٹ ॥ ۲ ॥

دارسو ہی ۱۶۱۷ ملوک ۲۰۱

۹۵

تیرتھ ناو ن جاؤ تیرتھ نام ہے ॥  
 تیرتھ سب د بچار انتر گیان ہے ॥  
 گر گیان سا چا تھان تیرتھ دس پر ب سدا ہرا ॥  
 ہاؤ نام ہری کا سدا جا جو دیہہ پر کید دھرنی دھرا ॥  
 سنسار روگی نام داڑو میل لا گے سچ بنیاں ॥  
 گرداک نزل سدا چان ننت ساچے تیرتھ مجناں ॥ ۱ ॥  
 دھن سری چھنت

۹۶

چنل چیت نہ رہی ٹھائے ۛ پھری رگ انکوی کھائے ॥  
 چن کل از دھارے چیت ۛ چر جیون چیتن ننت نیت ॥  
 چنت ہی دیسے سب کوئے ۛ چیتے ایک ہی سکھ ہوئے ۛ  
 چت دسے راسے ہر نامے ۛ کمت بھی پات سیر گھر جائے ۛ ۲۲ ॥  
 رام کلی دکھنی ، اداکار

۹۷

ایہ دھن سرب رہیا بھر پور ۛ من مکھ پھرے سے جانے دور ۛ ۱ ॥  
 سو دھن دکھ نام روئے ہارے ۛ جس تو دیہے سے نس تائے ۛ ۱ ۛ رہاؤ  
 ناں ایہ دھن چلے نہ تسکے جائے ۛ نہ ایہ دھن ڈوبے نہ اس دھن کاوٹے سہلے ۛ ۲ ॥  
 اس دھن کی دیکھو ڈوبائی ۛ سبھے ماتے ان دن جائی ۛ ۳ ॥  
 اک بات اویس نو ز بجائی ۛ اس دھن بن کیہ کن پر دم گت پائی ۛ ۲۱ ॥  
 بھنت، نانک اکٹھ کی کتھا سائے ۛ ست گڑے تا ایہ دھن پائے ۛ ۵ ۛ ۸ ॥  
 مارو

وہ خدا کی حمد و ثنا چھوڑ کر مردہ جانوروں کی ہڈیاں نوچ رہے ہیں  
یعنی حرص و ہوس کے سمندر میں غرق ہو گئے ہیں  
کھا کھا کر توند بڑھانے پر زور دے رکھا ہے  
نانک کہتے ہیں کہ سچے نام کی محبت کے سوا جتنے بھی لگاؤ ہیں وہ سب انسان کے دشمن ہیں

(۷۹۰)

۹۵  
تیرتھوں پر نہانے کے لیے کیا جاؤں اصل تیرتھ تو خدا کا نام ہے  
شبد کا و چار ہی تیرتھ ہے اور جس کے ذریعے گیان حاصل ہوتا ہے وہی میرا تیرتھ ہے  
گرد کا گیان ہی تیرتھ ہے۔ یہی دس تہواروں اور دسویں کے اشٹان (گنگا کا جنم دن) کا پھل دینے والا ہے  
میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ اسے خالق عالم مجھے ہری کے نام کا گیان دے  
یہ دنیا رلیں ہے اور نام خدا اس مرض کا علاج ہے۔ صداقت کے بغیر دل میلا ہو جاتا ہے  
گر بانی پاکیزہ ہے جو ہمیشہ روشنی بخشی ہو۔ اس سچے تیرتھ میں اشٹان کرو

(۷۸۷)

۹۶  
یہ چنچل من ایک جگہ ننگ کر نہیں رہتا۔ من کا سرن چوری چھپے ہوس کے انگور کھاتا ہے  
دل میں اگر سچے خدا کے مقدس قدموں کی یاد میں جاسے تو حیاتِ جاوداں اور ادراکِ جاودانی میسر آتا ہے  
ویسے تو ہر انسان پریشان نظر آتا ہے لیکن جس کا خیال خدا کی جانب ہو وہ سرور و مطمئن ہو جاتے ہیں  
جس کے من میں ہری کا نام بس جاتا ہے وہ نجات پا کر با عزت گھر کو لوٹتے ہیں

(۹۶۲)

۹۷  
خدا کے نام کی دولت ہر جگہ موجود ہے۔ من مکھ لوگ اسے لا حاصل مان کر خواہ مخواہ بھٹک رہے ہیں  
یہ نام کی دولت ہمارے دل میں ہے۔ جسے اب خدا تو یہ دولت دے دیتا ہے اسے نجات حاصل ہو جاتی ہے  
یہ دولت نہ ملتی ہے نہ اسے چورے جاسکتا ہے۔ نہ پانی میں ڈوبتی ہے نہ ایسے دولت مند کو کوئی سزا ملتی ہے  
اس دولت کی ایک اور خوبی بھی ہے کہ اس کا ہر ایک دن سرستی میں گزر جاتا ہے  
سنو ایک نرالی بات۔ اس دولت کے بغیر کبھی کسی نے بلند رتبہ حاصل نہیں کیا  
نانک کہتے ہیں کہ میں تمہیں ناقابلِ بیان خدا کی کہانی سناتا ہوں۔ جسے گرو مل جائے اسے ہی یہ دولت حاصل ہوتی ہے

(۹۹۱)

لے اشٹی، چورس، امدوس، سکرانت، پورن ماسی، اترائن، چندرائن، دیتی پات، چاند اور سورج کے گرہن

## شبد

۹۸

ہو گرو پوچھو اپنے گرو پچھ کار کاؤ ۱  
 سبب ملا جی من بیسے ہوئے دکھ جل جاؤ ۲  
 سببے ہوئے ملاؤ اس سچے سا پر ملاؤ ۵ ۱  
 سبب رتے سے نہ لے حج کام کرودھ اہنکار ۱  
 نام سلاہن صد سا ہر را کھے اردھار ۱  
 سو کیو منوی و سا بیسے سبب جیا کا آدھار ۶ ۱  
 سببے سوار ہے پھر سے نہ دو جی وار ۱  
 سببے ی تے پائیے ہرنے لگے پیار ۱  
 بن سببے جگ بھولا پھرے رجنے ولرو وار ۷ ۱  
 سبب سال ہے آپ کاؤ وڈو ہر وڈیری ہوئے ۱  
 مگر بن آپ نہ چینیے کہے سننے کیا ہوئے ۱  
 نانک سبب پچھانیے ہوئے کرے نہ کرے ۸ ۱

سری راگ اسٹ پدیا

۹۹

بارہ میو راول کھپ جاوے بیچہ چھیا یہ سنیا ۱  
 جوگی کا پڑیا سر کھو تھے بن سببے گل پھاسی ۱ ۱  
 سبب رتے پورے بیراگی ۱  
 آؤ ہٹ ہٹ ہم بھیکیا جاچی اک بھائے بولاگی ۱ ۱  
 برہمن فاد پڑے کر کر یا کرنی کرم کرائے ۱  
 بن بوجھے کچھ سو جھے ناہین من مکھ وچھو دکھ پائے ۱  
 سببے سو سوچا چاری ساچی درگہ مانے ۱  
 ان دن نام رتن مل لاگے جگ جگ سا پر سمانے ۲ ۱  
 لگے کرم دھرم سچ سچ تپ تپ تیرتھ سببے ۱  
 نانک ست گڑے ملاٹیا دوکھ پرا چھت کال نئے ۴ ۱ ۴ ۱

پرہاتی

میں اپنے گروے پوجتا ہوں تاکہ جو بات وہ بتائے میں اسی پر عمل کروں گا  
میں زبان سے اس کی تعریف کروں تاکہ خدا کا نام دل میں بس جائے۔ پھر انا کا دکھ درد دور ہو جائے گا  
تب آسانی سے وصال نصیب ہوگا اور سچے نام کے ذریعہ دل میں خدا مذب ہو جائے گا  
جو لوگ شہیدیں مصروف ہو گئے ان کے دل کا میل دور ہو گیا اور انھوں نے جو بس غفر اور انا سے نجات حاصل کر لی  
جو لوگ اسے دل میں لیا کر روزانہ اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں ان کو ہی نجات حاصل ہوگی  
جو تمام انسانوں کا آسرا ہے اُسے کیوں فراموش کیا جائے  
جن لوگوں نے شہید کے ذریعہ تکبر کو نیست و نابود کر دیا ہے وہ دوسری بار پیدا ہو کر نہیں رہیں گے  
شہید کے ذریعہ ہی آدمی خدا سے جاملتا ہے  
شہید کے بغیر دنیا تو ہمارے میں گھری ہوئی ہے اور بار بار اسے رگ و پیدائش کے چکر میں پھنسا پڑتا ہے  
ہر کوئی اپنی تعریف کرنا ہے اور اپنے آپ کو سب سے بڑا مانتا ہے۔  
گروہ کے بغیر اپنی اصلیت کا پتہ نہیں چلتا۔ کوری گپ ہانکنے سے کچھ نہیں بنتا۔  
اسے نامک! شہید کے ذریعہ جب اپنی اصلیت سامنے آجاتی ہے تو پھر ان غرور کے چنگل سے آزاد ہو جاتا ہے

(۵۸)

ماولائے اپنے بارہ پیتھوں میں دماغ سوڑی کرتے ہیں اور سیاسی اپنے دس فرقوں میں گمراہ رہتے ہیں  
وہ کا ہڑیے جوگی ہوں یا قابل پرستش جینی ہوں سب کے گلے میں موت نے پھندا ڈال رکھا ہے  
پورے برائی دی ہیں جو شہید میں رہا بس گئے ہیں  
ساڑے تین ہاتھ کے جسم میں جو روشنی ہے وہ خدا کے نور کا حصہ ہے  
برہمن گرنتھ پڑھتے ہیں اور ان میں بتائے گئے دس اعمال خود بھی اپناتے ہیں اور دوسروں کو بھی ان اعمال پر مجبور کرتے ہیں  
لیکن اس مالک کے جلوے کے بغیر کچھ نہیں سو جتنا۔ من مکھ لوگ مالک سے پھوڑ کر دکھ پا رہے ہیں  
جو شہید کے ذریعہ اس سے جاملے ہیں وہی نیک طینت ہیں  
سچی مدگاہ میں ان کو ہی عزت ملے گی۔ ان کی لوح خدا سے لگی رہتی ہے۔ وہ ہمیشہ صداقت سے شرابور رہتے ہیں  
سبھی گرم، اور صدم، تقدس، وصال، جب تپ اور تیرتھ شہید میں مضمر ہیں  
اسے نامک! جب اس کی ہر سے ست گرو مل جائے تو دکھ، ہاپ اور موت کا ڈر دور بھاگ جاتا ہے

(۳۳۲)

## حمد و ثنا

۱۰۰

دخ کرد و بخار ہو و کھر لبہ سال ۱۱  
 تیس دست و سائیے جیسی بھے نال ۱۱  
 آگے سادہ سجان ہے لیس دست سال ۱۱ ۱۱  
 بھائی رے رام کہو چت لائے ۱۱  
 ہر جس و کھرے چلو ساؤ و یکھے پیائے ۱۱ ۱۱ رہاؤ  
 جہاں راس نہ پڑے کیوں تیاں مکھ ہوئے ۱۱  
 کھوئے وچ نہ و بچھے من تن کھوٹا ہوئے ۱۱  
 پھیا ہی پھا جھے رگ چو دوکھ گھنوں رت ہوئے ۱۱ ۲۱  
 کھوئے پوتے نہ پوے تن ہر گز درس نہ ہوئے ۱۱  
 کھوئے بات نہ پت ہے کوٹ نہ بیھس کوئے ۱۱  
 کھوئے کھوٹ کا دنا آئے گیا پت کوئے ۱۱ ۳۱  
 نانک من سمجھائیے گر کے سب سالاہ ۱۱  
 رام نام رنگ رتیا بھار نہ بھرم تنہا ۱۱  
 ہر چپ لایا اگلا زبجو ہر من ماہ ۱۱ ۴۱ ۱۱ ۲۳

مری راگ

۱۰۱

تو سلطان کہا ہاؤ یا تیری کون وڈائی ۱۱  
 جے تو دیر ہو کہو سامی مے مور کھ کہن نہ حائی ۱۱ ۱۱  
 تیرے گمن گاداں دیہہ بھائی ۱۱  
 جیسے پک میہ رہو رہائی ۱۱ ۱۱ رہاؤ  
 جو کچھ ہو دا سب کچھ تجھ تے تیری سہرا سنائی ۱۱  
 تیرا نت نہ جانا میرے صاحب میں اندھے کیا چرائی ۱۱ ۲۱  
 کیا ہاؤ کھن کھن کھن دیکھاں میں اکھ نہ کھننا جانی ۱۱  
 جو تہ سھاوے سوئی اکھ تل تیری وڈیائی ۱۱ ۳۱  
 ایسے کوکر ہاؤ بگنا سھو کا اس تن تائی ۱۱  
 بھگت ہن نانک جے ہوئے گاتا خھے ناؤ نہ جانی ۱۱ ۴۱ ۱۱

بلول



اے تاجرانساؤ! تجارت کرتے ہوئے سودا سوچ سمجھ کر خریدنا  
 وہی چیز مول لینا جو ہمیشہ تمہارے کام آئے  
 مالک بہت سمجھ دار ہے وہ تمہاری خریدی ہوئی چیز کو غور سے دیکھے گا  
 بھائیو! ایک شو ہو کر خدا کا نام لو  
 یہاں سے اس کے نام کا مل خرید کر آگے بڑھو خدا سے دیکھ کر بہت خوش ہوگا  
 جن کی گرہ میں سکھ کی پونجی نہیں انہیں سکھ کیسے ملے گا  
 کھوٹے سودے میں دل بھی کھوٹا ہو جاتا ہے اور تن بھی  
 ان کا وہی حشر ہوگا جو پھنسنے میں جکڑے ہوئے ہرن کا ہوتا ہے  
 کھوٹے سکے نقیلی میں نہیں آتے۔ کھوٹے کو ذرا ملتا ہے نہ گرو  
 کھوٹا انسان گناہ کرتا ہے اور اس دنیا میں اپنی عزت کھو بیٹھتا ہے  
 اے نانک! گربانی کے ذریعہ خدا کی حمد و ثنا میں محو رہو  
 جو خدا کے نام میں ریختے ہوئے ہیں ان کے سر پر گناہوں کا بوجھ ہوتا ہے نہ توہمات کا  
 خدا کا نام لو بہت فائدہ ہوگا۔ اسے دل میں بس کر بے خوف ہو جاؤ

(۲۲-۲۳)

تو بادشاہ ہے اور میں تجھے اپنا مالک کہہ کر تیری توصیف کرتا ہوں۔ میری توصیف سے تو زیادہ عظیم نہیں ہو جاتا  
 اے میرے مالک! تو مجھ سے جو کچھ کہلاتا ہے میں وہی کہتا ہوں۔  
 مجھ سا جاہل تیری تعریف نہیں کر سکتا  
 مجھے بتا کہ میں کیسے تیری تعریف کروں  
 تیری رضا میں راضی رہ کر صداقت پر قائم رہوں  
 یہ ضاری دنیا تیری تخلیق ہے یہ تیرا ہی معجزہ ہے  
 اے مالک میں تیری انتہائے واقف نہیں ہو سکتا۔ میں اندھا ہوں۔ میں کیا ذمات دکھاؤں  
 میں تیرے گمن کیا گاؤں۔ میں کہہ کہہ کر تھک گیا ہوں لیکن تیری وسعت میرے بیان کے دائرے میں نہیں آتی  
 لیکن اگر تجھے پسند ہو تو میں تیری عظمت کا کچھ ذکر کروں گا۔  
 تیرے در پر بے شمار سنگ ہیں۔ میں بھی بیگانہ ہوں اور حیوانی ضروریات کے لیے بھرنکتا رہتا ہوں  
 نانک! اگر تو خدا کی پرستش نہیں کرے گا تو اس کی عظمت کم نہیں ہوگی

(۷۹۵)



اچھی صحبت میں جا کر انسان افضل و اعلیٰ ہوتا ہے وہ نیک باتوں کی طرف رجوع کرتا ہے اور بڑی بائیں چھوڑ دیتا ہے  
گرو کی خدمت کیلئے بغیر ”سچ“ کا مقام حاصل نہیں ہوتا

(۲۱۴)

کلرٹی یعنی غیر پیداواری پانی کے جوڑ میں کو امل مل کر نہاتا ہے  
برسی عادتوں سے اس کا من بھی میلا ہے اور تن بھی۔ اس کی غلاظت سے بھری چوپان میں سے بدبو آ رہی ہے  
ہنس یعنی نیک فلینٹ لوگ مغوس پرندے کی صحبت میں رہ کر اپنے اس ساگر کو بھول گئے جہاں وہ موتی پکھتے ہیں  
اسے دانشورو! بڑی صحبت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ بڑی صحبت کا انجام اپنی نظروں میں رکھو  
بہتر یہی ہے کہ سنتوں کے قدموں پر سجدہ کر کے گرکھوں (پاکبازوں) جیسے عمل کرو  
جب گرد کے دریا و اسے تیرتے ہیں غسل کرو گے تو پاک و صاف ہو جاؤ گے۔

(۱۴۱۱)

وہ سچ کہتے ہیں اور اس میں ذرہ بھر بھی جھوٹ نہیں۔ گرکہ لوگ مالک کے حکم کے آگے ہر سلیم خم کرتے ہیں اور سچے خدا کا آسرا لے کر لیا جاں  
کے اثر سے نجات حاصل کر لیتے ہیں  
سچ کی اوٹ لینے سے موت کا خون دودھ ہو جاتا ہے  
من مکھ لوگ تو ہر وقت موت سے خون زدہ رہتے ہیں۔ گرکہ لوگ نام کا ارت پی کر مالک کے گن گاتے رہتے ہیں  
وہ اپنے آپ میں جذب ہو کر ”سچ“ کی حالت کو پہنچ جاتے ہیں  
یہ لطف مالک سے صحبت کی مستی میں ملتا ہے  
گرد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہ کبھی نہیں ڈگمگاتے۔ گڑت کی صداقت میں رہنے پر وہ خود بخود یاد خدا میں محو رہتے ہیں  
نام کا آب حیات پی کر صداقت کی تلاش کرتے ہیں  
گرکہ نے دوست گرد سے وصال کے بعد اس کا پیغام لیا اور اسے اپنی رگ و پے میں بسایا  
اپنے آپ کو پہچان کر انھوں نے خدا کے رموز سمجھ لیے ہیں  
ان کا کھانا پینا بھی خدا کا برتر نام ہے۔ ایسے لوگ ہنس ہوتے ہیں ان میں صداقت کی بے پناہ چمکی ہوتی ہے  
وہ ہر جگہ صرف اسی کا ظہور دیکھتے ہیں  
نیک اعمال کے باعث وہ دنیا سے بے نیاز ہیں۔ گرو کی خدمت سے انھیں اعلیٰ رتہ نصیب ہو چکا ہے  
اب تک نہیں ادھر ادھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں رہی۔ من میں پرانا تار بچ بس گیا ہے  
اس طریقے سے سب لوگ کنارے جا گئے ہیں۔ خدا کی حمد و ثناء نے سب مستول اور بھگتوں کو کنارے پر لگا دیا ہے  
مالک کے مل جانے سے سب جستجو ختم ہو جاتی ہے

لے گرو جی نے من مکھ کو کڑے سے تشبیہ دی اور گرکہ کو ہنس سے۔ اچھی صحبت سرچشمہ ہے اور نیری صحبت غیر پیداواری پانی کا جھڑ ہے

ساچ محل گر لکھ لکھایا ۛ نیہ چل محل نہیں چھایا مایا ॥  
 ساچ سنتو کھے بہم چکائیا ॥ ۸ ॥  
 جن کے من دسیا پچ سوئی ۛ تن کی سنگت گر کھ ہوئی ॥  
 نانک ساچ نام مل کھوئی ॥ ۹ ॥ ۱۵ ॥

گوڑی اسٹ پریا

۱۰۵  
 گر کھ ساچے کا بھو پاوے ۛ گر کھ بانی اکھڑا وے ॥  
 گر کھ نزل ہر گن گا وے ۛ گر کھ پوتر پر م پد پا وے ॥  
 گر کھ روم روم ہر دیا وے ۛ نانک گر کھ ساچ سا وے ۥ ۲۷ ॥  
 گر کھ دھرتی ساچے ساچی ۛ تس میں او پت کھیت سو با جی ॥  
 گر کے سدر پے رنگ لائے ۛ ساچ رتوت سیر گر جائے ॥  
 ساچ سبد بن پت نہیں پائے ۛ نانک بن ناوے کیو ساچ سا وے ॥ ۲۰ ॥  
 رام کلی سدر گوسنی

۱۰۶  
 گر کھ نام دان استان ۛ گر کھ لاگے سچ دھیان ॥  
 گر کھ پاوے در گمان ۛ گر کھ بھو جمنین پردھان ॥  
 گر کھ کرنی کار کراے ۛ نانک گر کھ میل لائے ॥ ۳۶ ॥  
 گر کھ ساسر اسمرت، وید ۛ گر کھ پاوے گھٹ گھٹ بید ॥  
 گر کھ ویر و زودہ گوا وے ۛ گر کھ سگی گنت شا وے ॥  
 گر کھ رام نام رنگ لانا ۛ نانک گر کھ خصم پچھاتا ॥ ۳۷ ॥  
 رام کلی سدر گوسنی

۱۰۷  
 گر کھ اسٹ سدھی سبتھی ۛ گر کھ بھو نل تر پے پچ سدھی ॥  
 گر کھ سرا پسر بدھ جانے ۛ گر کھ ہدوت نرودت پچھانے ॥  
 گر کھ تارے پار اتارے ۛ نانک گر کھ سبد نستارے ॥ ۳۸ ॥  
 رام کلی سدر گوسنی

گرو نے صداقت کے محل میں بیٹھ کر غیب کو جلوہ گر کر دیا ہے۔ وہ مل دوا می ہے۔ اس پر مجاز کی پرچائیں نہیں پڑتی  
صداقت سے اطمینان حاصل ہر چکا ہے اور تمام دہم و گمان مٹ گئے ہیں  
جن کے دل میں یاد خدا ہے ان کی صحبت میں انسان گر مکھ ہو جاتا ہے  
اے نانک! سچے نام نے سارا میل دھو دیا ہے۔

( ۲۲۷ - ۲۸ )

۱۰۵  
گر مکھ انسان دل میں خدا سے خون کھاتا ہے وہ گڑبانی کے ذریعہ ان ترشے دل کو تراش کر چمکا دیتا ہے  
پاکباز گر مکھ خدا کی تعریف و توصیف کرتا ہے اور اس طرح وہ تقدس کا درجہ حاصل کر لیتا ہے  
وہ تن من سے خدا کو یاد کرتا ہے۔ نانک کہتے ہیں کہ اس طرح سے گر مکھ انسان سچے خدا میں سما جاتا ہے  
سچے مالک نے یہ دنیا گر مکھ بننے کے لیے تعمیر کی ہے۔ اس میں پیدا ہونا اور مرنا اس خدا کا ایک کرشمہ ہے  
جو گرو کے شبہ میں غلوں و محبت سے رنگا جاتا ہے وہ صداقت سے شربور ہو کر عزت و توقیر کے ساتھ خدا کے حضور لوٹتا ہے  
سچے شبہ کے بغیر عزت نہیں ملتی۔ اے نانک! نام کے بغیر حق و صداقت میں کوئی کیسے جذب ہو سکتا ہے

( ۱۰۵ )

۱۰۶  
گر مکھ انسان نام چپ کر اپنا دل پاک و صاف کر لیتا ہے۔ سخاوت سے وہ اپنی کمی کو کامران و کامیاب بناتا ہے۔ نہادھو کر وہ جسم کو صاف رکھتا ہے  
گر مکھ ”سچ“ کی حالت میں مستغرق ہے  
اسے مالک کے دربار میں عزت ملتی ہے۔ وہ ایک عظیم انسان ہے جو خون دور کر دیتا ہے  
وہ دوسرے لوگوں سے وہی کام کرتا ہے جو کرنے کے لائق ہوں۔ گر مکھ خدا سے ملا دیتا ہے  
اس خدا کا بھید پالیتا ہے جو روئیں روئیں میں سایا ہوا ہے۔ اس طرح وہ دھرم شاستروں، مہرتیوں اور ویدوں کا ادراک و علم حاصل کر لیتا ہے  
اس کے دل میں کوئی دشمنی اور بغیر نہیں رہتا۔ دوسرے لوگوں کی زیادتیوں کو وہ نظر انداز کر دیتا ہے  
وہ تو خدا کے نام کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ اے نانک! گر مکھ نے خدا کو پہچان لیا ہے

( ۹۴۲ )

گر مکھ ہی سب ذہانتیں رکھتا ہے، سہیلیاں رکھتا ہے  
وہ اس دنیا کے ساگر سے خالص صداقت کے ذریعہ پارا تر جاتا ہے  
وہ جانتا ہے کہ کون سا کام کس وقت کرنا چاہیے۔ وہ دنیا داری اور تزک دنیا کے رومز سمجھتا ہے  
گر مکھ انسان دوسروں کو بھی دنیا کے سمندر سے پارا ترنے کے ڈھنگ سکھاتا ہے اور پار لگا دیتا ہے

( ۹۴۱ )

## گرو کو اپناؤ

۱۰۸  
چپ تپ سخم سادھے تیرتھ کیجیے واس ॥  
پن دان چنگیا نیا بن سا پے کیا تاس ॥  
چہا رادھے تہا نئے بن گن جنم وناس ॥ ۱ ॥  
منڈھے گن واسی سکھ ہوئے ॥  
ادگن تیاگ سائیے گرمیت پورا سوئے ॥ ۱ ॥ راد  
بن راسی واپاریا تکیے کنڈا چار ॥  
مول نہ نیکیے آپنا وست رہی گھر بار ॥  
بن وکھر دکھ اگلا کو مٹھی کوٹیار ॥ ۲ ॥ ۶ ॥

سری رگ اسٹ پریا

۱۰۹  
صدق بصوری صادق صبر تو سا ملا نکاں ॥  
دیوار پورے پائی سا تھاؤ ناہی کھانکاں ॥ ۲ ॥

دل سری رگ پڑی ۱۰۲ اسلوک ۲

۱۱۰  
گھیں اسیں چنگیاں آچاری بریاں ॥  
من ہا کسدھاں کاہیاں باہڑل چٹیاں ॥  
ریساں کرے تناڑیاں جو سیوے رکھو یاہ ॥  
نال خضے رتیا مانے سکھ رلیاہ ॥  
ہووے تان تانیاں رہے ناڑیاہ ॥  
نانک جنم سکار تھا جے تن کے سنگ لاہ ۱ ۲ ۱

دل سری رگ پڑی ۱۰۳ اسلوک ۲

۱۱۱  
گن کا ہووے واسلا کڈھ واس لئی جے ॥  
جے گن ہون سا جانا مل سا بھد کری جے ॥  
سا جھد کری جے گناں کیری چھوڑ او گن پیلے ॥  
پہرے پھیرا کر اڈنبر آپنا پڑیلے ॥  
جتنے جائیے بیسے بھلا کیے جھول ارت پیسے ॥  
گناں کا ہووے واسلا کڈھ واس لئی جے ۱ ۳ ۱ ۱ ۳ ۱ ۱ ۳ ۱ ۱

سو ہی چھنت

کسی تیرتھ پر جا کر جپ کرو، تپ کرو یا رباضت کرو  
سخت و جھانک عمل کرو پھر بھی سچے خدا کو حاصل کیے بغیر ان کا کوئی فائدہ نہیں  
جیسا بوڑھے دلیسا کاڑھے گئے۔ اوصاف کی قدیمے بغیر زندگی ریشیاں چلی جاتی ہے  
اے جستجو کرنے والی عورت! اوصاف ہی سے تجھے سکھائے گا۔

گرمی کے ذریعہ وہی اکل ترین ہوتا ہے جو بڑی کو ترک کر دیتا ہے اور گرو کی تعلیم میں موہر جاتا ہے  
پونجی کے بغیر تاجر چاروں اور بھٹکتا ہے جو آدمی اپنی قدر و قیمت کو نہیں پہچانتا اس کا خریدار سودا اس کے گھر ہی میں پڑا رہتا ہے۔ یعنی مرتے وقت  
ساتھ نہیں جاتا۔

ریا کار کو ریلنے ٹھک گیا۔ کوئی پونجی نہیں رہنے دی

(۵۶)

سچے عاشقوں کی دولت صدق اور صبر ہے۔ فرشتوں کی دولت ڈھارس اور ہمت ہے  
ایسے ہی لوگ خدائے کامل کا دیدار کریں گے۔ وہاں ڈنگلنے والوں کا کوئی مقام نہیں

(۸۳)

ہم باتیں تو خوب صورت کرتے ہیں مگر ہمارا کردار بڑا ہے  
دل ہمارے غلیظ اور کالے ہیں جب کہ باہر سے ہم گوری ہیں  
نقل ہم ان کی اتارتی ہیں جو مالک کی خدمت میں اس کے دروازے پر دست بستہ کھڑی ہیں اور اس کی محبت سے لطف اندوز ہوتی ہیں  
ان میں طاقت ہے مگر وہ بہت ہی انکسار سے اپنا زمین ادا کر رہی ہیں  
نامک کہتے ہیں کہ ہماری زندگی بھی کامران و کامیاب ہو جائے اگر ہیں ان کی ہمدی میسر آجائے

(۸۵)

اگر اوصاف کی صندوقچی پاس ہو تو اسے کھول کر اس کی خوشبو سونگھنی چاہیے  
اگر احباب میں گن ہوں تو ان کے اوصاف اپنا لینے چاہئیں  
دوستوں کے اوصاف کو دیکھ کر ان کی برائیوں پر نظر نہ ڈالو۔  
ان کے اوصاف کے ریشم کی پوشاک پہن کر اور ان کے اوصاف سے ہار سنگھار کر کے ایک بیٹھک میں جا بیٹھو  
ہم جس مغل میں بھی جا بیٹھیں ہلے ہونٹوں سے پھول جھڑیں۔ اوپر سے کافی ہٹا کر صاف پانی پئیں  
مطلب یہ ہے کہ اچھے اوصاف کا ذکر کرنا چاہیے خواہ وہ لوگ کتنی ہی برائیوں میں کیوں نہ گھرے ہوں  
اگر اوصاف کی صندوقچی پاس ہو تو اسے کھول کر اس کی خوشبو سونگھنی چاہیے

(۶۶-۶۷)

## نیک اطوار

۱۱۲

گرو سارو دتا گڑت رتن گھیرے رام ॥  
 کو مجنوں بہت سرے من نزل میرے رام ॥  
 نزل جل نائے جا پر بھجھائے پنج ملے وچارے ॥  
 کام کرو دھ کپٹ بکھیا پنج سچ نام اردھارے ॥  
 ہوئے لوبھ لہر لو تھا کے پائے دین دیالا ॥  
 نانک گر سمان تیسرے تھ نہیں کوئی ساچے گر گو پالا ۱ ۳ ۱

آسا چنت

۱۱۳

اوگن چھوڑ گناں کو دھاؤ کر اوگن پھٹا ہی جیو ۱ ۱ ۱  
 سرا پسری سار نہ جانے پھر پھر کیج بڑا ہی جیو ۱ ۲ ۱ ۲۲  
 انتر میل لوبھ ہو جھوٹے باہر نڈا کا ہی جیو ॥  
 نزل نام چو مد گر مکھ انتر کی گت تا ہی جیو ۱ ۳ ۱  
 پر صر لوبھ نندا کو دتیا گو سچ گر بچنی پھل پا ہی جیو ॥  
 جیو بھامے تیو راکھو ہر جیو جن نانک سب سلا ہی جیو ۱ ۴ ۱ ۹

سورٹھ

( سنگل دیپ میں راج شونا بھو گرد نانک کے انتظار میں تھا۔ اس نے دل میں سوچا کہ میں گرد نانک کو کیسے پہچان سکوں گا۔ اس نے ایک طریقہ سوچا۔ اس کے شہر میں جب کوئی فقیر آتا تو وہ اس کا دل بھرانے کے لیے خوب صورت رفا صائیں بھیج دیا کرتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ گرد پر ڈورے نہیں ڈال سکیں گی۔ گرد نانک دیو کی اس تخمین میں ان رفا صائوں کو مخاطب کہا گیا ہے )

۱۱۴

گھا چھو پنڑی راج کوار ۶ نام بھنم سچ روت سوار ॥  
 پر یو سیو پر بھ پریم ادھار ۶ گر سب دی بکھ تیاں نوار ۱ ۷ ۱  
 موہن موہیا من موہے ۶ گر کے سب پھٹا تا توہے ۱  
 نانک ٹھاڈے چاہے پر بھ دوار ۶ تیرے نام منتو کھے کر پادھار ۱ ۸ ۱ ۱

بست اسٹ پدیا



گرو سمندر ہے، موتیوں کا خزانہ ہے۔ اس میں ہمیشہ بہا میرے ہیں  
اے میری روح! گرو کے تیرے تھ میں غسل کر اور پاک و صاف ہو جا  
پانچوں گمان اندریوں اور عقل پر پڑا ہوا میل اتار دے

جب خدا کی ہر ہوئی اور میں نے گرو کے شبہ پر غور کیا تو صداقت، اطمینان، رجم و کرم، دھرم اور عفو کے پانچوں اوصاف مجھ میں پیدا ہو گئے۔  
میں نے جوس، غصے، مکر و فریب اور دنیاوی خواہشات کو ترک کر دیا اور خدا کے سچے نام کو دل میں بسا لیا  
انا اور لاپچ کی لہریں ختم ہو گئیں اور مجھے مفلوموں پر رجم کرنے والے خدا کا وصال حاصل ہو گیا  
اے نانک! گرو کے برابر کوئی تیرے نہیں۔ وہی اس دنیا کا حقیقی محافظ ہے

( ۲۳۷ )

برائیاں چھوڑ دیجیے اور اچھائیوں کی طاعت رجوع کیجیے۔ گناہ کے بعد بھٹکانا پرے گا  
جو صبح اور غلط موقع و محل کے فرق کو نہیں سمجھتے وہ بار بار خواہشات کے گھیر میں تپتے ہو جاتے ہیں  
باطن میں تو لاپچ کا میل بھرا ہوا ہے۔ زبان پر جھوٹ کا طوار ہے۔ پھر باہر سے جسم کی صفائی کے کیا معنی؟  
گرو شبہ کے ذریعہ خدا کا نام لو۔ اسی صورت میں باطنی صفائی ممکن ہوگی  
لاپچ چھوڑ دو، غیبت، جھوٹ اور چٹلی ترک کر دو۔ بس یوں ہی گرو کے اقوال کے ذریعہ آپ کو حق و صداقت کا ثمر حاصل ہوگا  
اے خدا! مجھے اس حال میں رکھ جو تیری رضا ہے۔ میں تیرا خادم نانک۔ شبہ کے ذریعہ تیری تعریف و توصیف کرتا رہوں گا

( ۵۹۸ )

اے راج کادیو! اے بیڑا! تم یہاں سے چلی جاؤ "اورت ویلے خدا کا نام لو  
میرادل تو پہلے ہی "موہن" (خدا) نے موہ رکھا ہے۔ اے خدا میں نے گرو کے شبہ کے ذریعہ تجھے پہچانا ہے  
پیارے خدا کی خدمت محبت سے کرو۔ گرو کے شبہ کے ذریعہ حرص و ہوس کی تشنگی ترک کر دو۔ اے مالک جن پر تو نے کرم کیا ہے انہیں تیرے  
نام نے مطمئن کر دیا ہے  
وہ چاہتے ہیں کہ ہم مالک کے دروازے پر اس کی خدمت میں دست بستہ کھڑے رہیں

( ۱۱۸۷ )



## غریبی

یہ چاند پنج جات نیچی ہو اُست پنج ॥  
نانک تن کے سنگ سات وڈیا سیدو کیدریس ॥  
جتنے پنج سالیان تھے ند تری غسیس ۳ ۴ ۵  
سری ماگ

۵  
لے پنج ذاتوں میں جو بھی پنج ذات ہے اور اس سے بھی جو بہت نیچی ہے نانک اس  
کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہے۔ وہ بڑے لوگوں کی ریس نہیں کرنا چاہتا۔ جہاں پست لوگوں کی دیکھ  
رہیہ ہوتی ہے وہیں خدا کی نظر پڑتی ہے اور وہیں تیری رحمت ہوتی ہے۔

ہاؤ ڈھاڈی دیکار کرسے لایا ۛ رات دنے کے وار دھرو فرایا ۛ  
 ڈھاڈی سچے محل خصم بلائیا ۛ سچی صفت سالہ کپڑا پائیا ۛ  
 سچا اہرت نام بھوجن آئیا ۛ گرمی کھا دارج تن سکھ پائیا ۛ  
 ڈھاڈی کرے پٹو بند جائیا ۛ نامک پنج سالہ پورا پائیا ۛ ۲۷ ۛ  
 واراجھ، پوڑی ۲۷

ستل رکھ سرائی رات دیر گھات پرچ ۛ  
 اوٹی جے آوے آس کر جاہ نرا سے رکت ۛ  
 پھل پھلے پھل بک بکے کم آوے پت ۛ  
 مٹھت نیوی نانکا مرن چنگائیاں تت ۛ  
 سمجھ کو نوے آپ کاؤ پر کاؤ نوے نکوئے ۛ  
 دھرتا راجو توئیے نوے سو گورا ہوئے ۛ  
 اپرا دھی دونا نوے جو ہنتا مرگاہ ۛ  
 سیس لڑاے کیا تیبے جاوے گدھے جاہ ۛ

دارکسا، پوڑی ۱۴ اسلوک ۱

ناں جاناں مودکھ ہے کوئی، ناں جاناں سیانا ۛ  
 سدا صاحب کے رنگ رانا ان دن نام بکھانا ۛ ۱ ۛ  
 بابا مودکھ ہاں ناوے بل جاؤ ۛ  
 تو کرتا تو دانا مینا، تیرے نام تراؤ ۛ ۱ ۛ رہاؤ  
 مودکھ سیانا ایک ہے، ایک جوتے ناؤ۔ ۛ  
 مودکھ اسر مودکھ ہے جے نئے ناہی ناؤ ۛ ۲ ۛ

مارواٹ پدیا

میں بیکار ڈھانڈی (منفعتی) تھا جسے خدا نے کام دے دیا  
اس کے دوبار سے مجھے حکم ہوا کہ میں دن رات اس کی حمد و ثنا میں مصروف رہوں  
پتے مالک نے پھر ڈھانڈی کو اپنے محل میں بلایا۔ اس کو سچی تعریف و توصیف کرنے والی خلعت عطا کی گئی  
پتے نام کو زندہ جاوید کرنے والی خوراک اس کے لیے آئی۔ جس کسی نے گرو کی تعلیم کے ذریعہ خوراک شکم سیر ہو کر کھائی وہ سرور و شادمانی  
ہو گیا۔

ڈھانڈی پر اس نے مہر کی اور وہ شبہ گانے لگا  
اے ناک! جو لوگ صداقت کی تعریف کرتے ہیں وہ خدائے کامل سے جا ملے ہیں۔

(۱۵۰)

ریاضت کا پیر سیدھا، لمبا اور پھیلا ہوا ہے  
پرندے خوراک کی امید میں اس پر جا بیٹھے ہیں۔ وہ ناامید ہو کر جائیں تو کہاں جائیں  
پھل پھیکے ہیں، پھول کڑوے ہیں، پتے کسی کام نہیں آتے  
میٹھے بول اور انگسار تو اوصاف اور نیک اعمال کا پھوڑ ہیں  
ہر کوئی اپنی بڑبائکتا ہے۔ دوسرے کے آگے کوئی نہیں جھکتا  
ترازو میں رکھ کر جب تول جاتا ہے تو جھک جانے والا پلڑا ہی بھاری سمجھا جاتا ہے  
جو گن ہنگام ہرن کا شکار کرتا ہے وہ نشان باندھنے کے لیے جھک کر دوہرا ہو جاتا ہے  
دل اگر صاف نہیں تو خالی سر جھکانے سے کیا بنتا ہے

(۴۷۰)

میں نہیں جانتا کہ کون بے وقوف ہے اور کون عقل مند۔  
میں تو الگ کے رنگ میں رنگا ہوا ہوں، اسی کے نام میں ٹھوہرتا ہوں  
بابا! میں تو مورکھی بھلا، میں تو الگ کے نام پر قربان جاتا ہوں  
اے مالک! تو خالق ہے، عالم ہے، دمد اندیش ہے۔ تیرا نام لے کر ہی میں کنارے پر پہنچوں گا  
وہ قراقرظ کا سرتاج ہے جو تجھ پر یقین نہیں رکھتا

(۱۰۱۵)



## خدمتِ خلق

پس کرنی ابد انترسیوا ॥  
من تربت سیا الہ ابدی ۸۱۲۱  
گودی اسٹ پدیا

۱۰۰ نیک اعمال ہوں اور خدمت کا جذبہ دل میں ہو تو پھر دل اس غائب  
اور پر اسرار خدا کی یاد میں مطمئن رہتا ہے۔

سیو کیتی سنتو کھی ایس جی پچو پچ وعیایا ॥  
 اوہی مندرے پیرز رکھیو کرسکت دھرم کیا ॥  
 اوہی دنیا توڑے ہندو ان پانی تھوڑا کھلیا ॥  
 توں کھیس اگلانت دیوے چڑھے موامیا ॥  
 وڈیائی وڈا پایا ॥ ۷ ॥

وار آسا . پوڑی ۷

۱۱۹  
 سیواسرت ریس مگن گاواں گر مکہ گیان وچارا ॥  
 کھو جی ایجے باہی ونے ہاد بل گر کر تارا ۥ  
 آم پنج ہوتے ہین مت جھوٹے تو سبد سوان ہارا ۥ  
 آم ہین تہا تو تارن سچ تارے تن ہارا ۥ ۳۱ ॥

ملار

۱۲۰  
 امت تن لاگے بانیا ۥ سکھ ہووے سیوکانیا ॥  
 سبھ دنیا آفن جانی ۥ ۳۱ ॥  
 وپچ دنیا سیوکانیے ۥ تاد گر محسن پائیے ۥ  
 کہو ناکب واہ کڈائیے ۥ ۲۲ ۥ ۷۳ ॥

مری داگ

۱۲۱  
 ہوے گر بھو گوائیے پائیے وچار ۥ  
 صاحب سیرمن مانیا ۥ ساپ آدھار ۥ ۲۲ ॥  
 ایہہ نس نام سنتو کھی سیوا پچ سائی ॥  
 تاکو وگھن ناں لاگے چائے حکم رجائی ۥ ۳۱ ॥

آساٹ پریا

۱۲۲  
 برہا بسن رکھی منی سنکر اند پتے بیکھاری ॥  
 مانے حکم سوہے درساچے آکی مرہے اپھاری ॥  
 جنگم جودھ جتی سنیا سی گر پورے دیپھاری ۥ  
 بن سیوا پھل کھو نہ پاؤں سیداکرنی ساری ۥ

مارو



جنہوں نے اپنی خواہشات پر قابو پایا ہے وہ دوسروں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ انہوں نے خدا سے لو لگا رکھی ہے وہ بدی کی راہ پر کبھی گامزن نہیں ہوتے۔ وہ نیک اعمال سے زندگی بسر کرتے ہیں وہ دنیاوی بندھن توڑ دیتے ہیں اور کھانے پینے پر وہ زور نہیں دیتے تو بڑا داتا ہے۔ تو اپنے چاہنے والوں کو نعمتیں عطا کرتا ہے۔ جو لوگ روحانی بلندی سے اور اس سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں وہ تیری تعریف و توصیف سے تجھے حاصل کر لیتے ہیں۔

(۶۷ - ۶۶)

گرو کے ذریعہ مجھے یہ علم حاصل ہوا ہے کہ اپنا دھیان خدمت کی طرف مبذول کرنے اور اس کی حدود ثنا کرنے سے لطف ملتا ہے تجس سے علم میں اضافہ ہوتا ہے بحث کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ میں اس خالق کے قربان ہم پنج، جھوٹے اور بے وقوف تھے تو نے ہی شبد کے ذریعہ ہمیں عقائد بنایا جب آدمی اپنی روح کو پہچان لیتا ہے تو وہ اسے کنارے پر لگا دیتا ہے وہ جو پار اتارتا ہے سچا ہے۔ وہ کنارے پر پہنچاتا ہے

(۱۲۵۵)

خواہشات کے تیر اس جسم کو چھلنی کر دیتے ہیں جب کہ خدمت خلق سے آرام اور لطف حاصل ہوتا ہے یہ دنیا فانی ہے اگر ہم دنیا میں لوگوں کی خدمت کریں تو خدا کی بارگاہ میں بیٹھنے کے لیے جگہ مل سکتی ہے نانک یہ کہہ کر ہم کلکاریاں مارتے ہوئے اس کی بارگاہ میں پہنچ جاتے ہیں

(۲۶ - ۲۵)

جب خودی اور انا کو ہم فنا کر دیتے ہیں تو اس مرحلے پر ہم پہنچ جاتے ہیں کہ صداقت میں محو ہو کر ہم خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں سچی خدمت اسی وقت ہو سکتی ہے جب خدا سے لو لگ جائے اور آدمی قانع ہو جائے جو آدمی خدا کے حکم پر چلتا ہے اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی

(۴۲۱)

برہما، وشنو، شیو، رشی مہی اور اندر ریاضت کرتے ہوئے بھی اس کے در کے بھکاری ہیں جو لوگ اس کا حکم مانتے ہیں وہ سچے مالک کے در پر لائق احترام ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس کا حکم نہیں مانتے وہ در در کی ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں جنگم، جٹی، سنیاسی اور جردے سب کے لیے کامل گرو نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ خدمت کے بغیر کبھی پھل نہیں ملتا۔ خدمت ہی سب سے ارفع و اعلیٰ کام ہے

(۴۲۱)

## خدا سے محبت

۱۲۲

۱۲۲  
جاؤ تاؤ پریم کھیلن کا چاؤ : سردھرتلی گلی میری آؤ :  
است مانگ پریدھرتیجے : سردھرتیجے کان نہ کیجے ۱۱ ۲۰ ۱۱  
اسلوک دلائل توں ددھیک

۱۲۳

رے من ایسی ہرے پریت کر جیسی جل کیلیم ۱۱  
لہری نال پچھاڑیے بھی دگے اسینہ ۱  
جل میہ جو اپانی کے بن جل رن تینہ ۱ ۱ ۱  
من رے کیو چھوٹے بن پیار ۱۱  
گر کھنڈر دوریا بخسے بھگت بھنڈار ۱ ۱ ۱ رہاؤ  
رے من ایسی ہرے پریت کر جیسی بھلی نیر ۱  
جو ادھیکو تیر سکھ گھن من تن سات سریر ۱  
بن جل گھڑی نہ جوے اے پر بھو جانے اچھو ہیر ۲ ۱  
رے من ایسی ہرے پریت کر جیسی چانرک میر ۱  
سر بھر تھل ہر یادے اک بوند نہ پوے اے کیہ ۱  
کرم لے سو پاسیے کرت پیا سردیم ۱ ۳ ۱  
رے من ایسی ہرے پریت کر جیسی جل دودھ ہوتے ۱  
آؤ ن آچے کھوے دودھ کو کہین نہ دے ۱  
آچے بیل دچھنیا پچ دڈیاں رے ۱ ۴ ۱  
رے من ایسی ہرے پریت کر جیسی چکوی سور ۱  
کھن پل نیند نہ سوے اے جانے دور بھور ۱  
من مکھ سو جی نہ پوے گر مکھ سدا بھور ۱ ۵ ۱

سری مانگ اسٹ پدیا

۱۲۵

نانک گلی کوڑیاں باجھ پریت کرے ۱  
تچر جانے بھلا کر چر لیوے دے ۱ ۲ ۱

دار فاضل، پڑوسی ۲۰، اسلوک

۱۲۳  
اگر تو محبت کا کھیل کھیلنے کی آرزو رکھتا ہے تو اپنا سر تھیلے پر رکھ کر میری نگاہ میں آ۔  
اس راہ میں قدم اس وقت رکھ جب تجھے اپنا سر بھینٹ کرتے ہوئے کوئی بچکا ہٹ محسوس نہ ہو

(۴۱۲)

۱۲۴  
اے دل تو مالک سے ایسی محبت کر جیسی پانی اور کنول میں ہوتی ہے  
پانی اپنی لہروں سے اے دھکیلتا ہے لیکن اس پر بھی کنول محبت سے اور زیادہ کھل اٹھتا ہے  
اے پانی سے ہی زندگی ملی تھی۔ پانی کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا  
اے دل محبت کے بغیر تو کیسے نکات حاصل کر سکتا ہے  
گرد کے ذریعہ جب خدا دل میں بس جاتا ہے تو پھر وہ محبت کے خزانے عطا کر دیتا ہے  
اے دل مالک سے ایسی محبت کر جیسی مچھلی اور پانی میں ہوتی ہے  
پانی جوں جوں بڑھتا ہے مچھلی کو بھی راحت ملتی ہے اور اس کی روح کو چین میسر آتا ہے  
پانی کے بغیر وہ ایک پل کے لیے بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ مالک بھی اس کے باطنی دکھ سے آگاہ ہے  
اے دل خدا سے ایسی محبت کر جیسی پیپتے کو برسات سے ہوتی ہے  
تالاب بھر جلتے ہیں زمین ہری بھری ہو جاتی ہے لیکن اسے پانی کی ایک بوند بھی نہیں ملتی۔  
وہ تو اس کی ہر سے ملے گی ورنہ فوشتہ تقدیر ہی آگے آتا ہے  
اے دل خدا سے ایسی محبت کر جیسی دودھ کو پانی سے ہوتی ہے  
دودھ ابالو تو پہلے پانی خود جلتا ہے اور دودھ کو نہیں جلتے دیتا۔  
مالک بھی پھوٹے ہوئے لوگوں کو آپس میں خود ملتا ہے اور صداقت پسندوں کو اعلیٰ رتبہ دیتا ہے  
اے دل! خدا سے ایسی محبت کر جیسی چکری کو سورج سے ہوتی ہے  
وہ ایک پل کے لیے نہیں سوتی۔ وہ اپنے چکروں کا انتظار کرتی ہے  
خدا اس کا ساتھی اس کے پاس ہی ہو وہ اسے دور ہی سمجھتی ہے  
من مکہ لوگوں کو صداقت کا علم نہیں ہوتا مگر گمراہوں کے لیے وہ ہمیشہ حاضر و ناظر رہتا ہے۔

(۵۹ - ۶۰)

۱۲۵  
نانک کہتے ہیں کہ محبت کے بغیر سب کچھ جھوٹ ہے  
آدی کر اس وقت نعتیں میسر آتی ہیں جب وہ خدا کو یاد رکھتا ہے

(۵۹۴)

۱۲۶  
 سو بارنگ سپنے نسی بن تانگے گل ہار ۱  
 سچا رنگ جھوٹے کا گر مکھ برہم و چار ۱  
 نانک پریم مہارسی سبھ بریا یاں چار ۲ ۷

دارسوی اپوڑی ۴ اسلوک ۲

۱۲۷  
 موری زن جھن لائیا بیھنے ساون آئیا ۱  
 تیرے منہ کٹارے جوڑا تن لو بھی لو بھی لہا لیا ۱  
 تیرے دس دن لے ہی کھینے دھان تیرے نام وٹوڑا نو ۱  
 جاتو تا میں مان کیا ہے تہہ بن کہا میرا مانو ۱  
 چوڑاھن پنگ سید منہ سے سن باہی سن بابا ۱  
 ایتے نے ویس کریدے منہ سے سورا تو اورا ۱  
 ناں بینار، ناں چوڑیا ناں سے ونگڑی آہا ۱  
 جو سہ کنٹھ نہ گیا جلن سی باڑی آہا ۱  
 سبھ ستیاں سوراوٹ گیا اودادھی کے در جاواں ۱  
 امالی ہاؤ کھری بھی تے سے ایک نہ بھاوا ۱  
 ماتھ گنداٹی پٹیاں بھریدے ماگ سیندھوڑے ۱  
 اگے عکئی نہ مٹیاں مرو دسور دسورے ۱  
 میں روندی سب جگ روناں رنڑے دن ہر پکیرو ۱  
 اک ناں رناں میرے تن کا بہا جن ہاؤ پرہ بچھوڑی ۱  
 سپنے آیا بھی گیا میں جل بھریا روئے ۱  
 آئے نہ سکا تجھ کن پیارے بھیج نہ سکا کوئے ۱  
 آدھ بھاگی نیندڑیے مت سہو دیکھا سوئے ۱  
 تہ صاحب کی بات جیم آکے کہو نانک کیا دیجے ۱  
 سیس دڑے کر بھمن دیجے بن سر سید کرتیجے ۱  
 کہو نامریجے جوڑا ناں دیجے جاسو بھیا دھانا ۱ ۲ ۳

دوڑھس

۱۲۸  
 جاں ہاؤ تیرا تاں سب کچھ میرا ہاؤ نہ ہی تو ہو دیہہ ۱  
 آپے سکتا آپے مڑتا سکتی جلتا پرو دیہہ ۱

لال رنگ مجازی ہے اور یہ رات کا خواب ہے۔ گلے میں ایسا ہار ہے جس میں دھواگاہیں  
گرو کے ذریعہ خدا کے بارے میں سوچنا چکا قرزی رنگ ہے  
اے نانک! جب ہم اس خدا کی محبت کا ذائقہ چکھتے ہیں تو سب برائیاں نیست و نابود ہو جاتی ہیں

(۷۸۶)

اے بہن سادہ آگیا! امور خوشی سے ناپا رہے ہیں۔ میں خدا کی جستجو کرنے والی عورت ہوں  
تیری پیار بھری نظروں کی ڈور میں بندھ گئی ہوں۔ جیسے لالچی انسان دولت کے لالچ میں گن رہتا ہے ویسے ہی مجھے تیری نگاہ مہر کی ضرورت ہے  
تیرے دیدار پر قربان تیرے نام پر بچاؤ ہو جاؤں۔ تو میرے ساتھ ہو تو میرا لیکھنؤ اور دہلی عورت ہوں  
تو نہ ہو تو پھر کیسا غم

اے دلہن! اپنا چڑا پٹنگ کی ٹی پر مار کر توڑ دے  
تو نے اتنے بناؤ سنگار کر رکھے ہیں مگر تیرا شوہر تو دوسروں سے محبت کر رہا ہے  
جو بائیس مالک کے گلے کا بار نہ ہوں وہ جل جائیں تو اچھا  
انھیں مینہار اور چوڑیوں کی کیا ضرورت ہے  
میری ساری سہیلیاں اپنے اپنے شوہروں کو خوش کرنے لگی ہوئی ہیں۔ میں بد نصیب کہاں جاؤں  
اے سہیلی میں اپنے آپ کو بہت سنگھڑ سمجھتی تھی لیکن میں اپنے مالک کو ایک آنکھ نہ بھائی  
میں نے بہت بناؤ سنگار کیا، زلفیں سنواریں، مالک میں سینہ در بھرا  
لیکن مالک نے پروا نہ کی۔ اب میں تڑپ تڑپ کر رہ جاؤں گی۔  
مجھے روتا دیکھ کر ساری دنیا رو پڑی۔ جنگل کے پتے بھی رو دیے  
لیکن میرے تن میں جدائی کی آگ و ویسے ہی جلتی رہی۔ جس نے مجھے مالک سے جدا کیا تھا اس کی آنکھ نہ آلود ہوئی  
وہ خواب میں آیا اور چلا گیا۔ میں نے رو رو کر دریا بہا دیے  
میں خود تیرے پاس آسکتی ہوں نہ کسی کو بھیج سکتی ہوں  
اے نیک بخت نیند! تو پھر آجا شاید اس کا دیدار ہو جائے  
اے نانک! میرے مالک کی جو مجھ سے بات کرے میں اسے کیا دوں؟  
اسے اپنا سر کاٹ کر بیٹھے کے پیروں اس طرح بے سر (غور ترک کر کے) ہو کر اس کی خدمت کروں۔  
اگر مالک پر آیا ہو جائے تو پھر جان کیوں نہ دے دی جائے۔

(۵۵۷ - ۵۸)

جب میں تیرا ہو جاتا ہوں تو سب کچھ میرا ہو جاتا ہے۔ جب انا کا فائدہ ہو جاتا ہے تو تیرا ہی وجود نظر آتا ہے  
تو طاقت ور ہے۔ تو سب کچھ جانتا ہے۔ تیری طاقت کی لڑی میں ساری کائنات پروٹی ہوئی ہے

آپے بھیجے آپے مڑے، رچنا رچ رچ دیکھے ॥  
 نانک سچا سچی نائی رچ پوے دھریکھے ॥ ۲ ॥

دور سارنگ پوڑی ۱۳ اسلوک ۲

۱۲۹

دیر بلایا ویشیگی پکڑ ڈھنڈوے بانہ ॥  
 بھولا وید نہ جانے ہی کرک کیجے مانہ ॥

## حکم اور رضا

۱۳۰

سوچے سوچ نہ ہووے جے سوچے لکھ دار ॥  
 چپے چپ نہ ہووے جے لائے رہاں بوتار ॥  
 بھکیا بھک نہ اتری جے بناں پرہیا بھار ॥  
 سہس سیانیا لکھ ہووہ تناک نہ چلے نال ॥  
 کو سپیارا ہووے کو کوڑے ٹٹے پال ॥  
 حکم رجائیں چلنا نانک لکھیا نال ॥ ۱ ॥  
 حکیں ہوون آکار حکم نے کیا جانی ॥  
 حکیں ہوون جو حکم لے وڈیانی ॥  
 حکیں اتم پنج حکم لکھ دکھ سکھ پائیے ॥  
 اک ناں حکیں بنیس اک حکیں سدا بھائیے ॥  
 حکے اندر سب کو باہر حکم نہ کوئے ॥  
 نانک حکے جے بھئے تا ہوے کچے نہ کوئے ॥ ۲ ॥

چپ پوڑی ۱ اور ۲

۱۳۱

حکے آیا حکے سایا ۛ حکے دیسے جگت اپایا ॥  
 حکے سورگ چھ پیالا حکے کلا رہے دا ॥ ۱۰ ॥  
 حکے دھرتی دھول مرہارن ۛ حکے پون پانی گینارن ॥  
 حکے سو سکتی گھر داسا حکے کیل کھلے دا ॥ ۱۱ ॥

تو ہی سب انسانوں کو یہاں بھیجتا ہے اور تو ہی واپس بلا لیتا ہے۔ تو تخلیق کرتا ہے اور پھر اس تخلیق کی دیکھ ریکھ کرتا ہے تیری عظمت یہی ہے۔ تیرے حساب میں صدف صدف ہی جمع ہوتی ہے۔

(۱۲۴۲)

۱۲۹

میں سوچنے پر بھی نہیں سوچ پاتا خواہ لاکھ بار سوچوں۔  
بھولا و بید یہ جانتا ہی نہیں کہ کسک تو میرے دل میں ہے

۱۳۰

میں سوچنے پر بھی نہیں سوچ پاتا خواہ لاکھ بار سوچوں  
چپ رہتا چاہوں تو چپ بھی نہیں رہ پاتا خواہ اس سے مسلسل لو لگائے رہوں  
صداقت کی بھوک مٹتی ہی نہیں خواہ دنیا بھر کے لوازمات مل جائیں  
دنیاوی چالاکیاں لاکھ میرے ساتھ ہوں مگر ایک بھی چلا کی میرا ساتھ نہیں دیتی  
مجھے صرف ایک ہی طریقہ سچا بننا سکتا ہے کہ میں خدا کے حکم پر چلوں  
یہی بات میری روح کی پیدائش کے وقت میری تقدیر میں لکھ دی گئی تھی  
اور اس کا حکم بیان سے باہر ہے پھر بھی جو کچھ دکھائی دے رہا ہے وہ اس کے حکم سے ہی ظہور میں آیا ہے  
حکم سے ہی انسان پیدا ہوئے ہیں  
حکم سے ہی ان کو اعلیٰ رتبہ ملتا ہے  
بڑے اور چھوٹے سب اس کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں۔ انسان کو دکھ سکھ اسی کے حکم سے نصیب ہوتے ہیں  
جس میں نجات حاصل ہو جاتی ہے وہ بھی اس کے حکم سے ان کو حاصل ہوتی ہے  
یہ حکم ہی تو ہے کہ بیشتر لوگ رگ و پیدائش کے چکر میں بھٹکتے رہتے ہیں۔ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے حکم کے مطابق ہو رہا ہے حکم کے بغیر کوئی واقعہ نہیں ہوتا  
نامک جی کہتے ہیں کہ جن کو حکم کا علم ہو جاتا ہے ان کی انا نیست و نابود ہو جاتی ہے

(۱۱)

۱۳۱

انسان اس کے حکم سے ہی پیدا ہوتا ہے اور رہتا ہے۔ یہ ساری دنیا اس کے حکم کا ہی ظہور ہے  
اس کے حکم سے ہی بہشت بہتال اور دنیا ظہور میں آتی ہے  
اس کے حکم کی قوت ہی ان دنیاؤں کو ختم ہوتے ہے۔ اس کے حکم کے تقدس نے ان دنیاؤں کا بوجھ اٹھا رکھا ہے۔  
اس کے حکم سے ہی پانی اور ہوا آسمان میں گئے ہوئے ہیں۔

۱۱۵

حکے آڈانے آکاسی ۛ حکے جل تھل تریمون واسی ॥  
 حکے ساس گراس سدا پھنم حکے دیکھ دکھائے دا ॥ ۱۲ ॥  
 حکے اپائے دس اوتارا ۛ دیودان اگنت اپارا ॥  
 ملنے حکم سو درگ پینھے ساچ ملانے ملے دا ॥ ۱۲ ॥  
 حکے جگ جیتی ہے گزارے ۛ حکے سدھ سادھک دیپارے ॥  
 آپ ناتھ نھی سب جاکي بنھے مکت کرلے دا ॥ ۱۴ ॥ ۱۳ ॥ ۱۲ ॥ ۱۶ ॥

اردو سو ہے

۱۲۲  
 نانک بولن جھکنا دکھ چھڈ منگی ایہہ ہی سکھ ॥  
 سکھ دکھ دوسے کر کپڑے پہرے جائے منکھ ॥  
 جتھے بولن ہارے تھے چنگی چُپ ۛ ۲ ۛ

داراجھ پوری ۲۴ اسوکر

## والثوری اوزنیک اطوار

۱۲۳  
 پڑھ پڑھ گڈی لدی ایہہ ای پڑھ پڑھ بھرے ساتھ ॥  
 پڑھ پڑھ بیڑی پاسیے پڑھ پڑھ گڈیے کھات ॥  
 پڑھیے جیتے ترس ترس پڑھیے جیتے ماس ॥  
 پڑھیے جیتی ارجا پڑھیے جیتے ماس ॥  
 نانک یلکے اک گل ہور ہوئے جھکنا جھاکھ ॥ ۱ ॥

دار آسا، پڑھی ۹

۱۳۴  
 ایوڑی آد پڑکھ ہے وانا آپے سپا سولی ॥  
 ایہہ ناں اکواں میہ جو گرکھ بجے نفس سر نیکہ نہ ہوئی ۱۲ ॥  
 گنگے گیان بوجھے جے کوئی ۛ پڑھیاں پنڈت سولی ॥  
 سرب جیا میہ ایکو جانے تاں ہوئے کچے نہ کوئی ۱۳ ॥

آسا پٹی



اس کے حکم سے ہی بیدار روح بے جان مادے کے گھوٹیل رہ کر اپنا نامک دکھا رہی ہے  
 اس کے حکم سے آسمان کسی سہارے کے بغیر معانی ہیں۔ تینوں لوگوں میں خشکی اور تری میں رہنے والے اس کے حکم سے زندگی بسر کر رہے ہیں  
 اسی کے حکم سے وہ سانس لیتے ہیں، ان کو خوراک نصیب ہوتی ہے اور اس کا حکم ہی انہیں سنبھالے ہوئے ہے  
 اس کے حکم سے ہی دس اوتار ان گنت دیوتا اور راکشس پیدا ہوئے  
 جو آدمی اس کا حکم مانتا ہے اسے اس کی بارگاہ میں عزت ملتی ہے اور وہ صداقت میں جذب ہو جاتا ہے۔  
 حکم سے ہی چھتیس زمانے بے حسی میں گزرے، بے حسی کے دور سے نکل کر آئے ہیں  
 سدھ اور سا دھک بھی اس کے فرماں بردار ہیں  
 وہ مالک ہے اس نے تمام کائنات کی باگ ڈور سنبھال رکھی ہے جس پر اس کی مہر ہو جاتی ہے وہ کنارے جاگتا ہے

(۱۰۳۷)

۱۳۲  
 لے نانک! دکھ نہ ہو اور صرت سکھ ہو یہ مطالبہ بے معنی ہے  
 دکھ اور سکھ کی دونوں پوشاکیں اسی کے دربار سے آتی ہیں۔ لوگ ہمیشہ انہیں پہنتے رہے ہیں  
 جہاں لب کھولنے پر ہار مانتی پڑے وہاں چپ رہنے میں بھلائی ہے

(۱۳۹)

۱۳۳  
 پر مہ پڑھ کر خواہ گاڑیاں بھر لیں، اونٹ لاد لیں  
 پر مہ پڑھ کر خواہ کشتیاں اور چھکڑے بھر لیں  
 سالوں اور مہینوں تک پڑھتے رہیں  
 عمر بھر سارے سانس پڑھنے میں گزار دیں  
 نانک کہتے ہیں کہ ایک ہی بات خدا کی کسوٹی پر پوری اترے گی اور وہ ہیں نیک اطوار۔ باقی تو تکرار کے عالم میں بھٹکنے والی باتیں ہیں

(۴۶۷)

۱۳۴  
 جو آدمی گرو کی وساطت سے یہ سمجھ لیتا ہے کہ وہ زندہ جاوید ہے اور روز ازل سے موجود ہے، سب کا داتا ہے  
 ایسے الفاظ پڑھ کر ہی اسے عالم و فاضل تسلیم کیا جائے گا  
 جو یہ جان لے کہ سب میں اسی کا ظہور ہے  
 اس علم سے اس کی انا کا خاتمہ ہو جاتا ہے

(۴۲۲)

پادھا پڑھیا آکھئے بدیا دچرے سچ بھلے ॥  
 بدیا سو دھتے تے پئے رام نام بولائے ॥  
 من مکھ بدیا بکرا مکھ کھئے بجھ کھائے ॥  
 مورکھ سبد نہ چلیئے اسی سوچہ بوجھ نہ کائے ॥ ۵۳ ॥  
 پادھا گر مکھ آکھئے چاٹریا مت دے ॥  
 نام سالیہ ہونام سنگرہ لاہا جگ میرے ॥  
 سچی پٹی سچ من پڑیئے سبد سوسار ॥  
 نامک سو پڑھیا سو پڑت بنیا جس رام نام گل ہار ॥ ۵۴ ॥  
 رام کلی رکھنی اوانکار ॥

ماہارتی سمیٹوں گھڑی موریت دیچارا ॥  
 تو گنتے کئے نہ پا بڑے آکھ اپارا ॥  
 پڑھیا مورکھ آکھئے جس لب لوبھ اپنکارا ॥  
 ناؤ پڑیئے ناؤ بچھے گرتی دیچارا ॥  
 گرتی نام دھن کھنیا بھگتی بھرے بھنڈارا ॥  
 نزل نام نیاں در کسے سچارا ॥  
 جس دا جو پران ہے انتر جوت اپارا ॥  
 سچا ساہ اک توں ہر جگت ونجارا ॥ ۶ ॥

دارما جھ، پڑی ۶

باطنی تبدیلی کے بغیر پوشاک، رسم و رواج، پوجا، جپ، تپ  
 تیرتھ، سنجم سب فضول ہیں

اک تند نول چن کھاہ دن کھنڈا سا ॥  
 اک بھگوا ویس کر پھرے جوگی سنیا سا ॥  
 اند ترسنا بہت چھا دن بھون کی آسا ॥  
 بر تھا جم گوائے نہ عمر ہی نہ آسا ॥  
 جم کال سر ہون اترے تر بھد من سا ॥  
 عمر متی کال نہ آسے نیرے جا ہر دے داسن داسا ॥

وہی تعلیم یافتہ اور عالم مانا جاتا ہے جو دوسروں کو علم عطا کرتا ہے  
 علم کی جستجو کے بعد اس کی روح ناک پہنچتا ہے اور خدا سے لو لگتا ہے  
 من مکہ علم پہنچتا ہے۔ اس کی کالی زہر ہے اور وہ زہری کھاتا ہے  
 وہ جاہل مشہد کو نہیں پہچانتا۔ اسے کوئی سوچہ بوجھ نہیں  
 وہی عالم گر کھ کھلانے کے لائق ہے جو اپنے شاگردوں کو عقل کی بات بتاتا ہے کہ  
 خدا کا نام لو اور یہی دولت اکٹھی کرو۔ دنیا میں یہی نفع کا سودا ہے  
 حقیقی تختی یہی ہے کہ دل میں سچ کا نام لکھا ہوا ہو اس کے ذریعہ سچا مشہد پڑھو  
 اسے ناک! وہی دانشور ہے جس کے گلے میں رام کے نام کا ہار ہے

(۳۸ - ۹۲۷)

ہر بینے ہر موسم میں میں نے اس پر غور کیا ہے  
 مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو ہی سچ ہے، عجیب ہے، لامحدود ہے، تو کسی بھی شمار میں نہیں آتا۔  
 وہ پڑھا لکھا انسان جاہل ہے جو لاپرواہ، مودہ اور غرور کے جال میں پھنسا ہوا ہے  
 گردت کا یہی خیال ہے کہ خدا کا نام لو اور اسے سمجھنے کی کوشش کرو  
 گردت کے ذریعہ نام اور دولت کی کالی کی جاتی ہے۔ اسی کی ریاضت سے خزانے بھر پور ہوتے ہیں  
 جنہوں نے نام کو مانا اور سمجھا ان کے دل کا میل دور ہو گیا اور وہ پاکیزہ ہو گئے  
 مالک کے در پر صرف سچے لوگ ہی ٹھہر سکیں گے۔ تو پروردگار عالم ہے، تو ذرے ذرے میں ہے  
 تو ہی واحد شہنشاہ ہے۔ یہ تمام دنیا تیری خریدار ہے

(۱۴۰)

بہت سے لوگ جنگلوں میں رہتے ہیں اور جڑی بوٹیاں کھاتے ہیں  
 کوئی گیروں کے پڑے بہن کر جوگی اور سنیسی کھاتے ہیں  
 لیکن انہیں تو پہننے اور کھانے کی فکر ہتی ہے  
 وہ اپنی عراشیگاں کر رہے ہیں۔ نہ گرتی ہیں نہ ادا کسی ہیں  
 وہ موت سے نہیں بچ سکتے۔ وہ تین اوصاف سے پیدا ہونے والی امیدوں سے بھی گریز نہیں کر سکتے  
 جو لوگ گرد سے تعلیم لے کر مالک کے غلام ہو جاتے ہیں، موت ان کے پاس نہیں پہنچتی۔

سچا سچ من گھر ہی ماہ ادا سا ۱  
ناک ست گریبون اپنا سے آساتے نرا سا ۱

وارماجھ، پوڑی ۵

۱۳۸

جگ پرورد سے مڑی ددھاوے ۛ آسن تیگ کا بے سچ پاوے ۱ ۲  
مقامہ کامن ہست کاری ۛ نا آدھو تو زسنساری ۱ ۱  
جوگی بحس بہر ددھاوے بھلگے ۛ گھر گھر آگت لاج نہ لاگے ۱ ۱  
گاؤے گیت نہ چینیے آپ ۛ کیو لاگی نورے پرتاپ ۱  
گر کے سبدرچے من بھائے ۛ بھکیا سچ و چاری کھائے ۱ ۲  
بسم چوٹھائے کرے پاکھنڈ ۛ مایا موہ سبہر اے جم ڈنڈ ۱  
پھٹے کھا پر بھیکہ نہ بھائے ۛ وندھن بادھیا آوے جائے ۱ ۳  
بندھہ را کے جتی کھائے ۛ مائی ماگت تے نور بھائے ۱  
نردیا نہیں جوت اجالا ۛ بوڑھت بوڑھے سرب جنجالا ۱ ۴  
بھیکہ کرے ہی کھتا بہو تھووا ۛ جھوٹے کھیل کھیلے بہو تھووا ۱  
انتر آگن پھتا بہو جاسے ۛ ون کرما کیسے اترس پارے ۱ ۵  
مندرا پھٹک بنائی کان ۛ مکت نہیں و دیا وگیا نا ۱  
جے دا اندری ساد لو بھانا ۛ پسو بھٹے نہیں سٹے فنا ۱ ۶  
تری بدھ لوگا تری بدھ جوگا ۛ سبدر وچارے چوکس سوگا ۱  
او جل سا پر سوسبہ ہوے ۛ جوگی جگت و چارے سوئے ۱ ۷  
تھہرے نو بند تو کرنے جوگ ۛ تھاپ اتھاپے کرے سو جوگ ۱  
جت است اسنم سچ چیت ۛ ناک جوگی تر بھون مینت ۱ ۸ ۲  
رام کلی اسٹ پدیا

۱۳۹

اک بن میہ بیسے اسی ڈوگر استھان ۛ نام بار پچے ایمیان ۱  
نام بنا کیا گیان دھیان ۛ گرکھ پاوے درگ مان ۱ ۳  
ہٹھ انکار کرے نہیں پاوے ۛ پاٹھ پڑھے لے لوگ نادے ۱  
تیرتھ بھرس بیادھ نہ پاوے ۛ نام بنا کیسے سکھ پاوے ۱ ۴  
جتن کرے بندھ کوئے نہ پائی ۛ مٹا ڈولے زکے پائی ۱  
جم پور بادھو ہے سہائی ۛ بن نادے چو جل بل جائی ۱ ۵

انہوں نے سچا شہد دل میں بسا رکھا ہے وہ گرہستی ہوتے ہوئے بھی بی راگی ہیں  
نانک کہتے ہیں کہ جو لوگ اپنے گرو کی خدمت کرتے ہیں انہیں سب خواہشات سے نجات حاصل ہو جاتی ہے

(۱۴۰)

۱۳۸  
لوگوں کو نیاگ (ترک دنیا) کی تعلیم دیتے ہیں مگر خود مٹھ بناتے ہیں وہ اپنا آسن یعنی گھر چھوڑ کر صداقت کو کیسے ڈھونڈنے جائیں گے؟  
وہ مودہ میں پھنسے ہوئے ہیں اور عورتوں سے پیار کرتے ہیں نہ وہ جوگی ہیں نہ گرہستی  
دوئی کا دکھ دور کرنے کے لیے اپنے آسن پر بچے رہنا چاہیے۔ جوگی گھر چھوڑ جاکر مانگتے ہیں۔ انہیں شرم نہیں آتی  
تو گیان کے نفع گمانا ہے مگر تو خود کو نہیں پہچانتا۔ تیرا دکھ کیسے دور ہوگا  
تو اگر دل میں گرو کے شہد بسائے گا اور خدا سے محبت کرنے لگے گا تو تجھے اعلیٰ نصوات کی بھیک بڑی آسانی سے مل جائے گی۔  
جو لوگ بھیموت رہا کر فریب کرتے ہیں ان سکاروں کو موت کے فرشتے سزا دیں گے۔

بے قابو دل کے کشکول میں محبت کی بھیک نہیں رہتی۔ تو اپنے اعمال سے بندھا ہوا ہے تو مزار ہے گا۔  
وہ اپنے کو جتنی کہتے ہیں لیکن ایک بھی نکتہ نہیں سمجھتے۔ ”ماں“ کہہ کر بھیک مانگتے ہیں لیکن نفلوں میں اس عورت کو حاصل کرنے کی ہوس رکھتے ہیں  
تم بے رحم ہو، تمہارے باطن میں کوئی روشنی نہیں۔ تم دنیاوی خواہشات کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہو  
دکھاؤ کے لیے یہ لوگ پیوندوں کی گدڑی پہنتے ہیں لیکن اصل میں وہ نمٹوں کی طرح سوانک بھرتے ہیں  
دل میں تفکرات کی آگ دہک رہی ہے۔ نیک اعمال کے بغیر وہ دنیا کا سمندر کیسے پار کریں گے  
کان میں بائے ڈال لیے ہیں مگر حقیقی علم کے بغیر نجات نہیں ملتی

یہ لوگ تو ہوس اور ہیٹ بھرنے کی آرزو کے چنگل میں ہیں۔ ان کی یہ بدنای ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی  
انسان اور جوگی تین برائیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ دکھ تو شہد پر غور کرنے سے کٹے گا  
جو آدمی سپے شہد سے پاکیزہ ہو جائے گا وہی سپے جوگ کو سمجھ سکے گا

سب برکتیں تیرے پاس ہیں۔ تو سب کچھ کر سکتا ہے، تو تعمیر کر سکتا ہے، تخریب کر سکتا ہے۔ تو جو چاہتا ہے وہی ہو جاتا ہے  
جب دل میں صداقت در کر آئے تو چپ تپ اور سخم پایہ تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں۔ نانک کہتے ہیں کہ ایسا جوگی تینوں لوگوں کا دوست ہے  
(۹۰۳)

۱۳۹  
بہت سے لوگ پہاڑوں جیگلوں میں جا بیٹھتے ہیں، سچا نام بھلا دیتے ہیں اور اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگتے ہیں  
نام کے بغیر علم اور شعور کا کیا فائدہ مگر کموں کو دربار میں عزت ملتی ہے  
ہٹ دھرمی اور غرور سے خدا نہیں ملتا دھرم گر تھ چاہے خود پڑھو چاہے لوگوں کو سناؤ  
تیر تھوں پر گھوسنے سے دل کے روگ دور نہیں ہوتے نام کے بغیر سکھ کیسے مل سکتا ہے  
آدمی جتن تو کرتا ہے مگر وہ اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتا من ڈونسا رہتا ہے۔ ایسا آدمی دوزخ میں جائے گا  
وہاں اسے باندھ کر سزا دی جائے گی۔ نام کے بغیر انسان کی روح جلتی رہتی ہے

سدھ سادھک کہتے منی دیوا ۛ ہٹ نگرے ناں تربت آوے بھیرا ۛ  
 سبہ دچار گے ہی گرسیرا ۛ من تن نرل ابھیمان ا بھیرا ۛ ۶ ۛ  
 کرم ملے پاوے سچ ناؤ ۛ تم سرناگت ۔ ہر سبھاؤ ۛ  
 تم نے اپیو بھکتی بھاؤ ۛ جب چا پو گر مکھ ہر ناؤ ۛ ۷ ۛ  
 ہوئے گر بھ جالے من بھیہ ۛ جھوٹ نہ پا پس پاکھنڈ کیہ ۛ  
 بن گرسبہ نہیں گھر بار ۛ نانک گر مکھ تت د چار ۛ ۸ ۛ ۶ ۛ  
 رام کلی اسٹ پدیا

۱۳۰  
 ہندو کے گھر ہندو آوے ۛ سوت جینود پڑ گل پاوے ۛ  
 سوت پائے کرے بڑیاؤ ۛ نہاتا دھوتا تھائی نہ پائی ۛ  
 سلمان کرے وڈیاؤ ۛ ون گر پیرے کو تھائے نہ پائی ۛ  
 راہ دسائے او تھے کو جالے ۛ کرنی با جھو بھست نہ پائے ۛ  
 جوگی کے گھر جگت دساؤ ۛ تت کارن کن مندرا پائی ۛ  
 مندرا پائے پھرے سنسار ۛ جتھے کتھے سر جن بار ۛ  
 جیتے جی تیتے واناؤ ۛ پیرئی آئی ڈھل نا کاؤ ۛ  
 ایتھے جانے سو جائے سوانے ۛ ہر پھکڑ ہندو سلمانے ۛ  
 سبھنا کا در بیکھا ہوئے ۛ کرنی با جھو ترے نہ کوئے ۛ  
 سچو سچ بکھانے کوئے ۛ نانک آگے پچھ نہ ہوئے ۛ ۱۲ ۛ  
 وار رام کلی پڑی ۛ اسلوک

۱۳۱  
 کبدھ، ڈودھنی، گدیآ قصائن پر نندا گھٹ چڑی مٹی کرودھ چندال ۛ  
 کاری کڑھی کیا تھیے جاں چارے بیٹھیاں نال ۛ  
 سچ سچ کرنی کارا ناؤ ناؤ جیے ہی ۛ  
 نانک آگے آتم سے اسی جے پایا پندہ نہ دے ہی ۛ  
 ولہری مانگ پڑی ۛ ۳۰ اسلوک

۱۳۲  
 سوچے ابہ ناں آکھئے بہن جے پنڈا دھوئے  
 سوچے سہ ہی نانکا جن من وسیا سوئے ۛ ۲ ۛ  
 ولہری مانگ پڑی ۛ ۱۴

سدا سادھک (درویش) اور بڑے بڑے رشی منی مٹھ یوگ سے اپنے آپ پر قابو پانا چاہتے ہیں لیکن انھیں کامیابی نصیب نہیں ہوتی  
ان کو تو ملتا ہے جن پر تیری نظر کرم ہو  
ان کو تو ملتا ہے جن پر تیری نظر کرم ہو۔ وہ پیارے تیرے زیر سایہ رہتے ہیں  
تو ہی پرما بھگتی کو جنم دیتا ہے جب گرو کے ذریعہ تیرا نام لیا جاتا ہے  
جب دل خدا سے لو لگتا ہے تو غرور مٹ جاتا ہے۔ یہ عالم مکرو فریب سے حاصل نہیں ہوتا  
گرو مشبد کے بغیر اپنا گھر نہیں ملتا اسے ناکم! اگر مکھوں کے تصورات کا یہی نچوڑ ہے

( ۹۰۵ - ۶ )

۱۲۰

جب کوئی ہندو دھرم میں شامل ہونے کے لیے آتا ہے تو مشنروں کے ساتھ سوت کا جینو اس کے گلے میں ڈال دیتے ہیں  
لیکن اگر وہ جینو پہن کر بھی بڑے کام ہی کرتا ہے تو اس کے اشنان کا کوئی فائدہ نہیں  
مسلمان اپنے مذہب کی بڑائی کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت محمد پر ایمان لائے بغیر خدا کی بارگاہ میں جگہ نہیں ملتی  
لیکن جو راہ رسول خدا نے بنائی ہے اس پر تو کوئی شاذ و نادر ہی چلتا ہے۔ نیک اعمال کے بغیر کسی کو بہشت نصیب نہیں ہوتی  
جو گیروں کے فرتے میں شامل ہونے کا یہ طریقہ بتایا جاتا ہے کہ وہ کان پھڑوا کر ان میں بابیاں ڈالے اور ترسوں پر جانے کے لیے دنیا میں بھگتا رہے  
وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ خدا سر جگہ موجود ہے  
یہاں سب انسان مسافر ہیں۔ پروانہ آتے ہی چلنے میں ایک پل کی دیر نہیں ہوگی  
جو آدمی یہاں خدا کو پہچان لیتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی اسے پہچانے گا  
ورد ہندو یا مسلمان ہونے کی ڈینگ مرنے کا رہے  
اسی کے در پر سب کے اعمال کا حساب ہوگا۔ نیک اعمال کے بغیر کسی کو بھی نجات نہیں ملے گی  
ناکم کہتے ہیں کہ خدا کا نام تو کوئی بر لاہی لیتا ہے  
اس سے آگے جا کر پوچھا نہیں جائے گا۔ اسے معاف کر دیا جائے گا

( ۹۵۱ - ۵۲ )

۱۲۱

کوئی عقل ڈوسنی ہے، میری قصائے ہے، غیبت ہمارے دل میں مہینگی ہے، غصے کی چنڈا لہنی نے ہماری روح ٹھگ لی ہے  
چو کے کو پاکیزہ کرنے کے لیے پانی ڈالنے کا کیا فائدہ جب یہ چاروں مختارے ساتھ بیٹھی ہیں  
اس کے لیے تو صداقت کی راہ اختیار کرنا پڑتی ہے۔ نیک اعمال کی کیریں کھینچو، خدا کے نام میں غسل کرو، لوگوں کو گناہوں کی تعلیم مت دو  
ناکم کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں تم نیک اللہ سر فراز سبھے جاؤ گے

( ۹۱ )

۱۲۲

جو اپنا بدن دھو کر بیٹھ جاتے ہیں ان کو پاکباز نہیں کہا جاسکتا  
پاکباز وہی ہیں جن کے دل میں وہ ناکم موجود ہے

( ۲۷۲ )

۱۲۳

جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلپیت ॥  
 جورت بیوسے ماتن کیونزل چیت ॥  
 ناک نامو مڑاے کا دل پیچھے مکھ لیہ ॥  
 اور دوا جے دُئی کے جھوٹھے عمل کرہہ ॥ ۱ ॥

دارماجہ پوڑی ۱۰۶ اسوک

## دل پر فتح پانے سے دنیا پر فتح پاٹی جاتی ہے

من میگل ساکت دیوانا ۛ بن کنڈ مایا سوہ حیرانا ॥  
 ات ات جاکال کے چلے ۛ گر مکھ کھوج لے گھراپے ॥ ۱ ॥  
 بن گرسبدے من نہیں ٹھورا ॥  
 سرورام نام ات نزل دتیا گو ہوئے کورا ۛ ۱ ॥ ۱ ۛ رھاؤ  
 اسے من مکھ کہو کیورہ سی ۛ بن سمجھ جم کا دکھ سہ سی ॥  
 آپے نخسے ست گر سیلے ۛ کال کنٹک مارے سج پیلے ॥ ۲ ॥  
 ایہ من کرا ایہ من دھرا ۛ ایہ من ہنخت تے جہنا ۛ  
 ساکت نوبھی ایہ من موڑا ۛ گر مکھ نام ہے من روڑا ۛ ۳ ॥  
 گر مکھ من استھانے سوئی ۛ گر مکھ ترہون سو جی ہوئی ॥  
 ایہ من جگ بھوگی تپ تاپے ۛ گر مکھ پیسے ہر پرہ آپے ۛ ۴ ॥  
 من بیراگی ہوئے نیاگی ۛ گھٹ گھٹ من سادو دھالاگی ۛ  
 رام رسائن گر مکھ چاکھے ۛ درگھر خلیں بر پت راکھے ۛ ۵ ॥  
 ایہ من راجا سورس گرام ۛ ایہ من زبھو گر مکھ نام ॥  
 مارے ہنخت اپنے وس کیے ۛ ہوئے گراس اکت تھائے کیے ۛ ۶ ॥  
 گر مکھ راک سواد ان تینگے ۛ گر مکھ اسے من بھگتی جاگے ॥  
 ان حد من مایا سید چاری ۛ آتم چین بھئے زبکاری ۛ ۷ ॥  
 اسے من زمل درگھر سوئی ۛ گر مکھ بھگت بھاؤ دھن ہوئی ۛ  
 ایہ من ہر جس گر پر ساد ۛ گھٹ گھٹ سو پرہیو آد بھگاد ۛ ۸ ॥  
 رام رسائن ایہ من ماتا ۛ سرب رسائن گر مکھ جاتا ۛ  
 بھگت بیت گھر چرن لڑا ۛ ناک ہر جن کے داسن داسا ۛ ۹ ॥ ۸ ॥

آسا اسٹ پدیا

ترور کیا پنکھ من ترور پنکھی ہنخت  
 تت چلے ل ایک سے تن کاؤ پھاسن : پرپنخت ॥



اگر کپڑے خون سے لت پت ہو جائیں تو انھیں غلیظ سمجھ لیا جاتا ہے  
تاؤ جو انسان انسانوں کا خون پیتے ہیں ان کے دل کیسے پاک ہوں گے؟  
نامک کہتے ہیں خدا کا نام اسی وقت زبان پر لاؤ جب دل صاف ہو  
ورنہ تو یہ لوگوں کو بہکانے کا ایک ڈھونگ ہے۔ تم جو نئے اعمال کر رہے ہو

پانی من مست با تھی کی طرح ہے۔ یہ درط حیرت میں غرق ہو کر مایا اور مودہ کے جنگل میں بھٹک رہا ہے  
موت کا دھکیلا ہوا اور ادھر گھوم رہا ہے۔ جب یہ گورکھ ہو جاتا ہے تو پھر یہ خود بخود اپنا گھر ڈھونڈ لیتا ہے  
گرو کے شہد کے بغیر دل کو کیسوی حاصل نہیں ہوتی  
نہایت ہی دل کش رام نام کو یاد کرو غورو کی کڑواہٹ ترک کر دو  
بتائیے تو یہ مورکھ من کس طرح کیسوی ہو سکے گا؟ یہ بات سیکھے بغیر اسے موت کے خون سے دوچار ہونا ہی پڑے گا  
نامک جب اپنی بخشش سے مست گرو ملا دے گا تو اس کی سچی ہدایت اور حوصلہ افزائی سے موت کا کانا دل سے نکل جائے گا۔  
یہ من بھلے ہی اعمال کا اثر ہے اور اس کی فطرت میں اضطراب ہے۔ اس کی پیدائش پانچ عناصر کے اشتراک سے ہوئی ہے  
مطلب یہ ہے کہ دل گناہ اور لالچ کے بس میں ہے  
یہ پر سکون ہو جائے گا جب یہ گورکھ ہو کر خدا کا نام لے گا۔

گرو کے شہد کے ذریعہ یہ من اپنا مقام ڈھونڈ لے گا اور اسے نیچوں لوگوں کا علم ہو جائے گا  
خدا کا دل جوگی کا ہر جو را منت کرتا ہے یا پھر گورکھ ہی یہ اپنے آپ کو اور خدا کو پہچان لے گا  
جب یہ نیکتر ہو سکے اور دور فنی ترک کر دے گا جو ہر انسان میں موجود ہوتی ہے تو پھر یہ دنیا سے بے نیاز ہو جائے گا  
گورکھ انسان خدا کا وارو پیتا ہے اس لیے نامک بھی یہاں اور وہاں اس کی عزت قائم رکھے گا  
یہ دل جنگ جو را ہو جاتا ہے اور خدا کے نام کے ذریعہ بے خوف اور گورکھ بن جاتا ہے  
یہ پانچوں برائیوں کو جیت کر اپنے بس میں کر لیتا ہے  
غورو پر قابو پا کر ان سب کو ایک ساتھ جیت کر دیتا ہے

گرو کے ذریعہ مودہ اور لذت نیاگ کر یہ یاد خدا میں مصروف ہو جاتا ہے  
نغمہ الہی سن کر اور اس پر غور کرنے کے بعد اور اپنے آپ کو پہچان کر یہ بندہ خدا بن جاتا ہے  
یہ من پر سکون ہو کر اس کا گھر اور اس کا در ڈھونڈتا ہے  
گرو کے ذریعہ یہ خدا کی پرستش میں محو ہو جاتا ہے، گرو کی ہر سے رات دن خدا کی عظمت کے راگ گاتا ہے  
وہ خدا جرم و زائل سے ہے، زمانوں کے آغاز سے موجود ہے اور جڑ سے درے میں سما ہوا ہے اس کے نام کا دارو پی کر من مست ہو گیا ہے۔ گرو کے کرم سے اسے  
سب ردگوں کی دوا کا علم ہو گیا ہے۔ سمجھتی کے لیے یہ گرو کے قدموں میں رہتا ہے۔ اے نامک! وہ خدا کے بندوں کا بھی بندہ ہو جاتا ہے۔  
(۱۲۱ - ۱۲۵)

جسم ایک بیڑ ہے اس پر من ایک پرندے کی طرح بیٹھا ہے۔ ساتھ ہی پانچ اور پرندے (عرفان و ادراک) بھی بیٹھے ہیں۔  
اگر یہ سب مل کر اصیلت کی کھن کرین اور اس کا چوگا چلیں پھر پھندے میں پھنسنے کی ذرہ بھر فکر نہیں رہے گی۔

اڈے ہی تا بیکل بیگے تاکر چوگ گھنی ॥  
 پنکھ ٹٹے پچا ہی پڑی اوگن بھیڑ بنی ॥  
 بن ساچے کیو چھوٹے برگن کرم منی ॥  
 آپ چھڈائے چھوٹے وڈا آپ دمنی ॥  
 گر پر سادی چھوٹے کرپا آپ کرے ॥  
 اپنے ہتھ وڈا لیا جے بھاوے تے لے ۥ ۲۲ ۥ

لام کلی دکنی ادانکار

۱۴۶  
 بھولی بھولی میں پھری پادھر کیے نہ کوئے ॥  
 پوچھو جائے سیانیا دکھ کئے میرا کوئے ॥  
 ست گر ساچا سن دے سا بن ات ہی تھائے ॥  
 نانک من ترپتا سیے صفتی ساچے نائے ۥ

دار مارو، پوڑی ۱۲، اسلوک

۱۴۷  
 حکم رجائی ساکتی درگر سپج قبول ॥  
 صاحب لیکھا منگ سی دنیا دیکھ نہ بھول ॥  
 دل دروانی جو کرے دروہی دل راس ॥  
 اسک محبت نانکا لیکھا کرتے پاس ॥  
 اگو جوئے دھوکڑو مارنگ پان بائے ॥  
 بیسے ہیرا بیدھیا نانک کنٹھ سبھائے ۥ ۲ ۥ

دار مارو، پوڑی ۱۲، اسلوک

۱۴۸  
 بھول تن بھے من دے ہیکے پادھر ہیڈ ॥  
 ات ڈھ پن دکھ گھنے تینے تھاؤ بھریڈ ۥ ۱ ۥ

دار مارو، پوڑی ۱۳، اسلوک

۱۴۹  
 اجر جے تا فوہل بندھ ۥ پوچے پران ہودے تھر کندھ ॥  
 کہاں ایہہ آئیا کہاں ایہہ جان ۥ جیوت رت رہے پروان ۥ  
 مکے بوجے تے پچھانے ۥ ایہہ پر ساد گڑتے جانے ॥  
 ہونڈا پھڑی اک نانک جان ۥ ناں ہاؤ نہ میں جونی پان ۥ ۲ ۥ

دار مارو، پوڑی ۱۴، اسلوک

اگر یہ تیزی سے ادھر ادھر اڑ کر خواہشات کے کبوتر ہوئے دل نے چلنے لگیں تو تہ دام آجائیں گے  
تب ان کے پر ٹوٹ جائیں گے ان کے برے اعمال ان پر مصائب کا پہاڑ توڑ دیں گے  
اب خدا کے کرم کے بغیر کیسے رہائی پائیں۔ اب تو یاد خدا ہی ان کی مصیبت کا مددگار ہے  
شہنشاہوں کا شہنشاہ جب ان کی مدد کرے گا اس وقت یہ جال ٹوٹے گا  
وہ مہر کرے گا تو گروہ کے کرم سے نجات حاصل ہوگی۔ ساری برکتیں اس کے اپنے ہاتھ میں ہیں  
وہ جس پر ہر بان ہوتا ہے اسی کو بخشتا ہے

(۹۳۴)

۱۲۴  
میں بھولی رہی بھینکتی رہی۔ مجھے کسی نے راستہ دیتا یا  
میں نے ظالموں سے انتہا کی کہ کوئی میرا دکھ کاٹے  
جب سچے گروہ کی تعلیم ذہن و دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو باطن ہی میں وصال خدا نصیب ہوتا ہے  
اے ناک! اس کے گلے لگانے اور سچے نام سے عشق کرنے پر دل تاج اور پرسکون ہو جاتا ہے۔

(۱۰۸۷)

۱۲۷  
یہ تخلیق اس کے حکم سے ہوئی ہے۔ اس کی بارگاہ میں سچ ہی قبول کیا جائے گا۔  
مالک دہاں اعمال کا حساب مانگے گا۔ دنیاوی حسن و جمال میں خدا کو مت بھلا  
درویش تو وہی ہے جو اپنے دل پر پہرہ دے اور اسے نیک راہ پر چلائے  
انسان جس سے بھی محبت کرتا ہے ناک کہنے ہیں کہ اس کا حساب خدا کے پاس ہے  
بھروسے کی طرح یکسو ہو کر نظر ڈال تجھے سب جگہوں پر خدا ملے گا۔ خدا کے نام کا بیڑا دل کے سیرے کو بندھ دے گا  
اے ناک! اسی وقت یہ مالا گلے میں اچھی معلوم ہوگی۔

(۱۰۹۰)

۱۲۸  
راستہ مرن ایک ہے۔ خدا کا خوف اور اس کی معصومیت دل میں بساؤ  
مضطرب رہنے سے بہت دکھ ہوتا ہے۔ اس سے خیالات ازبان اور اعمال غلیظ ہو جاتے ہیں

(۱۰۹۰ - ۹۱)

۱۲۹  
جب انسان خدا کے نام کی نعمت کو جو کبھی بے غم نہیں ہوتی برداشت کر لیتا ہے تو نورانی بنے ہو جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ایسا ہونے پر آدمی خواہشات  
کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ جب انسان جی جان سے خدا کی پرستش کرتا ہے تو جسم بھی پرسکون ہو جاتا ہے۔ وہ اس وقت یہ سوچے ہیں وقت ضایع نہیں  
کرتا کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جائے گا۔ زندگی سے پہلے اور موت کے بعد وہ خدا کی بارگاہ میں مقبول رہتا ہے۔ اس نے حکم کو پہچان لیا  
ہے یعنی وہ اصلیت کی جہت تک پہنچ چکا ہے۔ یہ نعمت گروہ کے فضل و کرم سے حاصل ہوئی ہے۔ اے ناک وہ شخص مصائب کی گرفت میں جکڑا  
رہے گا جو کہتا ہے کہ مرن میں ہی ہوں۔ میں ہوں ہی نہیں، اس لیے مجھے آدھ گون سے نجات مل چکی ہے

(۱۲۸۹)

دو آنکھیں، دو نتھنے، دو کان، نہ، مقعد اور عضو تناسل



چوتھا باب

غلط ذرائع

## جھوٹے رہ نما

۱۵۰

جا پاؤ نام نہی تاکیا اکھا کیہو نام نہی کیا ہواں ॥  
 کیٹا کرنا کیا کتننا بھریا بھر بھر دھواں ॥  
 آپ نہ بچھاں لوگ بچھائی آیا آگو ہواں ॥  
 تاک اندھا ہوئے کے دے گئے سبھس ॥  
 موہئے ساتھ ॥

اگے گیا تھو ہے موہ پاہ سو ایسا آگو جا پے ॥ ۲ ॥

دار ماجھ، پوڑی ۶، اسلوک

۱۵۱

اندھا آگو بنے تھیں کیو پادھر جانے ॥  
 آپ سے مت ہو چھیں کیو راہ پچھانے ॥  
 کیو راہ جاوے محل پاوے اندھ کی مت اندھلی ॥  
 بن نام ہر کے پھو نہ سوچے اندھ بوڈو دھنلی ॥  
 دن رات چائن چاڈا پے سپد گر کامن دے ॥  
 کر چوڑ گر پے کرتی راہ پادھر گر دے ॥ ۴ ॥

سو ہی چھنت

## بت پرستی

۱۵۲

ہندو موئے بھوئے اکئی جا ہی ۛ نارد کیاسے پوج کراں ہی ॥  
 اندھے گئے اندھ اندھار ۛ پاتھ لے پو بے گدہ گنوار ॥  
 اوہ جا آپ ڈبتے تم کہا ترن ہار ॥ ۲ ॥

دار بیہارا، پوڑی ۳۰، اسلوک

۱۵۰

اگر میری اپنی کوئی روحانی زندگی نہیں تو میں دوسروں سے کیا کہوں جہاں کچھ نہ ہو وہاں کیا بن سکتا ہے  
پہلے قول و فعل کے ذریعہ خود کو گنہگار بنایا اب پھر ان ہی کو کیوں دیراؤں اور اپنے دامن کو داغدار کروں  
کیا میں ایسا رہنا بنوں جو خود کچھ نہیں جانتا مگر دوسروں کو راہ دکھاتا ہے  
اے ناک ! جو اندھا ہو کر دوسروں کو راہ دکھاتا ہے وہ کارواں میں شامل سب ساقیوں کو نثار دے گا  
آگے چل کر اسے بے بھاؤ کی پڑیں گی۔ ایسے رہنا کا یہی حال ہوتا ہے۔

( ۱۴۰ )

۱۵۱

رہنا اگر اندھا ہو تو دوسروں کو کیا راہ دکھائے گا  
او چھی عقل۔ یعنی جو خود ٹھگا جا رہا ہے وہ کیسے راہ ڈھونڈے گا۔ کیسے منزل پر پہنچے گا؟  
اندھا تو اندھیرا ہی پھیلانے کا  
خدا کے نام کے بغیر راستہ نہیں سو جتا۔ اندھا تو دنیاوی بکیرٹوں میں ہی الجھا رہے گا  
جب گرو کی تعلیم حاصل ہو جاتی ہے تو دل میں شب و روز اجالا رہتا ہے۔ من میں انگ رہتی ہے  
گرو سے ہاتھ جوڑ کر یہ عرض کرو۔ سچا گرو ہی صبح راستہ دکھائے گا۔

( ۷۶۷ )

۱۵۲

ہندو گمراہ ہر کر غلط راستے پر جا رہے ہیں جیسے نذر نے کہا اسی طرح بت پرستی میں مصروف ہیں  
پوجا پتھروں کی کرتے ہیں جو ذمہ سن سکتے ہیں، نہ دیکھ سکتے ہیں۔ گھپ اندھیرے میں ہیں  
لاطم اندھا جاہل ہیں۔ پتھر تو خود ڈوب جاتے ہیں۔ وہ دوسروں کو کیا کن رہے پر لگائیں گے

( ۵۵۶ )

۱۵۳  
 گھر نارائن سبھانال ۽ پوج کرے رکھے نادال ۱  
 گنگہ چن پھل چڑائے ۽ پیری پے پے بہت منائے ۱  
 انوانگ منگ پینے کھائے ۽ اندھی کی اندھ سبھائے ۱  
 بھکسیا دیہہ ناں دیاں رکھے ۽ اندھا جھگڑا اندھی ستھے ۱

دارسارنگ پڑی ۱۰۹ اسلوک

### بے معنی رسم و رواج

۱۵۴  
 جے موہا کا گھر موہے ، گھر موہ پتری دے ۱  
 آگے دست سبھائیے پتری چور کرے ۱  
 دھوسی ایہہ ہی ہتھ دلال کے مصنی ایہہ کرے ۱  
 نانک آگے جے ٹے جی بکے گھائے دے ۱ ۱ ۱

دار آسا ، پڑی ۱۰۷ اسلوک

۱۵۵  
 دیوا میرا ایک نام دکھ دھج پایا تیل ۱  
 آن چانن اوسوکیا چوکا جم سیو میل ۱ ۱ ۱  
 لوکا مت کو پھگڑ پائے ۱  
 لکھڑیا کر ایک ٹٹے اک رتی لے بہا ۱ ۱ ۱ رہاؤ  
 پنڈھ پتل میری کیو کیا سچ نام کرتا رہا ۱  
 ایتے او تے آگے پاچھے ایہہ را ادھار ۱ ۲ ۱  
 گنگ بنارس مفت تمھاری ناوے آتم راؤ ۱  
 سچا نون تان تیتے جاں ایہہ نس لگے بھاؤ ۱ ۳ ۱  
 اک لوکی ہور چھپری برہن وٹ پنڈ کھائے ۱  
 نانک پنڈنجیس کا کب ہوں نکھڑنس ناہ ۱ ۴ ۱ ۱ ۱ ۳ ۲ ۱

آ

۱۵۶  
 جے کر سونک نیے سب تے سونک ہوئے ۱  
 گوہے اتے لکڑی اندر کیڑا ہوئے ۱



گھر میں نذاغ کی مورتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے مصاحب کی مورتیاں ہیں۔ ہنلا دھلا کر ان کی پوجا کرتا ہے  
کیسرا چندن اور پھول چڑھاتا ہے۔ ان کے قدموں پر گر کر انھیں خوش کرنے کا جتن کرتا ہے  
اور اس کی اپنی حالت یہ ہے کہ دوسروں سے مانگ مانگ کر کھاتا ہے۔ اسے یہ سزا اس کی جہالت کی وجہ سے مل رہی ہے  
مورتیاں نہ سمجھوں کو روٹی دیتی ہیں نہ موت سے بچاتی ہیں  
اندھے لوگ اپنی حماقت کی وجہ سے آپس میں لڑ رہے ہیں

(۱۲۴۰)

اگر کوئی چور کسی کا دھن لوٹ کر وہ دھن اپنے بزرگوں کی بھینٹ کر دے  
تو وہ زرو مال آگے چل کر پہچانا جائے گا  
بزرگوں کو چور سمجھا جائے گا۔ دلال (برہمن جس نے رسم ادا کی) کے ہاتھ کاٹے جائیں گے  
اسے نانک! دباں جا کر اسی سخاوت کا اچھا ثمر ملتا ہے جو محنت کر کے کائی کرتا ہے اور اس میں سے کچھ سخاوت کرتا ہے

(۲۴۲)

خدا کا نام ہی میرا چراغ ہے۔ اس میں دکھ کا تیل ڈالا ہے  
جب چراغ جلایا تو دکھ کٹ گئے۔ موت کا خون جاتا رہا  
اسے لوگو! بے معنی رسم و رواج ترک کر دو  
لوہی کے لاکھوں ٹکڑے اکٹھے کرو، آگ کی ایک ہی چنگاری انھیں راکھ کر دے گی  
خدا کا نام ہی میرا پنڈا اور تیل ہے (ریت) خدا کا سپانام ہی میری کریا ہے  
دو جہاں میں خدا ہی میرا سہارا ہے  
تیری مہر و ثنا ہی میری گنگا اور بنارس ہیں جس میں میری روح اسٹان کرتی ہے  
صبح اسٹان تو اسی وقت ہوگا جب دن رات میری تو تجھ سے مل رہے گی  
چادروں کے پیرے نیا کر بزرگوں اور دیوتاؤں کی بھینٹ کیے جاتے ہیں اور برہمن ان کو کھا جاتے ہیں  
اسے نانک! اس کے رسم و کرم ہی کو دان میں دی جانے والی خوراک بناؤ جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

(۲۵۸)

اگر لوگوں کے مرنے بیٹنے پر گھور اور گھور کے لوگوں کو پیدا سمجھ کر ان سے گریز کیا جائے تو اس قسم کی پیدا حالت ہر جگہ موجود ہے  
جو اُپٹے اور لکڑیاں ہم جلاتے ہیں ان میں بھی کیڑے ہوتے ہیں۔

جے تے دانے ان کے جیا باجھ نہ کوئے ॥  
 پہلا پانی جیو ہے جت ہر یا سب کوئے ॥  
 سونگ کیوں کر دیکھے سونگ پوسے دھوئے ॥  
 نانگ سونگ ایوہ اتے جان اتارے دھوئے ॥ ۱ ॥  
 من کا سونگ لو بھہ ہے جیو سونگ کوڑ ॥  
 اکیس سونگ دیکھنا ہر تریا پر دھن روپ ॥  
 کتیں سونگ کن پئے لا اعتباری کھاہ ॥  
 نانگ منہا آدی بر سے جم پر جاہ ॥ ۲ ॥  
 بھو سونگ بھم ہے دو بے لگے جائے ॥  
 جن منا حکم ہے بھانے آوے جائے ॥  
 کھانا پینا پوتر ہے دتوں رنق سمجھاہ ॥  
 نانگ جی کرکھ بھجیا تیاں سونگ ناہ ॥ ۳ ॥

دار آسا، پوڑی ۱۸، اسلوک

۱۵۷  
 ناوَن پلے تیرتی من کھوئے تن چور ॥  
 اک بھاؤ لیتی نانا دو بھاؤ اسی اس چور ॥  
 باہر دھوئی توڑی اندر دس نکور ॥  
 سادھ بھلے ان نا تہیا چور سے چور چور ॥ ۲ ॥

دار سوہی، پوڑی ۱۲، اسلوک

۱۵۸  
 سوہینے کا چوکا کچن کوار ۛ رُپے کیا کاراں بہت دستار ॥  
 گنگا کا ادک کرن تے آگ ۛ گرڑا کھانا دُدھ سیر گاڈ ॥ ۱ ॥  
 رے من بیکے کھونا پانے ۛ جام نہ بیسے ساچ نانے ॥ ۱ ॥  
 دس اٹھ لکھے ہرے پاس ۛ پارے وید لکھا گر پاٹھ ॥ ۱ ॥  
 پر بی ناوے ورنہ کی دات ۛ دوت نیم کرے دن رات ॥ ۲ ॥  
 فاضی ملاں ہوسے سیخ ۛ جوگی جنگم بھگولے بھیکھ ॥  
 کوگر جی کرماں کی سندھ ۛ بن بوجے سب کڑی اس بندھ ॥ ۳ ॥

اناج کے دانوں میں بھی جراثیم ہوتے ہیں  
 پانی میں ایک جاندار شے ہے جس کے باعث ہریالی پیدا ہوتی ہے  
 یہ جاندار اور جراثیم ہماری رسوائی میں بھی مرتے ہیں پھر ہم غلاظت سے کیسے بچ سکے ہیں  
 نانک کہتے ہیں کہ غلاظت اس طرح نہیں دور ہوتی۔ اصلیت پہچاننے پر ہی غلاظت کو دھویا جاسکتا ہے  
 لالچ دل کی غلاظت ہے، جھوٹ زبان کو گندہ کرتا ہے  
 پرانی عورت کو اور حسن و دولت کو دیکھ کر آنکھیں بھی پلید ہو جاتی ہیں  
 غیبت سن کر کان گندے ہو جاتے ہیں  
 اے نانک! ایسے انسانوں کی روحوں کو باندھ کر دوزخ میں لے جایا جاتا ہے  
 جینے مرنے سے غلیظ ہو جانے کا خیال محض ایک وہم ہے  
 جینا مرنے کا حکم ہے۔ اسی کی مرضی سے انسان پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں  
 مالک نے جو کھانے پینے کی چیزیں زندہ رہنے کے لیے دی ہیں وہ سب پاکیزہ ہیں  
 نانک کہتے ہیں کہ جن کو گرو کے ذریعہ یہ صداقت معلوم ہو چکی ہے ان کے گھر میں غلاظت نہیں ہوتی

(۴۷۲-۷۲)

۱۵۷  
 تیرتوں پر نہانے چلے ہیں مگر من کھڑا ہے اور دل چور جیسا ہے  
 تن کا میل تو کچھ اتر گیا مگر من کا میل دگن ہو گیا  
 نیک بندے اشنان کے بغیر ہی بھلے۔ چور تو نہادھو کر بھی چور رہتے ہیں۔

(۷۸۹)

۱۵۸  
 کھانا پکانے کے لیے جو کچھ بھی سونے کا ہوا اور برتن بھی۔ ارد گرد بہت پھیلا کر چاندی کی کیریاں کھینچی گئی ہیں  
 گدگد کا پانی ہوا اور داری کی کڑیاں دھڑک دھڑک جلائی گئی ہو۔ اس پر دودھ میں چاول ڈال کر پکائے جائیں۔  
 یہ پاکیزہ کسی حساب میں نہیں آئے گی جب تک کہ دل سے نام کی طرف مہذول نہ ہو  
 اٹھارہ پران پاس ہیں، چاروں وید و دھرم زبان ہوں  
 تیوہاروں پر نہیں تھرا اشنان بھی ہو، دن رات برت رکھ کر رسوم کا پابند رہے  
 وہ قاضی، مثلاً یا شیخ ہو یا بھگوتے کپڑے پہن کر کوئی جوگی کہلائے  
 یا پھر کوئی حریستی اعمال کے چنگل میں بھنسا ہو۔ اصلیت کو جانے بغیر ان سب کی مشکلیں کس کر آئے سے جایا جائے گا

جے تے چیا لکھی سرکار ۝ کرنی اوپر ہودگ سار ॥  
مکرم کرے مورکہ گوار ۝ نانک ساچے کے صفت بھنڈار ۥ ۴ ۥ ۳ ॥

بہنت

۱۵۹  
دھرگ تنان کا جیویا جے لکھ لکھ دیکھے ناؤ ॥  
کھیتی جن کی اجڑے کھلاڑے کیا گھاؤ ॥  
پچے سرے باہرے اگے لے ناں داد ॥  
عقل ایہ ناں آکھئے عقل گواہیے باد ॥  
عقلی صاحب سوئے عقلی پائیے مان ॥  
عقلی پڑھ کے بوجھے عقلی کیجے دان ॥  
نانک آکھے راہ اے ہورگلاں سیطان ۥ ۱ ۥ

دارسارنگ پوڑی ۱۰۲۰ اسلوک

۱۶۰  
گیان دھونا گاؤے گیت ۝ بھلکے مٹاں گھرے سیٹ ॥  
گھنٹو ہوئے کن پڑاسے ۝ فقر کرے ہورجات گوائے ॥  
گر پیر سدائے منگن جائے ۝ تاکے مول نہ لگیے پائے ॥  
گھال کھائے کچھ تھوڑے ۝ نانک راہ پہچانے سے ۥ ۱ ۥ

دارسارنگ پوڑی ۱۰۲۲ اسلوک

۱۶۱  
گنوں برہن کاڈ کرلاؤ گوبر ترن جانی ॥  
دھوتی ٹکاتے جب مالی دھان پھمیاں کھائی ॥  
انٹرو جا پڑھے کیتیاں سسہم ترکاں بھائی ॥  
چھوڑیے پاکھنڈا ۝ نام لیئے جاہ ترندا ۥ ۱ ۥ

داراسا پوڑی ۱۰۱۳ اسلوک

انسانوں کو جو کام کرنا ہے وہ ان کی تقدیر میں پہلے سے لکھا ہوا ہے۔ آخری فیصلہ تو ان کے اعمال کی بنیاد پر ہوگا۔  
مورکھ اور جاہل دوسروں پر حکم چلائے ہیں۔ ناکم کہتے ہیں یہ سب کچھ چھوڑ کر اس خدا کی صفت کا خزانہ ڈھونڈو۔

(۱۱۶۹)

۱۵۹

حضرت ہے ان کی زندگی پر جو خدا کا نام لکھ لکھ کر بیچے ہیں  
جس کی کھینچا جڑ جائے اس کے لیے کھیدان میں کوئی جگہ نہیں ہوتی  
جن کے پاس شرم دجیا اور صداقت نہیں ان کی آگے چل کر بھی کوئی قدر نہیں ہوگی  
جو عقل بحث اور دلائل میں گنوا دی جائے اسے عقل نہیں کہتے  
عقل سے تو مالک کی خدمت کی جاتی ہے۔ عقل سے ہی عزت ملتی ہے  
عقل سے ہی حصول علم ممکن ہے اور پھر عقل سے دنیا میں عقل پانٹی جاتی ہے  
ناکم کہتے ہیں صحیح راہ صرف یہی ہے، باقی تمام راہیں شیطان کی راہیں ہیں۔

(۱۲۴۵)

۱۶۰

گیان کے گیت گاتا ہے مگر اسے خود کوئی علم نہیں ہے۔ ملا بھوکا ہو تو گھر میں ہی مسجد بنالینا ہے  
روزی نہ پیدا کر سکے تو کان پھر دوائے، بالے پہنے اور فقیر بن گئے۔ اس طرح اپنی عزت آبرو و گمراہی  
جو گرو یا پیر کہلو اگر گھر مانگتا پھرے اس کے پاؤں کبھی نہ چھوڑے  
جو منت کرتا ہے اور حاجت مندوں کو بھی کچھ دیتا ہے ناکم کہتے ہیں کہ وہی راستی پر ہے

(۱۲۴۵)

۱۶۱

(ایک ہندو عمر ایک برہمن اور اس کی گائے کو حصول یلے بغیر بیل سے گزرنے نہیں دے رہا تھا۔ گائے نے وہاں  
گوبر کر دیا حور نے گوبراٹھا کر چکا لیپ لیا)  
گائے اور برہمن سے عمر حصول مانگتا ہے۔ اس گائے کا گوبر تجھے کیسے پاکیزہ بنائے گا  
ماتھے پر تنک ہے، نیچے دھوٹی پہن رکھی ہے۔ گلے میں مالا ہے لیکن جن کو تو لپچھ کہتا ہے ان کی دی ہوئی تتھلہ پر تو گزر بسر کرتا ہے  
گھر میں پوجا کرتے ہو، باہر قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہو مگر طور طریقے ترکوں جیسے اپنا رکھے ہیں  
اس ڈھونگ کو چھوڑ دو۔ مالک کا نام لے کر ہی تو دریا سے پار ہوگا۔

(۱۶۱)

اے ملائی طنز اشادہ ہے۔ وہ کاغذ پر خدا کے بہت سے نام لکھ کر لوگوں کو تعویذ دیتے ہیں کہ یہ تعویذ بڑی نظر ادا دشمن سے حفاظت کریں گے۔



پانچواں باب

## روحانی ارتقار کے لیے ازدواجی اور خاندانی زندگی ترک کرنا ضروری نہیں

پچھلے مہینے جو دے پر گاس : تاتے بکریاں رہے اداس :  
ست گڑ کی ایسی دڈیاں : پتھر کتر وچے گت پانی :  
دھناری

لے خدا کا نام لیے سے دل میں اجالا ہوتا ہے۔ حرص و ہوا کے ماحول میں رہتے ہوئے بھی وہ اس نور  
کی بدولت دنیا سے بے نیاز رہتا ہے۔ ست گڑ کی عظمت اس بات میں ہے کہ عورت اور بچہ میں لہتے ہوئے بھی آدمی کو نکات حاصل ہو جاتی ہے

## عورت پنج نہیں

۱۶۲

بھنڈ جیتے، بھنڈ نیٹے، بھنڈ سنگن وی آہ ॥  
 بھنڈ ہووے دوستی، بھنڈ چلے راہ ॥  
 بھنڈ موآ بھنڈ بھالے بھنڈ ہووے بندھان ॥  
 سوکیو مندا آ کیجے جت جتے راجان ॥  
 بھنڈ ہی بھنڈ آپجے بھنڈے باجھہ کوئے ॥  
 نانک بھنڈے باہرا کیو سچا سوئے ॥  
 جت مکھ سدا سالہیے بھانگا رتی چار ॥  
 نانک تے مکھ اد چلے تے سچے دربار ॥ ۲ ॥

دار آسا، پروڑی ۱۶۱، سلوک

## تیاگ اور جوگیوں سے گفتگو

۱۶۳

دنیا ساگر دتر کیجے کیوکر پائیے پارو ॥  
 چرپٹ بولے اودھو نانک دیہ سچا بیچارو ॥  
 آپے آکھے آپے سمجھے، تس کیا اترو تیجے ॥  
 ساچر کہو تم پار گرائی تجھہ کیا بسن دیجے ॥ ۴ ॥  
 جیسے جل میں کل زالم مرگائی نیسانے ॥  
 سرت سبھو ساگر تریے نانک نام بکھانے ॥  
 روہی ایکانت ایکومن دسیا آسا ماہ نراسو ॥  
 اگم اگر چر دیکھ دکھائے نانک تاکا داسو ॥ ۵ ॥

رام کلی سدھ گرسٹی

۱۶۴

ہائی بائی رہ ہی زالے رُودکھ برکھ ادیانے ॥  
 قد مول اگر کھائیے اودھو بولے گیانے ॥  
 تیرتھہ نائیے سکھ پھل پائیے میل لاگے پائی ॥  
 گورکھ پوت نہاری پابولے جوگ جگت بدھ سائی ॥ ۷ ॥



ہم عورت کی کوکھ میں پڑتے ہیں۔ عورت سے ہی پیدا ہوتے ہیں، عورت ہی سے ہماری منگنی ہوتی ہے۔ عورت ہی سے ہماری شادی ہوتی ہے۔ عورت کے ذریعہ ہی سارے رشتے قائم ہوتے ہیں۔ وہی نسل آگے چلائی ہے۔ جب ایک بیوی مر جائے تو دوسری ڈھونڈتے ہیں۔ عورت نگر غفلت مآب رہتی ہے ہم اس عورت کو کیسے برا کہیں جس نے راجوں ہمارا جوں کو جنم دیا عورت سے ہی عورت جنم لیتی ہے۔ عورت کے بغیر کوئی پیدا نہیں ہوا۔ اس سے صرف ایک خدا ہی پیدا نہیں ہوا۔ اے نانا! مرد ہو یا عورت۔ جس کے لبوں پر اس کی حمد و ثنا ہے وہی خوش نصیب ہے اور اس کے سچے دربار میں خند و پیشانی سے عزت پاتا ہے

(۲۷۲)

چرب زبان اور دھوت (سنیاسی) یہ پوچھتا ہے کہ اے نانا! سچ سچ بتاؤ کہ اس دنیا کے سمندر سے پار اترنا مشکل ہے۔ اسے کیسے پار کیا جائے؟ نانا کہتے ہیں میں اُسے کیا جواب دوں جو خود عالم ہے اور آپ ہی سوال کرتا ہے سچ کہنا کیا تم اپنے آپ کو کنارے پر نہیں سمجھتے؟ تم سے کیا بحث کروں؟ جس طرح پانی میں کنول اور دریا میں رغالی پانی سے بے نیاز ہوتی ہے اسی طرح شبید میں محو ہو کر اس خدا کا نام لینے سے دنیا کا سمندر پار کیا جاتا ہے جس کے دل میں واحد خدا کی یاد بسی ہوئی ہے وہی صبح معنوں میں گوشہ نشین ہے۔ امید و بیم سے گھری ہوئی دنیا میں وہ امید و بیم سے بے نیاز رہتا ہے۔ جو گرد اس نانا بل حصول خدا کو جسے دیکھا نہیں جاسکتا ہے، دیکھ چکا ہے اور اسے دوسروں کو دکھا چکا ہے، نانا! اس کا خادم ہے

(۹۳۸)

جو بازاروں اور شاہراہوں سے ہٹ کر جنگلوں کے پیڑوں میں تنہا جا بسے ہیں اور جو جڑی بوٹیاں کھا کر اپنا وقت گزارتے ہیں ایسے تیاگی یا ادھوت (سنیاسی) ہمیشہ علم و ادراک کی بات کرتے ہیں تیر مخوں کا استان کرنے سے کچھ مٹا ہے اور دل پر میل بھی نہیں آتا جوگ کی یہ ریت گور کو ناتھ کے چیلے "لوہاری پائے" بتائی۔

رام کلی سدھ گوٹھی

145

درس بھیکہ کرو جو گندرا دھرا جھولی کھنتھا ॥  
 باہر انتر ایک سر پہو تھتھ درس اک پنٹھا ॥  
 این بدھ من سمجھائی اے پرکھا باہر چوٹ نہ کھائی اے ॥  
 نانک بولے گر کہو برجے جوگ جگت او پائی اے ۹ ॥  
 انتر سب دن تر دھلا ہوئے متا دور کری ॥  
 کام کرو دھ انکار نوازے گئے سید موسیٰ پری ॥  
 کھنتھا جھولی بھر پڑ رہیا نانک تاپے ایک ہری ۱ ॥  
 ساچا صاحب ساچا نائی پر رکھے گر کی بات کھری ۱۰ ॥  
 اودھو کھری پنج بھوڑ پی ۛ کاٹیا کر اس من جاگوٹی ॥  
 ست سنتو کہ سچم ہے نال ۛ نانک گر کہی نام سمال ۱۱ ॥

رام کلی بندہ گوشتی

144

[illegible]

سوی

نانک کہتے ہیں بازاروں اور شاہراہوں میں چوکے ہو کر رہو۔ پرانی عورت پر نظر نہ کرو  
خدا کے نام کے بغیر کسی بھی طرح رجوع نہ کرو۔ خدا کے نام کے بغیر بوس اور آرزو نہیں ملتی۔  
گرو نے وہ بازار گھر اور شہر دکھا دیاسے جہاں سوئے سوئے ہی سچ کا پو پارتا ہے  
نانک انسان کی زندگی ایسی ہونی چاہیے کہ وہ تھوڑا کھائے، تھوڑا سوئے اور خدا کو یاد رکھے۔ اصل جوگ یہی ہے

(۳۹ - ۹۳۸)

۱۶۵

(جوگی) : کالوں میں بائے پہنو، بغل میں جھولی رکھو اور بدن پر گودڑی اوڑھو۔ اس طرح کا لباس پہن کر جوگیوں کے بارہ پن্থوں میں سے ایک "آئی پنٹھ" میں  
شامل ہو جاؤ۔

چھ درشن شاستروں میں یہی ایک اعلیٰ راستہ ہے

اے انسان اپنے دل کو ایسی تعلیم دے پھر تو موت کی ضرب سے بچ جائے گا  
(گرو جی کا جواب) : نانک کہتے ہیں اور گر کھ سمجھ لے گا کہ جوگ کا طریقہ یہ ہے کہ گرو کے شہد کو دل میں بسانے کے بائے پہنو

اس طرح غور اور "میری میری" کا عیب دور ہو جائے گا

ایسا جوگی بوس، غصہ اور انا سے محفوظ رہے گا۔ یہ شعور اسے گرو کے شہد کے ذریعہ حاصل ہوگا۔

نانک ہر جگہ موجود ہے۔ اس خیال کو اپنی جھولی اور گودڑی مٹاؤ پھر یکتا اور بے نظیر ناک تھیں کن دے پر جا لگائے گا

خدا لائانی ہے۔ اس کی عظمت دوامی ہے۔ یہ بات گرو کی پرکھ سے کھری ثابت ہوگی

دنیا سے بے نیاز ہو جانا ہی کیشول ہے۔ پانچ اوصاف کی ٹوپی پہنو (بے نیازی، سب کو ایک نظر سے دیکھنا، بُرائی کو ختم کرنا، پاکیزگی اور مہر و تحمل، جسم کے ہرن کی کمال  
کا منگھاس بناؤ اور جو قافلوں میں کیا بادل ہے اس سے لمبوس ہو جاؤ۔ دم و کرم صدق و صفائے کے ساتھ ہوں۔ ایسی صورت میں تو گرو کے ذریعہ  
دل میں ناک کو بسا سکے گا۔

(۶۳۹)

۱۶۶

جوگ نہ گودڑی پہننے میں ہے نہ ہاتھ میں عصا تھامنے میں ہے نہ بھجوت رملنے میں ہے، ناکالوں میں بائے پہننے میں ہے

جوگ نہ سر منڈانے میں ہے نہ سنگھی بھانے میں ہے

دنیا میں لیا سے بے نیاز رہو، جوگ اس طرح حاصل ہوتا ہے

یہ راستہ کوری باتوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ جو آدمی سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور سب کو اپنے برابر سمجھتا ہے جوگی اسی کو کہتے ہیں

مشغول، باقرستانوں میں رہنے سے یا سادھی لگنے سے جوگ کا راستہ نہیں ملتا

نک در ملک بھٹکنے اور تیر تھ نہانے سے بھی جوگ کا راستہ نہیں ملتا

دنیا میں لیا سے بے نیاز رہو جوگ کا راستہ اسی طرح حاصل ہوتا ہے

ست گر ملنے سے دم و گمان دور ہو جاتے ہیں، بھٹکتا بادل سکون حاصل کرتا ہے

جس طرح آبشار گرنے سے ایک گونج پیدا ہوتی ہے اسی طرح خدا کے نام میں انسان محو ہو جاتا ہے۔ باطن میں خدا کا وصال نصیب ہوتا ہے

دنیا میں لیا سے بے نیاز رہو جوگ کا راستہ اسی طرح ملتا ہے

نانک کہتے ہیں خودی کا خاتمہ کرنے سے جوگ اختیار کرو جب کوشش کے بغیر شہد کا ترن آٹھوں پہر روع میں گونجتا ہے

اور خدا سے ٹو لگی رہے تو ایسا تہ حاصل ہوتا ہے جہاں کوئی خوف نہیں رہتا

دنیا میں لیا سے بے نیاز رہو جوگ کا راستہ اسی طرح حاصل ہوتا ہے

(۷۳۰)



## چھٹا باب

# اس زمانے کی اخوت اور سیاسی حالات

قادی کوڑ بول مل کھائے + برہمن ناوے جیا گھائے ॥  
جوگی جگت نہ جانے اندھ + تینے اجاڑے کا بندھ ۲۱ ۵ ۱۱ ۱۱  
دھن ساری

مے قاضی جھوٹ کہتا ہے اور رشوت لیتا ہے، برہمن انسان کا قتل کر کے نہاتا ہے۔ علم و ادراک سے بے بہرہ  
جوگی صبح راستہ نہیں جانتا۔ یہ تینوں ہی (بھائی چلے کے علمبردار) پستی کے اسباب ہیں۔

ستی پاپ کرسٹ گاہ : گر دیکھیا گھر دیون جاہ ॥  
 استری پر کھے کھٹے بھاؤ : بھاوے آدھ بھاوے جاؤ ॥  
 ساست ویدنہ کوئے : آپو آپے پوجا ہوئے ॥  
 تافنی ہوئے نیے نیے : پھیرے سبج کرے خدائے ॥  
 وڈی لے کے حق گوائے : جے کو پوچھے تا پڑھ سنئے ॥  
 ترک منتر کن رے سادھ : لوک بھاوے چاڑی کھاہ ॥  
 چوکا دے کے سچا ہوئے : ایسا بندو دیکھو کوئے ॥  
 جوگی گر ہی جٹا بھیموت : آگے پاسچھے رووے پوت ॥  
 جوگ نہ پایا جگت گوائے : کت کارن سر چھائی پائی ॥  
 نانک کل کا اے پروان : آپے اکھن آپے جان ॥

دارام کلی، اسلوک ۱، پڑوی ۱۱

آد پرکھ کو اللہ کہیے سیکھاں آئی واری ॥  
 دیول دیوتا کر لاگا ایسی کیرت چالی ॥ ۵ ॥  
 پوجا بانگ نواج مصلیٰ نیر روپ بنواری ॥  
 گھر گھر میاں سبھناں جیاں بولی اور تھاری ॥ ۶ ॥

بسنٹ پنڈول اسٹ پدیا

کل آئی کتے سوہی کھاج ہووا مردار ॥  
 کوڑ بول بول بھونکن چرکا دھرم دیچار ॥  
 جن جیوندیاں پت نہیں مویا بندی موئے ॥  
 لکھیا ہوئے نانکا کرتا کرے سو ہوئے ॥ ۱ ॥  
 رتناں ہوئیاں بودھیا پرس ہوئے صیاد ॥  
 سیل بنم سچ بھنی کھانا کھاج کھاج ॥  
 سرم گیتا گھر اپنے پت اٹھ چلی نال ॥  
 نانک سچا ایک ہے اور سچا بھال ॥ ۲ ॥

وار سارنگ پڑوی ۱۴، اسلوک

ہرناں باجاں تے سک داراں اپنا پڑھیا ناؤ ॥  
 پھاندھی لگی جات پھانٹن آگے ناہیں تھائو ॥

گناہوں سے دولت کا کر سخی سخاوت کرتے ہیں، اگر وہ چیلوں کے گھر میں جا کر ہدایات دیتے ہیں عورت کی محبت اس کے شوہر کی کائی سے ہے۔ وہ چاہے گھر کے یا نہ آئے اس کی کوئی پروا نہیں ویدوں اور شستروں کا کینا کوئی نہیں ناشا سب اپنے آپ کی پوجا کرتے ہیں

قاسمی انصاف کرتے ہیں، مسیح پھیرتے ہیں اور خدا کا نام لیتے ہیں لیکن رشتہ کے کر صداقت کا خون کر دیتے ہیں۔ کوئی بات پوچھو تو قاسمی کتاب کھول کر تسلی کر دیتے ہیں ہندوؤں کے کانوں اور دلوں میں وہی سایا ہوا ہے جو مسلمان کہتے ہیں۔ غیبت اور چغلی سے لوگوں کو ٹوٹتے ہیں اور ان کی کائی پر گزر بسر کرتے ہیں پھر پاکیزہ بن کر اپنے آپ کی بڑائی کرتے ہیں۔ اسے بھائی! ایسے بندوں کی طر دیکھ۔ جوگی جٹائیں رکھ کر اور بھسوت مار کر گرہستی بنے ہوئے ہیں اور ان کے ارد گرد بال بچے رورہے ہیں جوگ میں تو وہ کامیاب نہ ہوئے لیکن اپنی عاقبت بھی خراب کر لی۔ ان سے پوچھو سر میں خاک کیوں ڈالی تھی؟ اسے ناک! کلجک کی یہی نشانی ہے۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس کا تجزہ بھی خود ہی کرتے ہیں۔

(۵۹۱)

آج کل شیخوں کی بن آئی ہے، خدا کو اللہ کہتے ہیں دیوی اور دیوتاؤں کے مندروں پر ٹیکس لگا دیے گئے ہیں۔ یہ ایک نیا دستور چلا دیا گیا ہے اب تو لونا، نماز اور مصلیٰ ہی متاڑ ہے۔ خدا کا رنگ نیلا ہو گیا ہے اب ہر گھر میں ایک دوسرے کو میاں کہہ کر بلاتے ہیں۔ بولی ہی بدل گئی ہے

(۱۱۹۱)

کتنے کے منہ والا کلجک آگیا ہے۔ حرام (پرایا حق کھانا) اب جائز مانا جاتا ہے جھوٹ بول کر ایک دوسرے کی طرف منکر کے کتوں کی طرح بھونکتے ہیں دھرم کا اصل تصور ختم ہو چکا ہے۔ جیسے کا کچھ لطف نہیں رہا۔ مرے گے تو اپنے پیچھے گندے خیالات چھوڑ جائیں گے قسمت میں جو لکھا ہے وہی بیت رہا ہے۔ مالک کا جو حکم ہے وہی جو رہا ہے عورتیں نہ سمجھ ہیں۔ مردان کے شکار ہی بن گئے ہیں نیک اطوار، اپنے آپ پر فائدہ رکھنا اور پاکیزگی۔ یہ اوصاف غائب ہو گئے ہیں جو پورے کھانے کے قابل نہیں ہیں وہ کھالی جا رہی ہیں۔ دھرم اپنے گھر میں جا چھا ہے۔ عورت اور آبرو بھی اس کے ساتھ ہی چل دی ہے اسے ناک! ایک خدا ہی سچا ہے۔ کسی اور کو کیوں ڈھونڈنا ہے۔

(۱۲۴۲ - ۲۳)

ہرگز، شایینوں اور مقامی افسروں کو تربیت یافتہ کہا جاتا ہے یہ سب جن کے حکوم ہوتے ہیں دوسروں کو بھنسا کر ان ہی کے حکوم بنا دیتے ہیں۔ لیکن موت کے بعد ان کی کوئی وقت نہیں رہے گی۔

سو پڑھیا سو پنڈت بٹیا جی کانا ناؤ ॥  
 پہلو دے جڑ اندر جیسے تا اوپر ہوئے چھاؤ ॥  
 راجے سپہ مقدم کئے چائے جنگاں بیٹھے سستے ॥  
 چکر نہدا پاؤں گھاؤ ۛ رت پت کتی ہو چٹ جاہ ॥  
 جتے جیاں ہوسی سار ۛ نکلیں وڈھیں لا اعتبار ॥

دارلار پڑی ۲۲ اسلوک

۱۴۱  
 مانس کھانے کرے نواج ۛ چہری دکائے تن گل تاگ ॥  
 تن گھر برہن پورے نادر ۛ اناں نجی آدے اوہی ساد ॥  
 کوڑی راس اکوڑا واپار ۛ کوڑ بول کرے آہار ॥  
 سرم دھرم کا ڈیرا دور ۛ نانک کوڑ رہیا بھر پور ॥  
 ستھے ٹکا تیر دھوئی لکھائی ۛ ہتھ چہری جگت قصائی ॥  
 نیل بستر بھر ہووے پران ۛ لیچھ بھان لے پرچے پران ॥  
 اچھا کھیا کا کھیا بکرا کھانا ۛ چوکے اوپر کسے نہ جانا ॥  
 دیکھے چوکا کڈھی کار ۛ اوپر آئے بیٹھے کوڑ یار ॥  
 مت بیٹھے وس مت بیٹھے ۛ ایہہ ان اساڈا پھٹے ॥  
 تن پیٹھے پھیر کرین ۛ من جوٹھے چلی بھریں ॥  
 کہو نانک سچ نہائیے ۛ سچ ہووے تا سچ پائیے ॥

دارا سار پڑی ۱۶ اسلوک

۱۴۲  
 کل کات راجے قاصائی دھرم پنکھ کراڑیا ॥  
 کوٹو اماوس پچ چندراں دیسے ناہی کہ چڑیا ॥  
 ہاؤ بھال وکٹی ہوئی ۛ آدھری لہ نہ کوئی ॥  
 وہج ہرے کر دکھ روئی ۛ کہو نانک کن بدھگت ہوئی ॥

دارا بھ پڑی ۱۶ اسلوک

۱۴۳  
 نسب باپ دوئی راج ہتھ کوڑ ہوا برک وار ॥  
 کام نیبھ صد پوچھے بہہ بہہ کرے و بچار ॥  
 اندھ رعیت گیان رہوئی بھاد بھرے مردار ॥  
 گیانی نیچے واجے واوہ روپ کرے سیگار ॥  
 اچے کو کہہ ہی وعدہ گاؤں ہی جو دھا کا و بچار ॥  
 مورکھ پنڈت حکمت حجت سنجے کرے پیار ॥



وہی عالم ہے، وہی دور رس دانشور ہے جس نے خدا کے نام کی کائی کی ہے  
درخت کی جڑ جتنی پہلے گہرائی میں جتنی ہے اور پر سے وہ اتنی ہی گہنی پھاؤں کا باعث بنتی ہے  
مطلب یہ ہے کہ جس راجہ کی جڑ رعایا میں جتنی مضبوط ہو وہی رعایا کی بھلائی کر سکتا ہے  
راجے شیریں اور ان کے افسر کتے ہیں وہ امن و چین سے رہنے والے لوگوں کو اٹھا لاتے ہیں یہ لوگ اپنے تیز ناخنوں سے انھیں گھائل کر دیتے ہیں۔  
کتے یعنی افسر ہو اور چربی چاٹ جاتے ہیں۔ جہاں انسانوں کا حساب مانگا جائے گا ان نکلٹوں پر کوئی اعتبار نہیں کرے گا۔

(۱۲۸۸)

۱۴۱

آدم خور (ظلم و ستم کرنے والے) نماز ادا کرتے ہیں۔ جو لوگ ظلم و ستم کرتے ہیں انھوں نے جہنم پہن رکھے ہیں  
برہمن ان کے گھر جاکر پاٹھ کرتے ہیں۔ ان باتوں سے وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ ان کا سرمایہ اور ان کا بیوہ بھی جھوٹا ہے  
وہ جھوٹ کے ذریعہ روٹی کاتے ہیں  
شرم و جہا تو کو پچ کر چکی ہے اور اب جھوٹ ہی جھوٹ پھیلا ہوا ہے  
ماننے پر تنگ ہے، کریم گیر دے رنگ کی دھوکہ بندھ رکھی ہے۔ ہاتھوں میں پھری لے کر لوگوں کا خون کر رہے ہیں  
نبیل پوش کیں بہن کر حاکموں کی نظروں میں شریف بننے کی کوشش کر رہے ہیں  
وہ جنھیں خود بلیچھ کہتے ہیں۔ ان ہی سے دولت لے کر اپنے دھرم گرتوں کا پاٹھ کرتے ہیں  
جس بکس کے گلے پر چھری پھیرتے وقت بدلیسی بولی میں منتر پڑھا گیا ہو اسی کا گوشت کھاتے ہیں اور اس پر بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے چوکے کے نزدیک نہ آؤ۔  
کہیں ہماری خوراک پلید نہ ہو جائے اور ہم غلیظ نہ ہو جائیں۔  
گندے جسم سے غلیظ کام کرتے ہیں۔ من تو جھوٹا ہے لیکن گلا کرتے ہیں  
کہہ ناک! پاکیزگی تو اسی صورت میں آتی ہے جب صداقت کو حاصل کر لیا جائے

(۴۲ - ۱۴۱)

۱۴۲

کاجک ایک چھری ہے۔ راجے قصائی ہیں۔ دھرم پر لگا کر اڑ گیا  
جھوٹ کی اماوس کے اندھیرے میں صداقت کا چاند چھپ گیا ہے۔ جانے وہ کہاں ہے  
اس نارنجی میں راہ دکھائی نہیں دیتی۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر میں پریشان ہو گیا ہوں  
لوگ انا کے باعث رنجیدہ ہیں۔ اے ناک! ان کو نجات کیسے ملے گی؟

(۱۳۵)

۱۴۳

لایح اور گناہ دونوں راجہ اور وزیر ہیں۔ جھوٹ ان کا مقامی افسر ہے  
ہوس نائب ہے۔ اس سے صلاح مشورہ کیا جاتا ہے۔ یہ سب مل کر تجویز سوچتے ہیں  
اپنے حقوق سے ناواقف رعایا اندھی ہے۔ وہ ان کی ہوس کی آگ میں رشتہ ڈال کر اسے بجھوا کاتی ہے  
جو تعلیم یافتہ لوگ ہیں وہ سوانگ بھر کر اس زمانہ کے لوگوں کی قصیدہ خوانی کر رہے ہیں حکام کے سُر میں سُر ملاتے ہیں  
جاہل دانشور بحث و مباحثہ سے چالاکی کے ساتھ دولت جمع کر رہے ہیں  
مذہب کے ماننے والے نیک کام تو کرتے ہیں مگر اس کے صلے میں شہرت اور نجات طلب کرتے ہیں۔

دھرمی دھرم کرے گا دادہ سنگے موکھ دوار ॥  
 جتی سداے جنت نہ جانے چھڑ بیہ گھر بار ॥  
 سبھ کو پورا آپو ہووے گھٹ نہ کوئی آکھے ॥  
 پت پروانہ پچھے پائیے تانانک تو بیا جا پے ॥ ۲ ॥

دلر آسا، پوڑی ॥، اسلوک

### بابر کا حملہ (گردجی کی دور بینی)

۱۴۴  
 جیسی مے آوے خصم کی بانی تمیز ماری گیان دے لالو ॥  
 پاپ کی جج لے کالوں دھائی جوری سنگے دان دے لالو ॥  
 سرم دھرم دوئی چھپ کھوے کوڑ پھوے پردھان دے لالو ॥  
 قاضیا باہن کی گل تھکی اگد پڑے سیطان دے لالو ॥  
 مسلمان پڑے کیتیاں کسٹ میہ کسے خدائی دے لالو ॥  
 جات ستائی ہور ہندوایاں ایہ بھی ٹیکے لے دے لالو ॥  
 خون کے سو پے گاوی ایہ ہی نانک رت کا کنگو پئے دے لالو ॥ ۱ ॥  
 صاحب کے گن نانک گھاسے ماس پوری وچ آکھ مسولا ॥  
 جن اپائی رنگ روائی بیٹھا دیکھے وکھ اکیلا ॥  
 سچا صاحب سچ تپاوس سپردایاؤ کریگ مسولا ॥  
 کایا کپڑ رنگ بک ہوئی ہندوستان سال سی بولا ॥  
 آون اٹھترے جان متا نویں ہوروی اٹھسی روکا چیللا ॥  
 سچ کی بانی نانک آکھے سچ سنائی سی سچ کی بیلا ॥ ۲ ॥ ۳ ॥ ۵ ॥

تلنگ

### بابر کا حملہ (افسوس)

۱۴۵  
 خراسان کھسنا کیا ہندوستان ڈرایا ॥  
 آپے دوس دے اسی کرتا جم کر مغل پردھائیا ॥  
 اے قی مار پٹی کر لائے تیں کی درد نہ آئی ॥  
 کرتاوں سمنا کاسوئی ॥ جے سکتا سکے تو مارے تان روس نہ ہونی ۱ ۱ ۱ رہاؤ  
 سکتا سیہ مارے پے دگے خضے سا پڑسائی ॥  
 رتن جگاڑ وگوے کتھ مویا سار نہ کانی ۱  
 آپے جوڑ وچوڑے آپے دیکھ تیری وڈیائی ۱۲۱

جو لوگ اپنے آپ کو جتنی سستی کہتے ہیں انہیں کچھ علم تو ہونا نہیں مگر گھر بار چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں ہر کوئی اپنے آپ کو اکل ترین سمجھتا ہے۔ وہ اپنی کوتاہی کی طرف نظر نہیں کرتا لیکن جب نرازو کے ایک پلڑے میں خدا کے یقین کو تولا جائے گا تو اصلیت سامنے آجائے گی۔

(۴۶۸ - ۴۹)

۱۷۲

اے لالو! جو خدا کا ارشاد ہوتا ہے وہی میں دوسروں کو سنا دیتا ہوں  
بارگنا ہول کی بات لے کر کابل سے دھاوا بول رہا ہے اور ہندوستان کی دھن کا ہاتھ جبراً پکڑے گا  
شہرم اور دھرم دونوں کہیں جا چھپیں گے جھوٹ سردار بن کر ایندنا پھرے گا  
قاضیوں اور برہمنوں کا اقتدار ختم ہو جائے گا۔ شیطان نکاح پڑھے گا  
مسلمان عورتیں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے مصیبت میں خدا کو پکار رہی ہیں  
وہی حالت ہندو اور پنج ذات کی عورتوں کی ہوگی  
سہاگ کے گیتوں کی جگہ قتل عام کا راگ چھڑے گا۔ خون کے کیر کا چھڑکاؤ ہوگا  
یہ شہر لاشوں کا شہر بن جائے گا۔ اتنی بات کہہ کر ناک اپنے مالک کے گن گاتا ہے  
جس نے یہ تمام دنیا پیدا کی ہے اور اسے دھندوں میں لگایا ہے۔ وہ الگ بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے  
وہ مالک غیر فانی ہے اس کا فیصلہ ٹل ہے۔ اس مسئلے کا حال بھی ٹھیک ہی ہوگا  
جسوں کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ ہندوستان میری بات ہمیشہ یاد رکھے گا۔  
مغل لوگ سمیت ۱۵۷۸ میں آئیں گے اور ۱۵۹۷ میں چلے جائیں گے۔ پھر ایک اور سوشل برسر اقتدار آئے گا  
مالک اپنے سچے مالک کی آواز سن رہا ہے۔ جب وقت آئے گا وہ سچ ہی سنائے گا

(۷۲۲ - ۲۳)

۱۷۵

خراسان کو بچا لیا گیا اور ہندوستان کو خطہ پیدا ہو گیا  
مالک اپنے اوپر کوئی الزام نہیں دیتا۔ اس نے مغل کو ملک الموت بنا کر بھیجا  
لوگوں کو اتنی بار پڑی کہ وہ چیخ اٹھے۔ کیا تجھے ان پر ترس نہ آیا اے خدا!  
تو سب کا رفیق ہے۔ اگر کوئی طاقت ور کسی طاقت ور کو مارے تو غصہ نہیں آتا  
لیکن اگر کوئی بلوان شیر طاقتور شیر (گاٹھیں) گٹھوں کے ریلوڈ پر حملہ کر دے تو رکھو اسے جواب طلب کیا جاتا ہے (شہنشاہ لودھی حکمران تھا)  
اس نے گہرنا دیس کو بگاڑ دیا اور خود بھی کتنی کی موت مرا۔ موت کے بعد اسے کوئی یار نہیں کرے گا۔  
لیکن دیکھ تیری عظمت اس میں ہے کہ تو خود جوڑتا ہے اور خود ہی الگ کر دیتا ہے

۱۔ شیر شاہ سوری کی طرف اشارہ ہے

جے کو ناؤ دھرائے وڈا ساد کرے من بھانے ۱  
 جسے ندی کی را آدے جے تے چنگے دانے ۱  
 رر جیوے تاکچھ پائے نانک نام دکھانے ۱ ۲ ۵ ۱ ۳۹ ۱

آ

۱۷۶

جن سرسوں پٹیاں مانگی پائے سندھور ۱  
 سے سرکاتی مبین گل دہج آدے دھوڑ ۱  
 محلاں اندر رو دیا مین بہن نہ من ہرور ۱  
 آویس بابا آویس ۱  
 آد پرکھ تیرا انت نہ پایا کر کر دیکھے ویس ۱ ۱ ۱ رہاؤ  
 جدو دیا ویا ہیا لاڑے سوہن پاس ۱  
 بیڑولی چڑھ آئیاں دند کھنڈ کیلے راس ۱  
 اوپوں پانی داریے جھٹے جھکن پاس ۱ ۲ ۱  
 اک نکھ بسن بیٹھیا نکھ بسن کھڑی یا ۱  
 گری چھوڑے کھانڈیاں مانن سبیر دیا ۱  
 تن گل سلکا پایا تئن ، موت سری یاں ۱ ۳ ۱  
 دھن جین دوئی ویری ہوئے جی رنگے رنگ لائے ۱  
 دوناں نوں فرمایا لے چلے پت گوائے ۱  
 جے تس بھادے دے دڈیاں جے بھادے دے سجائے ۱ ۴ ۱  
 آگو دے جے چھینے تاں کایت لے سجائے ۱  
 ساہاں سرت گواپا رنگ تما سے چائے ۱  
 باہر دانی پھر گئی کواری روٹی کھائے ۱ ۵ ۱  
 اک ناں وخت کھوائی ایہہ ہی اک ناں پوجا جائے ۱  
 چوکے ون ہندوانیاں کیو مکے کڈھ ہی نائے ۱  
 رام نہ کبھو چیتو ہن کہن ناٹے خدائے ۱ ۶ ۱  
 اک گھر آدے آپنے اک ل ل پو چھے سکھ ۱  
 اک ناں ایہہ ہو مکھیا بہہ بہر رو دے دکھ ۱  
 جو تس بھادے سو تیجے نانک کہیا منکھ ۱ ۷ ۱ ۱ ۱ ۱

آسا اسٹ پدیا



اگر کوئی اپنے آپ کو بڑا کہہ کر من مانی کرے  
تو مالک کی نظر میں وہ ایک حقیر کیڑے کی طرح ہے جو دلے کتر کتر کر کھارہا ہے  
اے نامک! انسان کو تبھی کچھ حاصل ہوتا ہے جب وہ خدا کی یاد میں اپنی خودی ترک کر کے حیاتِ جاوداں حاصل کرتا ہے

(۲۹۰)

۱۷۶

جن کی زلفیں سنواری ہوئی تھیں اور مالک میں سینہ در بھرا ہوا تھا  
ان کے سر تلواروں سے کاٹ دیے گئے۔ مٹی اڑا کر ان کے قدموں سے ان کی گردن تک پہنچ گئی  
مخلوں میں رہتے والی رائیاں اب کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ بھی نہیں سکتیں  
اے خدا تجھے سلام! اے اولین انسان! تیری انتہا کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ تو کئی شکلوں میں دنیا کو سنبھالے ہوئے ہے  
جب ان عورتوں کی شادی ہوئی تھی تو ان کے دو بچے ان کے پاس بیٹھے خوب صورت معلوم ہو رہے تھے  
یہ بڑی بڑی پالکیوں میں بیٹھ کر آئی تھیں جن پر ہاتھی دانت کا کام کیا گیا تھا۔  
ان کی ساسوں نے ان پر پانی مار کر پایا تھا۔ ہاتھوں میں آرسی والے پنکھے دک رہے تھے  
اٹھتے بیٹھتے انھیں لاکھ لاکھ مبارک بادیں ملتی تھیں  
گری چھوڑے کھاتی اور شوہروں کے ساتھ سیج پر لطف اندوز ہوتی تھیں  
ان کی گردنوں میں اب پھندے پڑے ہوئے ہیں۔ موتیوں کے ہار توڑ لیے گئے ہیں  
دولت اور جہن کی بدولت وہ عیش و عشرت کرتی تھیں۔ اب وہ دونوں ان کے دشمن ہیں  
ایلیچوں کو حکم دیا گیا ہے اور وہ ایلیچی انھیں بے عزتی کے ساتھ لے چلے ہیں  
اگر پہلے وہ مالک کو یاد رکھتیں تو ان کو یہ سزا کیوں ملتی؟  
بادشاہ عیش و عشرت اور رنگ رلیوں میں اپنے ہوش گم کر چکے ہیں  
اب بابر کا نفاذ رنج رہا ہے۔ اب شہزادوں کو روٹی بھی نصیب نہیں ہو رہی ہے  
مسلمان عورتوں کے بے نماز کا دقت گزارا جا رہا ہے اور ہندو عورتوں کا بوجا کا دقت گزارتا جا رہا ہے  
وہ استثنان اور دھیمان کے بعد چوکے میں تلک لگایا کرتی تھیں۔ اب وہ یہ کام کیسے کریں  
کبھی مالک کو یاد نہیں کیا تھا۔ اب اس کا نام لینے کا وقت گیا  
سب اپنے گھروں کو لوٹ کر ایک دوسری کا حال بد چھتی تھیں  
اب چند عورتوں کی قسمت ہمدرد لکھا ہے کہ وہ اپنے نصیب کو روئیں  
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے  
اے نامک! انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے

(۲۹۱)

۱۷۷  
 کہا سو کیل طیلہ گھوڑے کہا بھیری سسپائی  
 کہا سوتیرا بند گڈیڑ کہا سو نعل کوائی  
 کہا سو آرسبا نہ بنکے ایتھے دسے نائی ۱ ۱  
 ابہر جگ تیرا تو گوسائی ۱ ایک گھڑی میں تھاپا تھا پے جروند دیوے بھائی ۱ ۱ رہاؤ  
 کہا سو گھر در منڈپ بھلا کہا سو بنک سرائی  
 کہا سو سیج سکھال کا من جس دیکھ نہند پائی  
 کہا سو پان تنبرلی حواں ہویا چھائی مائی ۲ ۱  
 اس جکارن گھنی وگنی ان جگ گھنی کھائی  
 پایا یا جو ہووے نائی مویا ساتھ نہ جائی  
 جس نوں آپ کھوائے کرتا کھس یے چنگیائی ۳ ۱  
 کوئی ہو پیرورج رہاے جاہر سنیا دھائی  
 تھان مقام چلے بن مندر مجھ مجھ کوار رلایا  
 کوئی مغل نہ ہوا اندھاکنے ناں پرچ لایا ۴ ۱  
 مغل پھانان بھئی روائی رن میں تیغ وگائی  
 اونہی تپک تان چلائی اونہی ہست چڑھائی  
 جن کی چیری درگر پھائی تان مرناں بھائی ۵ ۱  
 اک ہندوانی اہر ترکانی بھٹیانی ٹھکانی  
 اک ناں پیرن سرگھر پائے اک ناں واس مسانی  
 جن کے بنکے گھری نہایتن کیورہن وہانی ۶ ۱  
 آپے کسے کرائے کرتا کس نوں اکھ سنا بیے  
 دکھ سکھ تیرے بھانے ہووے کس تھے جائے روایے  
 حکمی حکم چلائے دگے نامک لکھیا پائیے ۷ ۱ ۱۲ ۱

آسا اسٹ پدیا

## آدرش انسان

۱۷۸  
 ایسے جن ورے جگ اند پرکھ کھانے پائیا  
 جات ورن تے بھئے اتیتا من بوکھ چکائی ۷ ۱  
 نام رتے تیرتھ سے نزل دکھ ہوے میل دکائی  
 نامک تن کے چرن پکھائے جنان گرکھ ساچا بھائی ۸ ۱ ۷ ۱

پر بھائی اسٹ پدیا



وہ چلیے، وہ گھوڑے اور گھوڑوں پر کنیل کیلئے ونے کہاں گئے۔ وہ نفیریاں اور وہ شہنائیاں کہاں گئیں وہ پیٹیاں کہاں گئیں جن سے تلواریں باندھتے تھے۔ کہاں ہیں وہ سرخ چغے وہ آئینے اور ان میں دیکھ کر بناؤ سنگار کرنے والے کہاں گئے اب وہ کہیں نظر نہیں آتے اے خدا! یہ دنیا تیری ہے اور تو اس کا مالک ہے تو پہل میں بناتا ہے اور پہل میں فنا کر دیتا ہے۔ جب تو چاہے دولت بانٹ دیتا ہے وہ گھر اور وہ در وہ باغیچوں میں بنے ہوئے منڈپ، محل اور خوب صورت سراپیں کہاں گئیں کہاں گئی وہ خیمیں سبج پر لپٹی ہوئی عورت جسے دیکھ کر نیند اڑ جاتی تھی وہ حرم، وہ پتواری اور پان نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس دولت کے لیے دنیا بہت تباہ ہوئی اس نے بہت سے لوگوں کو گراہ کیا یہ گنہ کیے بغیر جمع نہیں ہوئی۔ مرنے کے بعد سا تھہ نہیں جاتی جسے مالک بھول بھلیتوں میں ڈال دیتا ہے اس سے اچھائیاں وہ پہلے چھین لیتا ہے جب بابر کے حملے کی گونج سنائی دی تو کروڑوں پیروں نے اس کو روکنے کے لیے جادو کیا درویشوں کے تکیے اور ہندوؤں کے پکے مندر خاک میں مل گئے اور شہزادے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے کسی بھی پیر کا جادو کار گرنا بت نہ ہوا اور کوئی محل اندھا نہ ہوا مغلوں اور چٹھانوں میں لڑائی ہوئی اور دونوں جانب لوہے سے لوہا ٹکراتا رہا۔ انھوں نے ہندوؤں کی تان کر چلائیں۔ چٹھانوں نے میدان میں ہاتھی جھونک دیے جن کا پرواز پہلے ہی پھٹ گیا ہوا ان کو تو مرنایا ہے ہندو اور مسلمان، بھٹی اور مٹھا کر عورتیں خستہ حال تھیں چند عورتوں کے کپڑے سر سے پاؤں تک پھٹے ہوئے تھے اور چند عورتیں قبرستانوں میں جا چھپی تھیں جن کے پانچے دو پہلے گھر واپس آئے ان کی رات یکے کٹی مالک ہی سب کچھ کر رہا ہے اور کر رہا ہے پھر شکایت کس سے کریں کس کے آگے فریاد کریں۔ یہ دکھ سکھ تو تیری ہی رضا سے ہیں وہ اپنے حکم سے دنیا چلاتا ہے اور مطمئن رہتا ہے نانک کہتے ہیں کہ ہر کوئی اپنے اعمال کا ثمر حاصل کرتا ہے

(۱۸-۱۷۷)

ایسے لوگ دنیا میں بہت کم ہیں جنھیں مالک نے پرکھ کر اپنے خزانے میں جگہ دی ہے ایسے لوگ ذات پات اور رنگ و نسل کے امتیاز کو چھوڑ چکے ہیں۔ میری، میری، کا جہاں اور لالچ ترک کر چکے ہیں اس کے نام میں رنگ کرہ خود مقدس تیر تھ بن گئے ہیں جس میں نہا کر غور کا میل دھل جاتا ہے اور دکھ درد دور ہو جاتا ہے نانک ان کے پاؤں دھوتا ہے جنھوں نے گرد کے ذریعہ سچ خدا سے کو لگائی ہے

(۱۳۴۵)











